

فای قیامت حیرت انگیز

امام عظیم امام ابوحنیفہ

..... تالیف

عبدالقیوم حقانی

ترجمہ فارسی
مولانا پائندہ محمد زعیم بدخشان

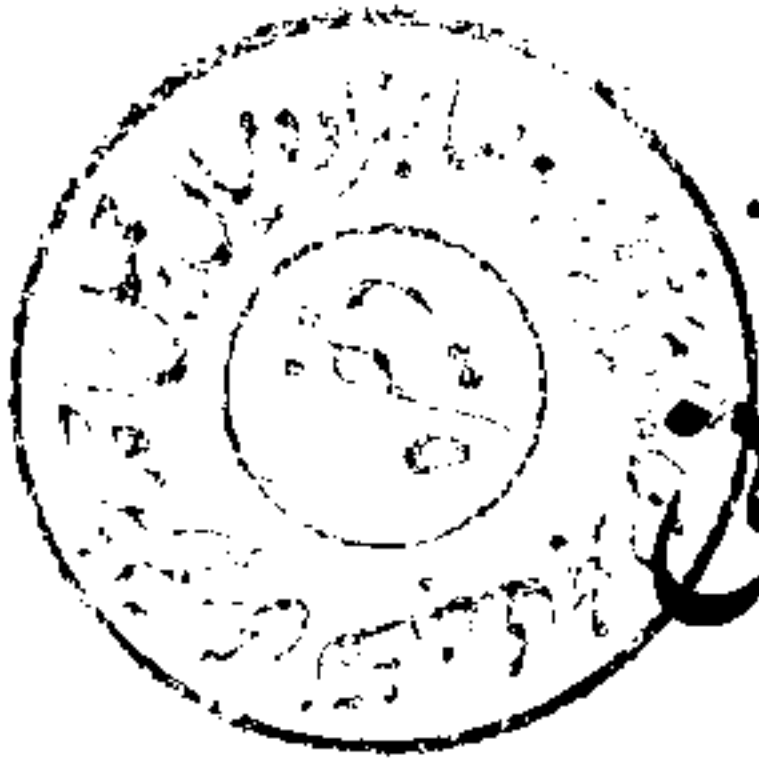
القاسم ایڈمی • جامعہ ابوسریہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان

5178

واقعات حیرت انگیز

عظیم امام ابوحنیفہ



... تالیف ...

عبدالقیوم حقانی

ترجمہ فارسی

مولانا پانڈہ محمد زعیم بدخشان

القاسم اکیڈمی • جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان

جملہ حقوق طبع و در حق مصنف محفوظ است

مشخصات کتاب
81615

نام کتاب	واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہؒ
مؤلف	مولانا عبدالقیوم حقانی، مدیر جامعہ ابوہریرہ
مترجم	پائندہ محمد زعیم بدخشان، سابق استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
کاتب	سید رسول شاہ بخاری حضرت کیلیا نوالہ گوجرانوالہ
ضخامت	۱۶۸ صفحات
بارچہارم	ماہ جوزا ۱۳۸۵ھ ش / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ ق
ناشر	القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ، سرحد، پاکستان

آدرس دریافت کتاب

- ☆ مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابوہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ Mob:0333-9158477
- ☆ حافظ کتب خانہ رحیمیہ کتب خانہ علمیہ کتب خانہ جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ
- ☆ کتب خانہ رشیدیہ چارسدہ
- ☆ مکتبہ حنفیہ سوات
- ☆ مہمند کتب خانہ جلال آباد، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی قدرت اللہ نزد مسجد میل خشتی کابل، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی محمد میرولیس " " " کابل، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی حاجی عبدالقیوم مزار شریف، افغانستان
- ☆ یعقوبی کتب خانہ قندوز، افغانستان
- ☆ ہم چنان در ہر کتب خانہ شہر پشاور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	بہ شمارہ	صفحہ	مضمون	بہ شمارہ
۲۹	عالم فقہی - زاہد عابد	۱۳	۱۱	عرض مترجم	۱
"	یک فقہی و ہزار عابد	۱۴	۱۳	افتتاحیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق	۲
"	دعاری بنی صلی اللہ علیہ وسلم بہ	۱۵	۱۵	پیش گفتار مولانا سمیع الحق صاحب	۳
"	فقہاء و علماء		۱۷	تاثرات - زاہد الحسینی صاحب	۴
"	در علماء بہتر کہ است	۱۶	۱۹	حرف آغاز	۵
۳۰	علم فقہ ستون دین است	۱۷	۲۶	مراد از اولی الامر فقہا است	۶
"	برکات اشتغال در علم فقہ	۱۸	۲۷	دو طریقہ تبلیغ	۷
"	بہترین عبادت فقہ است	۱۹	"	مقام و اطاعت فقہار	۸
"	امرار و فقہار	۲۰	"	تشریح لفظ فقہ و دو قسم علم	۹
۳۱	نصیحت مخلصانہ امام محمد	۲۱	۲۸	مراد از حکمت علم فقہ است	۱۰
"	کمال فقہی قابل صد افتخار	۲۲	"	نشانی انتخاب و عنایت اللہ	۱۱
۳۲	تثقیل دل چسپ	۲۳	"	ترزیح علم فقہ در مجلس ذکر	۱۲

نمبر شماره	مضمون	صفحه	نمبر شماره	مضمون	صفحه
۲۳	جامعیت و آفاقیت فقہ حنفی	۳۲	۴۰	ترک سایہ و قبول آفتاب	۴۵
۲۵	تجویز امیر شکیب ارسلان	"	۴۱	حفاظت نظر	"
۲۶	تجویز انسا نکلو پیدیا آف اسلام	۳۳	۴۲	ابو حنیفہ شخص عقیف و پاکیزہ	"
۲۷	ای صاحب عقل صفا	۳۴		کردار	
			۴۳	خشیت و تقوی	۴۶
			۴۴	عمل بہ حدیث نبوی در تحائف	"
				و ہدایا	
۲۸	مختصر حالات زندگی امام اعظمؒ	۳۵			
۲۹	جوہر نظر و قابلیت امام شعبیؒ	۳۶	۴۵	تحمل و درقاہ عالمانہ و عمل بہ مقتضای	"
۳۰	انتخاب علم فقہ از علوم مروجہ عصر	۳۷		حدیث	
۳۱	لذت علم و ہدایت غیبی	۳۸	۴۶	احیاء سنت رسولؐ انتہا ریاضت	۴۷
۳۲	نگاہ بہ شفقت امام حادؒ	"		و مجاہدہ - -	
۳۳	انتخاب جانشین امام حادؒ	۳۹	۴۷	نصیحت بہ عمل سنت رسولؐ	۴۸
۳۴	اشارات غیبی بہ خدمت و اشاعت دین	۴۰			
۳۵	ریاضت و مجاہدہ ذوق عبادت	"			
	و تلاوت		۴۸	رزیدین ابو حنیفہ بہ شنیدن نام اللہ	۴۹
۳۶	معمول ہمیشہ قیام اللیل و تدریس علم	۴۲	۴۹	ضرورت عمل مع حصول علم	"
۳۷	این است ہمان ابو حنیفہ کہ شب خواب نمی کند۔	۴۳	۵۰	مشاجرات صحابہؓ و مسلک ابو حنیفہؒ	۵۰
			۵۱	علقہ رضہ بہتر است یا اسود رضہ	"
۳۸	امام ابو حنیفہ صاحب ستون	"	۵۲	حضرت ابو بکر رضہ پہلوان است یا علی رضہ	"
	شریعت بود		۵۳	اجتناب از غیبت و اداء کفارہ	۵۱
۳۹	تقریر ابو حنیفہ اسلام مجوسی	۴۴	"	واجبتاب	
				حفاظت زبان	

نمبر شماره	مضمون	صفحہ	نمبر شماره	مضمون	صفحہ
۵۲	مناجات امام ابو حنیفہؒ	۵۲	۷۰	اظہار افسوس بہ فقدان مروت و ہمدردی	۷۰
۵۵	در مسائل شکل توبہ و استغفار	۵۲	۷۱	تمام قرض ابراہیم را تنہا ادا میکنم	۷۱
۵۶	ماکیبا جنت کجا	"	۷۲	این ہیمنہ زاویہ دروازہ برای شماست	۷۲
۵۷	سقوط العالم سقوط العالم	"	۷۳	قناعت، توکل و استعناء	۷۳
۵۸	الہیمان قلب افادہ و استفادہ	۵۴	۷۴	در بیست دینار و دوجورہ کالا و یک دینار نقد	۷۴
۵۹	عبرت پذیری	"	۷۵	یک مثال اطاعت حکم و امانت..	۷۵
۶۰	امام صاحب در خلوت و بیرون و یکساں بود	"	۷۶	صدقہ سی ہزار دینار	۷۶
۶۱	صدم مرتبہ دیدار خدا و دعائجات و وظیفہ	"	۷۷	تحفہ و سوغات امام ابو حنیفہؒ	۷۷
۶۲	دعای مستجاب الدعوت شدن	"	۷۸	خدمت بہ علماء و مشائخ و طلباء و محدثین	۷۸
۶۳	اہتمام شکر و امتنان	"	۷۹	کیکہ و چار مصیبت می شد امام صاحب....	۷۹
۶۴	ترجمہ اشعار امام صاحب...	۵۶	۸۰	تأمدت زیادہ ماہانہ مصرف حسن....	۸۰
باب سوم					
۶۵	اجتناب از خوردن مشتبہ	۵۷	۸۱	سختی و ایثار و احترام قرآن	۸۱
۶۶	دو شعر پسندیدہ امام ابو حنیفہؒ	۵۸	۸۲	تجارت و بیع ابو حنیفہؒ	۸۲
۶۷	جواب حاسدین	"	۸۳	نظام بانک داری اسلامی عالی از سود و ربا	۸۳
۶۸	حق گوئی یحیی بن معین	۵۹	۸۴		۸۴
۶۹	تحفہ یک ہزار بروت و تقسیم آن	"			

نمبر شماره	مضمون	صفحہ	نمبر شماره	مضمون	صفحہ
۸۵	حفاظت امانت و احتیاط ابو حنیفہؒ	۶۹	۱۰۲	سفارش یک زمی در دربار منصور	۸۰
۸۶	تمام شب بیاد تو چشم ندیده خواب را	۷۰	۱۰۳	در پاسخ دشنام طرز تبلیغ	۸۱
۸۷	الہی عاقبت ما را بہ خیر کن	۷۱	۱۰۴	صبر و تحمل بی پایان	۸۲
۸۸	مرگ چہ وقت می آید	"	۱۰۵	انتہار صبر و تحمل	"
۸۹	گفتگوی ابو حنیفہ سکوت طوسی	"	۱۰۶	ادب استاد	۸۳
۹۰	احتیاط در فتوی	۷۲	۱۰۷	کیستہ ہزار در ہی	"
۹۱	رافضی توبہ کرد	۷۳	۱۰۸	خاکساری امام ابو حنیفہؒ	"
۹۲	یک واقعہ بر باری و فکر آخرت	۷۴	۱۰۹	امام اعمش و جوال آرد	۸۴
۹۳	انکار از منصب تقنا و قصہ دلچسپ	"	۱۱۰	بہ برکت امام صاحب یک مظلوم	۸۵
۹۴	التجاء و دعار بدر گاہ صمدیت	۷۶		از مرگ خلاص شد	
۹۵	گریہ از ترس خدا	"	۱۱۱	صدر و پیہ بہ مقابل پنجصد	۸۶
۹۶	بی اندازہ گریہ و بیکار	"	۱۱۲	غسل بلا طلاق	"
			۱۱۳	بہ قیاس ابو حنیفہؒ مال مسروقہ	"
				پیدا شد	
۹۷	تصویر اجمالی اخلاق و محاسن	۷۷	۱۱۴	عروسی مرد غریب بہ مہر زیاد	۸۷
			۱۱۵	مسئلہ دینی و نہادست ابی یوسفؒ	۸۸
۹۸	از حسن سلوک امام ابو حنیفہؒ....	۷۸	۱۱۶	عداوت بہ محبت بدل شد	"
۹۹	قرض دار خود را معاف کردہ عفو خواست	۷۹	۱۱۷	طلب علامات از پیغمبر مکذب	۸۹
				کفر است	
۱۰۰	واقعہ صاحب حمام	۸۰	۱۱۸	جواب جرارت مندانہ امام	۹۰
۱۰۱	تذییر ابو حنیفہؒ راست آمد....	"		صاحب....	

نمبر شماره	مضمون	صفحه	نمبر شماره	مضمون	صفحه
۱۱۹	دالی ابن بیره از امام صاحب نا امید شد	۹۱	۱۳۵	از الوضیفة "علم حاصل کن و به آن عمل کن ..."	۱۰۲
۱۲۰	احترام والدہ	۹۲	۱۳۶	ابو حنیفہ در آغوش تا جدار نبوت محمد	"
۱۲۱	گفتگوی نواسه و فرزند امام صاحب	۹۳	۱۳۷	در وقت نعل اسپ ها ...	"
۱۲۲	تا بعد از مادر	"	۱۳۸	جولاهہ ہم مضمون می نویسد	۱۰۳
۱۲۳	خلیفہ منصور و فتویٰ امام صاحب	۹۴	۱۳۹	خواب ابو حنیفہ "و تعبیر ابن سیرین"	۱۰۴
۱۲۴	منسوبہ طالانہ ابو جعفر ...	۹۵	۱۴۰	علم ابو حنیفہ "و ضرورت مردم	۱۰۵
۱۲۵	استقلال امام ابو حنیفہ	"	۱۴۱	گرفتاری دزد و عدم وقوع طلاق	"
۱۲۶	بعد از مرگ ابو حنیفہ "خلیفہ آرام نماند	۹۶	۱۴۲	ضحاک انگشت در دهن حیران شد	۱۰۶
۱۲۷	حق گفتنی منصب فرقی من بود	۹۷	۱۴۳	فیصلہ ملو از حکمت ابو حنیفہ	۱۰۷
باب پنجم					
۱۲۸	مدین شل عطار و فقہا ...	۹۸	۱۴۴	از روشن دان تا دیوار	"
۱۲۹	علم ابو حنیفہ "از علم خضر گرفته شده است -	"	۱۴۵	تقسیم یک در ہم	۱۰۸
۱۳۰	از امام ابو حنیفہ حیا امام می آید	۹۹	۱۴۶	تدبیر ابو حنیفہ "در باره چاه	۱۰۹
۱۳۱	امام اوزاعی از غلطی خود ...	"	۱۴۷	عطا از من عند اللہ	"
۱۳۲	فعل ابو حنیفہ "مذموم نبود ...	۱۰۰	۱۴۸	قسم جامع در ماه رمضان	۱۱۰
۱۳۳	ابو حنیفہ "به غریب و غریبار ...	"	۱۴۹	اثر نام در کار ہم ظاہر میشود	"
۱۳۴	امام باقر پیشانی امام صاحب را بوسه کرد	۱۰۱	۱۵۰	قیاس دل چسب ابو حنیفہ	"
			۱۵۱	ماہر علم صرف	۱۱۱

نمبر شماره	مضمون	صفحہ	نمبر شماره	مضمون	صفحہ
۱۵۲	علم فقہ بہ شکل دستور	۱۱۱	۱۶۶	قاضی ابن ابی لیلیٰ غلطی خود را	۱۳۴
۱۵۳	امام اعظم و علم حدیث	۱۱۴		احساس کرد	
۱۵۴	مسک ابو حنیفہ در معاملہ	۱۱۵	۱۶۷	پنج روپیہ بدست آمد و مشک	
	سند حدیث			باقی ماند	
۱۵۵	شان تابعیت امام ابو حنیفہ	۱۱۶	۱۶۸	تدبیر شرعی و بصیرت فقیہان	۱۳۵
۱۵۶	اولین حج امام صاحب و	۱۱۷		امام صاحب	
	ملاقاتش ...		۱۶۹	زن بہ شوہرش رسید	
۱۵۷	بشارت رسول اللہ و امام اعظم	۱۱۸	۱۷۰	بہ قیاس ابو حنیفہ مسئلہ طعام	۱۳۶
۱۵۸	اعجاز صداقت محمدی	۱۲۱		حل گردید	
۱۵۹	اشعار ابن مبارک ...		۱۷۱	تلاش مال گم شدہ و قیاس عمدہ	
۱۶۰	استدلال بہ حدیث ضعیف و الزام	۱۲۳		ابو حنیفہ	
	درست نیست		۱۷۲	ابن شہر مہ و وصیت	۱۳۷
			۱۷۳	لطیفہ بر علمی	
			۱۷۴	از دشمنی بہ غلامی	۱۳۸
			۱۷۵	امام صاحب دشمنی خود را از	۱۴۰
				مرگ ...	
			۱۷۶	جواب استفتاء بہ دو پارہ	۱۴۱
				سیب	
			۱۷۷	پہنچ چیز در دنیا تسببت بہ ...	۱۴۲
			۱۷۸	مسئلہ مشکل طلاق ثلاثہ	۱۴۳
			۱۷۹	دیت را کدام شخص میدہد	

باب ششم

۱۶۱	سہ طرق مختلف استدلال ...	۱۲۵
۱۶۲	فیصلہ میراث و ارثان	۱۲۷
۱۶۳	تنازع جنازہ و فیصلہ امام ابو حنیفہ	
۱۶۴	مناظرہ امام ابو حنیفہ و امام	۱۲۹
	اوزاعی ...	
۱۶۵	مناظرہ ول چپ قنادہ و امام صاحب	۱۳۲

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۱۸۰	سہ سوال دانشمند رومی سے جواب مسکت ابوحنیفہؒ	۱۲۲	۱۹۱	امام ابوحنیفہؒ امانت دار علم و معارف....	۱۵۲
۱۸۱	قرارت خلف امام	۱۲۵	۱۹۲	امام اعظم ابوحنیفہؒ و علم قرارت	۱۵۳
۱۸۲	جای افسوس نیست بلکہ فضل خدا شامل حال شماست	۱۲۶	۱۹۳	وہ خصائل ابوحنیفہؒ	۱۵۴
۱۸۳	اجتہاد ابوحنیفہؒ سبب زندگی امام طحاویؒ شد	۱۲۷	۱۹۴	مصروفیات ابوحنیفہؒ	۱۵۵
			۱۹۵	ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در تمام عمر....	۱۵۶
			۱۹۶	مکالمہ کینز و نئیرین محمدؒ	۱۵۷
۱۸۴	باب مہتمم خوان زعفران	۱۲۸	۱۹۷	احتیاط ابوحنیفہؒ در بحث و مناظرہ	۱۵۸
۱۸۵	بشارت اجار سنت در خواب	۱۲۹	۱۹۸	عقیدہ راسخ و یقین محکم امام ابوحنیفہؒ	۱۵۹
۱۸۶	قصہ سرزن و عبرت امام صاحب	۱۳۰	۱۹۹	امام مالکؒ و احترام امام ابوحنیفہؒ	۱۶۰
۱۸۷	موسیٰ بن جعفر صادق ابوحنیفہ را....	۱۳۱	۲۰۰	امام شافعیؒ بہ توسل امام ابوحنیفہؒ....	۱۶۱
۱۸۸	عظمت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ در نظر امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۲	۲۰۱	سولات ابوحنیفہؒ	۱۶۲
۱۸۹	ملاقات امام صاحب بازید بن علیؒ....	۱۳۳	۲۰۲	شرافت نسبی و کمالات... ملاقات ابوحنیفہؒ با	۱۶۳
۱۹۰	فقہ جعفریہ امام ابوحنیفہؒ	۱۳۴	۲۰۳	ابراہیم بن محمدؒ	۱۶۴

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۲۰۴	شمال نادر دیانت داری ...	۱۶۲		ابو حنیفہ ...	
۲۰۵	خداوندت رابتو واجب بگرداند ...	۱۶۴	۲۰۸	علم آتست کہ نافع باشد	۱۶۶
			۲۰۹	علماء و فقہاء ولی اللہ اند	"
۲۰۶	حرکت حیا سوز رافضی ...	"	۲۱۰	اختصار در خطبہ	"
۲۰۷	از کنگارہ دوزخ بہ برکت	۱۶۵	۲۱۱	ابو حنیفہ ر	۱۶۷



عرض ناشر

از خداوند متعالی شکر گزاریم کہ این کتاب کہ بنام واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ است بہ چاپ رسیدہ و قابل استفادہ مردم شد۔ بارہا مردم فارسی زبان وغیرہ کہ اشنائی شان بہ زبان فارسی بود، تقاضا ہائے داشتند کہ کتاب واقعات حیرت انگیز امام ابوحنیفہ بہ زبان اردو و پشتو چاپ شدہ و فائدہ کتاب بہ مردم اردو زبان و پشتو زبان میسر بود۔

پس باید کہ بزبان فارسی ہم ترجمہ شود۔ تاکہ مردم کہ بہ زبان اردو و پشتو نا آشنا بودہ و از واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ ناخبر مانده باید کہ خبر و مستفید شوند۔ بہر حال من از مؤلف این کتاب کہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی است استفسار نمودم و عرض مردم فارسی زبان را برائش رساندم و حضرت حقانی صاحب دامت برکاتہم بالفور اجازت ترجمہ را داد۔ و من ہمراہ جناب مولانا پایندہ محمد زعیم بدخستانی استاد دارالعلوم حقانیہ در بارہ ترجمہ این کتاب مشورہ نمودم۔ بل آخرہ خود مولانا صاحب زعیم را و ادارہ بہ این ساختم کہ ترجمہ کتاب را بہ زبان فارسی بکند۔
لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ کتاب ترجمہ شد و چاپ شد این حال بدسترس شماست خواہشمندم کہ مصنف کتاب را، مترجم کتاب را و ناشر کتاب را، از دعائے تان فراموش نہ کردہ و دعائے مزید برائے مؤلف کتاب نماید کہ خداوند متعالی مزید توفیق تصنیف و تالیف نماید کہ مثل این کتاب دیگر کتب را تصنیف و تالیف کردہ تاکہ مردم از تشنگی بے علمی سیراب شوند۔

مولانا سید محمد وفا حقانی

رکن القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد

غرض مترجم

حامداً ومصلياً - خواننده و سامعین گرامی

کتاب را که بدست دارید مشت نمونه خروار برخی از واقعات حیرت انگیز امام بزرگوار مرزبان
 قانده اہلسنت و الجماعت سراج امت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است کہ بفضل خداوند بی ہمتا
 خلیب عمر و مقرر زمان مولانا عبدالقیوم حقانی، مستتم جامعہ ابو ہریرہ ^{رضی} از کتب متداولہ و منتشرہ اختصار
 نموده شکل کتابی دادہ بجامعہ و نسل آئندہ نعتیم کردہ است چونکہ بندہ بعض جاے این کتاب را مطالعہ
 کردہ بودم بنظم خیلی ذہن نشین و قابل استفادہ معلوم گردید۔ بعد از اینکہ بندہ در سال ۱۳۷۲ ش
 بطابق ^۱ مشہور دارالعلوم حقانیہ بنماطردورہ حدیث شریف داخلہ گرفتم با مؤلف تا حاجی شناخت پیدا کردہ
 خواستم کہ از ایشان اجازہ گرفتہ این کتاب را بہ لسان سہل بہ فارسی ترجمہ نمایم تاکہ مورد استفادہ ہمہ مردم
 قرار گرفتہ از روش زرین اسلاف خویش آگاہی کامل پیدا کنند زیرا از آن جا یکہ خداوند بی مثال
 بنماطردوب عالی انسان را در احسن تقویم از کم عدم بوجود آورده بہ اشرف المخلوقات توصیف نموده است
 تاکہ منظر خالقیت او تعالی گردد۔ پس بمالازم است کہ در مقابل نعمات بی حساب خدای خود ناسپاسی
 نکرده در ہر شعبہ زندگی خود اعم از تعلیم و تعلم درس و تدریس، کتابت و خطابت، آمریت و مأموریت
 امامت و عبادت تالیف و ترجمہ رضار خذرا تعقب نمایم تا باشد کہ رضا او خالق بی نیاز را حاصل
 نموده بحق بہشت برین گردیم زیرا کہ بنماطرحصول رضا خویش خداوند لامکان نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 را امری کند ^۲ **بِمَا تَقْبَلُونَ** "وہی بنماطرتعقب راہ اسلاف و نیکان بہ امتہایش
 می فرماید خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم" پس چونکہ امام اعظم
 رحمۃ اللہ علیہ از جملہ خیر القرون بودہ بشوای قافلہ عظیمی اہلسنت و الجماعت است باید پیروانش از سوانح
 ہدایت اش آگاہی تام پیدا کردہ خوبتر بفہمند کہ مسلک و مذہب و امام را کہ پیروی میکنیم واقعاً قابل
 مدائمت است تا باشد کہ زندگی خود را ہر بندہ مومن طبق زندگی اسلاف خویش ساختہ مورد انعام خداوندی
 قرار گیرد۔ چونکہ ملت مجاہد و شہید پرور افغانستان با وصف حق و انستن مذائب اربہ عموماً حنفی

صلک اندازین کتاب زیاد تر مستفید شوند۔

از یک طرف آرمان خودم و از دیگر طرف ولالت غیر حضرت مولانا مولوی سید محمد پروان صاحب کہ فاضل دارالعلوم حقانیہ ہے باشد و معاون خصوصی مؤلف مدظلہ است مراد ادارہ بہ این ساخت کہ ہر چہ زود تر از مؤلف اجازہ گرفتہ قلم را برداشتہ بہ ترجمہ کتاب شروع نمایم پس از خداوند سمیع و پبیر توفیق مزیدی خواہم کہ طاقت چنین عمل نیک و شایستہ را بر لہی بندہ ارزانی فرمودہ این ترجمہ مرا منید گردانند ہمیش ما را در راہ خدمت دین توفیق بیشتر عطا فرماید۔ آمین ثم آمین۔

پایندہ محمد زعیم خادم طلبار اہل سنت و الجماعت چہار مخزیدہ و مسؤل فرہنگی حوزہ مشہد و سوال کشم ولایت بدخشان فاضل و استاد دارالعلوم حقانیہ اکورہ خٹک، پشاور۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

افتتاحیه

از محدث کبیر استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق
بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑوختک پشاور پاکستان :

بعد از حمد و درود عرض میدارم کہ حالات زمانہ بہ سرعت تبدیل میشود و کسایک از علم آگاہی
دارند از مطالعہ سیر شدہ اند مردمان بی علم ہر چیز جدید را استقبال میکنند۔ عامہ مردم بر مشاغل خود
مصرف بودہ از دین بی پروا شدہ اند از دیگر طرف مردمان مغرض پیشوا حاد و بزرگان خصوصاً علماء
حنفی مذہب را مورد طعن قرار دادہ ذریعہ تمحیر بہ خلاف آہنازہر کاشتن را شروع کردہ اند۔ از بسیار
زمانہ بہ این طرف تناوا داشتیم کہ طبق حالات جدید ضرورت است حالات پاک زندگی ائمہ و واقعات و
تذکرہ پیشوا حاد و علماء حنفی بہ لسان سہل نوشتہ چاپ گردیدہ بہ تعداد زیادہ توزیع گردد تاکہ عامہ
مردم خصوصاً در تحت اذعان نسل آیندہ آثار زندگی بزرگان نقش کردہ شود تاکہ بنیاد محکمہ برای تشکیل
آدم سازی گردد زیرا کہ نتیجہ بی خبری و بی اعتمادی از ائمہ و بزرگان خود این شد کہ عامۃ الناس خصوصاً
نسل جوان از راہ بی راہ شدند حتی راہ عقبت انداختہ بہ باطل روگردانند و در مقابل زندگی روحانی
اسلام روش لادینی مغربی را بہتر دانستند۔ لہذا ضرور بود از فدا کاریہای ائمہ امت خصوصاً از حالات
اصلی علماء حنفی مذہب از ذکر و فکر و خدمات و تعلیماتشان مردم را آگاہ کردہ شود تاکہ از یکطرف
حالات زندگی یک انسان در آئینہ تاریخ ہویدا گردیدہ از طرف دیگر این علماء مشعل راہ زندگی عملی
امت گردند۔ الحمد للہ طبعی آرزوی بندہ و طبق تقاضای وقت دانشمند گرامی و محترم مولانا عبدالقیوم
حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ "واقعات حیرت انگیز" را بہ لسان آورد۔ جمع نمودہ شکل کتابی داد کہ
گویا بہ اقدام این عمل یک فرض کفائی را از گردن عامۃ الناس ساقط کردہ باشد۔ در اول جلد این
کتاب کہ در واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ است کتاب در ہمین موضوع پر مفهوم
و مستند است کہ انشاء اللہ مفید و انقلاب آور تمام می گردد اگر رضاد خدا باشد بذریعہ این کتاب

بسیار نفع‌های بی‌راه برآید نسبتاً خوشحالی من به این است که مؤلف آن واقعات و حالات را جمع نموده که برای نسل آینده خیلی مفید و قابل استفاده است جناب مؤلف بعد از مطالعه کتب زیاد و زحمات فراوان کتابی که شتمل بر حالات پاک علماء حنفی است ترتیب داده فهمیده میشود که در همین باره پنجمه و ما بر است من دعا میکنم که خداوند سعی زینده را بدرگاه خود منظور نموده نوشته را اورا سودمند بگرداند خدا کند که باقی جلد‌های این کتاب را هر چه زودتر به خوبی بسر رسانده برایش توفیق نشرو اشاعت داده شود۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ اجمعین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق "ہبتم و بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)

پیش گفتار

جناب حضرت علامہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ مدیر ماہنامہ الحق

در بارہ امام و مقتدار و پیشوائی سواد اعظم اہلسنت و الجماعت امام و سراج الائمہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ در ہر زمانہ نوینندہ ہاتھریات زیاد کردہ اند و سلسلہ نوشتن فعلاً ہم جاری بودہ بہ ہمین ترتیب ادامہ خواهد داشت و چنین ظاہر میشود کہ بیچ شعبہ زندگی او از تحریر باقی مانده است۔ اما باید از نقطہ نظر اسلامی مقصود از تحریر سیرت دسوانج یک شخص این باشد کہ اعمال و اخلاص تقوا و کردار خوانندہ بہتر گردیدہ بہ اخلاص کامل رضا خدا را حاصل نماید شست و بر خاست خود را بہ طریقہ شریعت برابر کند و بہ ہمین قسم ہمہ امت اصلاح گردد و بکذا بہ مجر و مطالعہ سیرت و حالات نظریہ و خیال خوانندہ رنگ گرفتہ اخلاص عمل تقوا در او پیدا شود و بہ فروش و جوش تازه در سیر زندگی گام بردارد۔

با وصف کہ در بارہ امام اعظم بسیار کتب نوشتہ شدہ است و پیدا ہم میشود باز ہم فاضل محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کہ بہ زبان اردو واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہ را نوشتہ بسیار دل چسپ است خلاصہ اینکه این کتاب با وصف داشتن فکر و نظر علم و عمل فقہ و قانون تاریخ و سیرت سیاست و اجتماعیت، اخلاص و للہیت، تقوا و طہارت، جذبہ انقلاب امت۔ تبلیغ و تعلیم، خیلی ہا مفید گوید کہ در بارہ او روزہ بند کردہ باشی صوفی ہاست یا علمار، طلبار ست یا حکما، ہنگی می توانند کہ تشنگی خود را ازین کتاب مرفوع سازند۔

درین کتاب مسائل باریک و نکتہ مہم در بارہ شریعت و طریقت سیاست اجتماعیت۔ و در من واقعاتی بہ الفاظ صفا بیان گردیدہ است کہ از راہ شریعت و طریقت روح و قلب ہر مسافر قرار و آرام میگیرد و ایہ دلیل واضح بزرگی و کرامت امام صاحب است و جناب عالی قدر مولانا عبدالقیوم حقانی با وصف مشاغل و مصروفیات کہ لحظہ برای سرخاریدن ہم دقت ندارد تاریخ حقی را بسیار

به یک گلدسته مزین مدون نمود صرف این نه بلکه قانون فقه و قانون بحث و مناظره مفاین دل
چسب واقعات و قصه‌ها را به شکل اساسی از مهر و محبت به لسان شیرین بیان کرده که قابل تقدیر است
به این مفهوم که جناب عالی را در باره این فن و داستان نوشتن مهارت تمام حاصل است به مجرد
دیدن «دفاع امام ابوحنیفه» که یکی از کتب عالی نویسنده است این سخن به ذهن می‌آید که نویسنده
را درین باره مهارت کامل حاصل است باز هم نویسنده گرامی خود را از تنقید و تبصره در امان مانده
تمام حالات و واقعات که معلوم بود به احتیاط کامل جمع نموده باز به سلیقه کامل این گلدسته علمی و تاریخی
را تیار کرده است زیرا که ایسا اوقات مردم در عین گلدسته جور کردن بعضی علف نابه کار را هم میگیرند لکن جناب
نویسنده درین کتاب از آن هم خود داری نموده کدام الفاظ که خلاف شرع معلوم گردیده یا که بی سند بوده
آنرا ترک گفته بود در کدام کلمات که شک و شبهه بوده آن را جابه جا تشریح کرده و این کتاب نمونه است که جناح
تاریخ و ادب را ثقیل می‌آزد و از خواننده کتاب درخواست و خواهش میکنم که در هنگام دعای نویسنده و بما
و به اداره مؤتمر المصنفین دعا نموده ما را بیاد داشته باشد۔

مولانا سید الحق صدر مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیه

تاثرات

حضرت علامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ فلیفہ مجاز حضرت امام
شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والصلاة والسلام على من لا نبي بعده :-

در قرآن عزیز الصلحون را بیک قسم منعم علیہم قرار داده شدہ است
کہ صدق او علم را با عمل است زیرا کہ علم بلا عمل و عمل بلا علم بہ انسان وبال میگردود۔
از علماء امت با الخصوص طبقہ ممتاز گروہ فقہاء امت است آنہای کہ بہ بصیرت روحانی
حلال و حرام را در اولہ پسندیدہ و غیر پسندیدہ را بہ امت تفصیلاً فرمودہ را ہنہای بہ سوی اعمال صالحہ
میکنند و از فقہاء امت نعمان بن ثابت المعروف عند اللائمہ امام اعظم ابو حنیفہؒ مقام ممتاز را کما فی
نمودہ مالک مقام عالی است آن امام کہ در درس او امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ، شرکت
کرده بودند علاوہ ازین ہا دیگر ائمہ حدیث ہم از درس این بزرگوار خود را مستفید کردہ است و از درس
تفقت فی الدین او علاوہ از امام محمدؒ و امام ابو یوسفؒ و امام زفرؒ دیگر فقہا ہم بی حصہ نماندہ اند
از کمالات دینی و روحانی او پیشواہای سلوک و طریقت حصہ وافری حاصل نمودہ اند او بذریعہ ذکر و
فکر خود جوہر و حقیقت اشیاء را محسوس و مشاہدہ کردہ بود و او کہ بہ خاطر ساختن قوانین اسلامی کدام
کارنامہ را انجام دادہ بہمت بیچگاہ احسان او را بجا آورده نمیتوانند اما افسوس بہ این است کہ بعضی
نفرہای نمک حرام احسان محسن خود را فراموش میکنند و این امام عالی مقام را بیک دانا و مجتہد نسبت
میکنند در حالیکہ امامؒ یک محدث بزرگ ہم بود و یک مفسر قرآن و امام فقہ و پیشوا سلوک و
احسان ہم بود۔

مقام شکر است کہ درین دور عالم نوبوان محقق صاحب البیان و البنان مولانا عبدالقیوم حقانی

حالات زندگی امام الشیخ رحمۃ اللہ علیہ مولانا حفی را جمع نموده عامۃ المسلمین را از آن درس فراموش شدہ آگاہ ساخت بلکہ دوبارہ این سسر آتازہ نمود و از کارنامہای جدید او کہ کتاب در واقعات حیرت انگیز علما و احناف " است در پیشرویم موجود است اللہ تعالیٰ این زحمت اورا قبول و منظور نماید و برای مخلوق بسیار سود مند و برای نویسنده توشیحہ داین بگرداند۔ آمین

حرف آغاز

حامداً ومصلياً -

به همگی بویید و معلوم است و همگی مشاهده میکنیم که اهل زمانه بخاطر کارهای دنیوی تجارت و مزدوری و برای حصول معاش و اقتصاد سرگردان بوده یک لحظه هم در مجلس علماء و صلحا و بنده های نیک خداوند نشسته نمی توانند و نه طاقت دارند که در مدرسه ها به خاطر تعلیم و تبلیغ و یاد در مجلس و عطا علماء اشتراک ورزند از یک طرف فقدان ذوق علم و از دیگر طرف از جهت خشکی های مشاغل روزانه برای استفاده از کتب مفصل یا تحریرهای تحقیقی و علمی و عملی و انابت الی الله وقت پیدا کرده نمیتوانند استادان و تلامیظه مکاتب و پوهنتون ها و ماورین و دفاتر حکومت از جهت کمی یا عدم ذوق علم از زندگی ماحول خود رنگ گرفته برای لذت حاصل کردن و تعیش ذهنی و حیوانی های فحش به بی هو ده ها گرفتار و مصروف اند بسا اوقات اخبار و رسائل و کتب خطرناک و زهر آگین مثلاً «کتب نشه یا عشق» را به محبت مطالعه میکنند در حقیقت چنین مردم نه بنمود بلکه سبب تباهی و بربادی تمام قوم و ملت است از یک طرف برای نشر نمودن قساقم آزادی و نشر خیالات فاسده و شهوانی و بیزارای از خدا و ادعای سحر و جادو و شکرگیت و الحاد و رسائل و کتب چاپ گردیده توزیع می شود.

از دیگر طرف همی از منکرات و اشاعات معروف بطور بطوت روان و از دیگر طرف اداره های علمی و تحقیقی - مطالعاتی و اشاعاتی و درسگاه های تعلیم و تربیه خصوصاً درسگاه های که در آن شعبه درس و تدریس و امور انتظامی و مسائل علمی که من جمله تالیف و ترجمه و اشاعت در آن شامل است به مشاغل دنیوی خود طوری گرفتار اند که در اصلاح باطن به ذوق عبادت و شوق عمل و انغماس به فکر زندگی آخرت رضاد خدا و اصلاح اخلاق بکلی توجه ندارند در حال که مقصد تعلیم در روح شریعت همین زندگی روحانی و اصلاح باطن است - حالات زندگی بزرگان و خود خصلت آن ها و مطالعه و قوت حافظه و ذوق و شوق به عبادت و تقواشان و اعتماد آن ها به خدا و ترس آن ها از پروردگار یک نمونه است بسیار نادر تا که این نمونه مشعل راه است نگرود اصلاح انقلاب است تعمیر زندگی بزرگیه و غلبه بر است

شکر و پاسبان زندگی و قربت و انابت در خدا را حاصل کردن شکل است۔

مشاغل دنیوی باشد یا تعلیم و تدریس دینی و عظم باشد یا تألیف تحقیق باشد یا تصنیف خلاصه اینکه انسان هر عمل را که انجام میدهد باید در او واقعیت از آثار و واقعات مؤثر آن باشد زیرا که حالات روحانی و علمی و عملی سلف صالحین در قلب انسان رقت و نرمی پیدای کند و عکس مجلس صلوات در انسان پیداشده جذب و عزم خدمت دینی در او بیدار می گردد۔

از واقعات مؤثر و از حکایات علمی و روحانی آنکه گوهر مقصود و از مطالعه حالات سلف صالحین مقصد حیات و انابت الی الله، حاصل میگردد زیرا که اسلاف ما از اصل مزاج دین و از ذوق علم و عمل به لب لباب قرآن و احادیث نبوی واقف گردیده بودند۔

صرف به ذریعہ روایات و جنگ نامہ و مطالعات سطحی و علم سرسری بحث و مناظره معلومات حاصل کردن در قلب انسان نرمی و سوز پیدا نمیشود بلکه امکان پیدا شدن غرور و تکبر است۔ علامه ابن جوزی می فرماید که در زمان های سابق بعضی مردم به خاطر تعلیم نه بلکه برای مشاہدہ نمودن کردار۔ روش و حالات زندگی بزرگان و بندہای نیک خداوند نزد آنها حاضر می شدند زیرا که روش و طریقه آن ہائے علم آنها بود کہ قبل از نشستن و برخاستن و درس و تکرار با استادها و بزرگان خود اهمیت این سخن بمن ظاہر شدہ بود و بعد از بیان نمودن روایات و مطالعہ واقعات و حالات اثرناک بزرگان دین این سخن در ذهن نقش گزیدہ بعد از ملاحظہ واقعات زندگی مجالس عمومی تقریر و تحریر در دوران درس و مطالعہ سخنان بیش قیمت آنها احساس من افزون گردید و زمانیکہ با آقا و محسن خود محدث کبیر تاج سر علماء مولانا عبدالحق بانی و بہتم دارالعلوم حقانیہ یکجا بودم و از لسان او کلام در گوہری راکی شنیدم احساس مرا بہ حقیقت بدل نمود سال قبل کہ یک کتاب من عاجز بنام "دفاع الوصیۃ" بود چاپ گردید بسیار از مردمان علم دوست و بادبانت شایقین ادب و تاریخ و تبلیغ در خصوصیت باب ہشتم و نہم این کتاب مرا بسیار تعریف و توصیف نمودند کہ در این دو باب ہوشیاری بلاہایت امام اعظم فکر عالی نظر عمیق جناتل حمیدہ و سخاوت اخلاص ذکر و عبادت و تقوا و اعتماد کامل اوبہ خدا و خاکساری، عاجزی، نرمی، ہم دردی، مہربانی، لطف و صروت اوبہ ملوق مع بعض واقعاتش بیان گردیدہ بود کہ بسیار از کتب در سائل علمی و دینی چند برخ آن کتاب را در چند قسط بہ خوانندگان

شان تقدیم نموده بودند که مجله ما بنامه دارالعلوم دیوبند که مدیر دارالعلوم حبیب الرحمن قاسمی در شماره جنوری ۱۹۸۶ هجری در باره دفاع ابوحنیفه تبصره و تفصیل نموده بود و باب اخیر از یادہ تر توصیف کرده کتاب را قابل استفاده و مفید خوانندہ بود

استاد محترم مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم مدیر ماہنامہ الحق و اساتذہ حدیث دارالعلوم حقانیہ در دوران درس ترمذی شریف طلبا را بہ مطالعہ و استفادہ ازین کتاب تشویق نموده این کتاب را ذریعہ مؤثر و ہم اصلاح معاشرہ و انقلاب روحانی خوانند۔

ہم چنین استاد محترم مفتی اعظم دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مآثر این کتاب را مورد پسند قرار دادہ بعد از فواض زیاد در حق بندہ دعار خیر نمونہ بپیکذا مخدوم العلماء حضرت علامہ قاسمی محمد زاہد الحسینی صاحب بہ دیدن این کتاب در حق بندہ دعار خیر شان را درینغ نورزیدند کہ بہ من ہست افزودہ از طرف دیگر بعضی اہل قلم و دوستان بر ایم مشورہ دادند کہ باید ہمین ہر دو باب را در یک رسالہ جدا چاپ نمایم تاکہ برای شایقین خریدن و مطالعہ آن آسان گردد و ہم مردم بیشتر استفادہ نمایند۔

این مشورہ اجاب معقول شد لکن در وقت نوشتن دفاع امام ابوحنیفہ قصہ ہای مؤثر و دل نشین امام ہای حنفی مذہب خصوصاً واقعات و حالات دل چسپ امام اعظم ابوحنیفہ و شاگردان اورا جمع کردہ علیحدہ گذاشتہ بودم یکبار یادم از آن آمد کہ باید چند واقعہ دل پذیر آن را ہم ذکر کنم تاکہ این رسالہ سود مند و مقید واقع شود و قیتکہ آن ذخایر را گرفتہ ورق بہ ورق مطالعہ کردم یکی بر دیگر جالب بود در حیرت بودم کہ کدام آن را درج این رسالہ نمایم بہ ہمین قسم چند ماہ معطل ماندم بالآخرہ وقتیکہ بندہ مع بلا در محترم حافظ مفتی غلام الرحمن صاحب در دارالعلوم حقانیہ در شعبان ۱۳۷۰ھ بہ خاطر دورہ تفسیر برای طلاب مأمور گردیدیم ضرورت پیش شد بہ بیان نمودن امام ہای حنفی بہ ہمین غرض تحریرات خود را باز کردم و نظر بہ احساس سابقہ کہ گفتم باید بہ الفاظ سہل صرف حالات علمی و روحانی و قصہ ہای اثرناک و الفاظ گران بہامہ و واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ را جمع نمودہ مع ہر دو باب "دفاع امام ابوحنیفہ" شکل کتابی ہدیم و بعد ازین ہر وقت کہ فرصت یافتہم تاریخ ہای نا در امام ابوحنیفہ و امام محمد و امام زفر و امام عبداللہ بن مبارک را ترتیب دادہ بہ چاپ سپارم تصمیم دارم کہ اگر

فرصت و توفیق باری تعالی میسر شد و اسباب طباعت و اشاعت پیدا شد انشاء اللہ از امام اعظم ابوحنیفہؒ گرفته تا تلامیذہ و تلامیذہ تلامیذہ جلیل القدرش و علماء متاخرین اکابر و یونہد از شیخ العرب و العجم مولانا حسین احمد مدنیؒ گرفته تا شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ واقعات حیرت انگیز و حکایات فکر انگیز شان را جمع و ترتیب داده نام اورا واقعات حیرت انگیز علماء احناف بگذارم السعی منا والالتیام من اللہ :

سرگذشت شخصی خود باشد یا از دیگر کس چه جای از آن بزرگان کہ در محبت محبوب شان مست بودند و سر و پانہ بنہگی در آنها موجود بودہ بسیار دل چسپ می باشد و اگر لذت در آن واقعات نباشد دیگر در چہ است کہ قرآن خود را شاد می کند۔

ان الذین امنوا و عملوا الصلحت لیجعل لہم الذرحمن و قد اعمیم اللہ
 باز از واقعات حیرت آور علماء حنفی ہمیدہ می شود کہ خداوند چگونه صلاحیت و صبری را برای
 آن ها عطا نموده بود و در مکتب حنفی چه قسم عنایط جمع شدہ است۔ در بارہ تربیت و تزکیہ نفس در
 شعبہ فقاہت و دانستن مسایل ہم و در شعبہ اخلاص و دعوت و عشق چہ انداز درجات عالی ذکر کنائی
 کردہ بودند این ہم شناختہ و ہمیدہ میشود کہ مکتب حنفی آن دروگوہر را بزمانہ تقدیم نموده کہ نذیر ندارد
 اگر ہمین واقعات تاریخی بہ شکل مناسب جمع کردہ شود بہ ترتیب صحیح بہ امت پیش کردہ شود غوریکہ
 ارادہ بندہ است اگر منظور خدا باشد بہ برکت این سعی نمونہ تصویر یک نسل مستغنی و مجاہد، غازی و
 متقی پر بیزگار کہ موصوف صفات حمیدہ باشد و اخلاص و ولہیت ہم در آن موجود باشد پیش خواهد آمد کہ
 شریعت ہم ہمین مطالبہ را میکند۔

سلامہ ابن عبدالبرؒ فرمودہ شخص کہ بعد از صحابہ کرامؓ و تابعینؒ فضائل فقہاء را مطالعہ نموده
 بہ سیرت و فضیلت آن ها مطلع گردد بہترین عمل است نہ اللہ تعالی محبت ما را با آنها زیاد کند۔ امام
 ثوریؒ فرمودند در وقت تذکرہ بزرگان و بندہای نیک رحمت اللہ تعالی نازل می گردد جامع
 بیان العلم لابن عبد البر ص ۱۶۲ الحمد للہ بہ برکت فضل و کرم و احسان خداوند در ہمین
 سلسلہ اولین جلد کہ مشتمل بہ واقعات حیرت انگیز زندگان امام اعظمؒ است چاپ گردیدہ بدست

رس شما قرار گرفت و بعد دوم که واقعات و حالات زندگانی امام ابو یوسف و امام محمد و امام زفر و
 و حکایات دل چسپ آنهاست جریان دارد. سہمی و رزم کہ ہر چہ زودتر بہ دسترس خوانندہ گرامی قرار
 بدہم اما در حین جمع نمودن واقعات کدام ترتیب خاصی مدنظر گرفتہ نہ شدہ در وقت مطالعہ کدام
 حکایت کہ دل پذیر بود و بہ نظر ہم پسند آمدنوشتم و بہ مناسبت اندکی بہ ہر باب ملحق کردم "ترجمہ شعر"
 یک یک نقش را گرفتہ در دل جای دادم

کہ بیگادری روی سفید تو بودم

بریز از مقدمہ ، جلد اول بہ ہفت باب تقسیم گردیدہ است در چہار باب اول واقعات حیرت
 انگیز و حالات زندگی تاثرناک امام اعظم و قصہ های دل نشین کہ حالات را تغیر و ایمان را تازہ میکند
 در جہ کہ امت بہ برکت این حکایات در زندگی خویش قالب اسلامی را اختیار نمایند و قیتکہ تمام کمالات
 ظاہری و باطنی صبر و شکیبائی ، ذکر و فکر تمیز حلال و حرام ایشار و سخاوت علم و عمل ذوق عبادت
 شوق شہادت ، رجوع و انابت ، مجاہدہ و ریاضت عزم را سخ عاجزی و خاکساری اظہار حق -
 شفقت و مہربانی ، انصاف و عدل ، تقوا و پرہیزگاری ، تمقید و احتساب ، طاعت و عبادت ،
 بہ حکم و قضا خداوند ، پابندی شریعت خوف از قیامت در زندگی کسی پیدا شود پس چگونه حالات
 زندگی او جذبہ عمل را بیدار نمی سازد چگونه انسان غلطی خود را احساس نمی کند چگونه ہمت در او از رون
 نمی گردد چگونه بصیرت و بصارت او روشن نمی گردد چگونه قدر و قیمت وقت بہ او معلوم نمی شود پس
 نتیجہ مطالعہ این حکایات کشایش راہ ذوق و شوق عمل نیک است -

در باب پنجم و ششم آن واقعات است کہ حاوی علم و فضیلت فہم و قابلیت مطالعہ و ذہانت
 نزاکت و شجاعت و سخاوت و صلاحیت و کمالات بحث منظرہ و سزیع الفہمی فراخ نظری و اجتهاد
 و استنباط احکام و قوت استدلال امام اعظم در جہ است در آخر باب ہفتم ضمیمہ بہ عنوان "خوان
 زعفران" درین کتاب در جہ گردیدہ کہ سبس آن جاذب است در حقیقت کہ امام اعظم بہ اجتهاد و
 مسائل فقہی و احکام شرعی مقام امامت را حاصل کردہ حاذقیت و ہوشیاری و قوہ حافظہ اش با او
 بسیار تعاون نمودہ است کہ این ہمہ نعمت اللہ است بہ کسی کہ بخواہد می بخشد از جہت حافظہ و ذہن
 قوی از تمام علم کہ صرف بنیادش در آن زمان موجود بود مثلاً تفسیر حدیث و فقہ اصول و کلام و آثار علم رجال

و تاریخ و لغت کمال کمان کرده بعداً در زندگی عملی و بحث و تحقیق استنباط و استخراج مسائل و تدوین فقہ و ترتیب ششماخ و تفریحات بحث و مناظرہ مدد حاصل می کرد طوری کہ یک تجربہ کار جنگی بہ تیر کش از ذنبزہ خود را اکیال نماید در معاصر امام صاحب دوست و دشمن ذکاوت و ذہانت او را مدح و تعریف میکرد بناءً تقدیرین و متأخرین متفق اند کہ ابو حنیفہ قوی الحفظ سریع الفہم و ذکی بود حافظ الحدیث و اساذ الحدیث ائمہ بود در حافظہ او هیچگاہ تغییری نیامدہ است۔

آفتاب از دفاع امام ابو حنیفہ

از لحاظ تاریخی و علمی این واقعات حیرت انگیز سادہ دل از نگاہ معنی و مقصد خبیلی فایده مند است انشاء اللہ درین دوران انقلاب شرف و خاندانہ را نگر مند و شوق صاحبان مطالعہ و تحقیق و بزرگان و ادراجش آورده سبب تازہ نمودن محبت اہتمامی گردد از نظر من اصل مقصد و حالات زندگی این بزرگان و نتیجہ تعلیمات شان این میشود کہ قلب ہا از دولت ایمان و یقین سیر شدہ بہ شمع محبت و عشق حقیقی روشن گردد تا کہ ہمت عالی و ارادہ راسخ اخلاق و اعمال مطابق سنت نبویؐ امر بالمعروف نہی از منکر را عادت و از کلیات و جزئیات دین انسان با خبر باشد بنا بر من تعطیلی ہای رمضان المبارک را براسے جمع و ترتیب نمودن این واقعات غنیمت دانستہ ہرچہ زودتر در تحت تحریر قلم خلاصہ نمودم کہ شاید کمی و زیادتی ہم شدہ باشد کہ قابل انتقاد باشد۔

باز ہم آرزو دارم کہ این کتاب جاہای عالی کتب خانہ اسلامی را پیر کرده تا اندازی تشنگی شایقین علم و اخلاص و کسانی کہ بہ مطالعہ تاریخ حنفی شوق دارند دفع شود و آرزوی کسانی کہ درین راہ سعی می ورزند و آمدن یک انقلاب روحانی و علمی و مطالعاتی و شخصی و قومی را خواب می بینند و بجای اینکہ خود را آلودہ دنیای جدید سازند آرزوی تعجب نقش قدم بزرگان را دارند و ہمت زندگی عالی را کردند و فریاد می کنند ترجمہ شعر

و زمانہ را کہ بدل کردی بہ آن مینازی۔ مرد آن است کہ زمانہ اش بدل نشود بر آورده شود

ترتیب این واقعات در چہل روز تمام شد در حالیکہ بہ سبب درس و تدریس دارالعلوم و دیگر مشاغل مشکلات کثیر روزی یک ساعت یا دو ساعت وقت برایم میسر میگردد و از ہر طرف وقت پیدا کردہ مصروف کار خود بودم از یک طرف مصروفیت از دیگر طرف بیاعتنیا و آخر ہم عاجزم یقیناً کہ از روزم سہوشدہ باشم

باز ہم استاذ ہای دارالعلوم خصوصاً مفتی سیف اللہ صاحب حقانی کہ بہ نظر تنقید ہر لفظ را جدا جدا مطالعہ کردہ
 از مزاج منطقی و دہم و خیال خود بالای کلام الفاظ کہ اعتراض کردہ بود آن را بہ مطالعہ ثانی تصحیح و فاریح
 نمودم ازین خاطر من از آنہا ممنونم بہ این ہم نہ بلکہ بہ تنقید تعمیری و مشورہ مفید ہر خوانندہ گرامی تشکر گویم
 اگر خداوند این واقعات حیرت انگیز علماء حنفی را بدست من بہ سر رساند دلیل این می شود کہ در ہر دوران
 دراست مردمان اہل کارو ذی صلاحیت موجود است و جنگل از مزدور خالی نہ شدہ درخت بسزدین ہمیشہ
 ہمین قسم میوہ دارو سایہ داری باشد۔

” عالم نہ شود ویران تا میکدہ آباد است “

قبل از شروع مطالعہ کتاب بہ خوانندگان عرض میکنم کہ سلسلہ روایات تالیف من اکثر اً بہ مدار
 تاریخ است و روایات تاریخ کلیتاً بہ روایت علمی برابر و موثق نمی شود و ہم چنین بر شخصیت ہای تاریخی
 عقیدہ و عداوت علی السویہ جاری است روی ہمین علت است کہ بسا اوقات اصل حقیقت در واقعات
 مخفی می ماند عرض نمائیم کہ اگر درین کتاب کلام واقعہ و روایت بہ طور خطائی مخالف شریعت دیدہ
 میشود در حالیکہ بندہ حتی الامکان از نقل این چنین واقعات عرض کردم باز ہم اگر شدہ باشد در نظر ثانی
 حذف گردیدہ بہر حال فکر و نظر اتباع شریعت و سنت و علم و تقوا را ملحوظ داشتن ضروری است
 نہ شوق اتباع کہ نہ بہ آن عمل جایز است و نہ بہ آن وجہ از صاحب واقعہ بدگمانی کردن جایز است۔
 و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

عبدالقیوم حقانی

رفیق موقر المصنفین و استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)

مقدمه

تشریح و تعارف فضیلت و جامعیت جهانیگی

و آفاقیت علم الفقہ فقہای اسلام و فقہ حنفی

فقہ و لغت "الوقوف والاطلاع" یعنی واقف شدن و اطلاع پیدا کردن را گویند و در شریعت "الوقوف الخاص" و هو الوقوف علی معانی النصوص و اشاراتها و دلالاتها و مضمراتها و مقتضياتها یعنی در شریعت واقفیت خاصی است که عبارت است از آگاه شدن از معانی و اشارات و دلالات و مضمرات و مستنبات نصوص "والفقیہ اسم للواقف" و فقیہ کسی را گویند که از امور مذکورہ خبردار باشد۔

قطع نظر ازین تعریف اصطلاحی مرگبہ امام صاحب "در تعریف جامع قدیم خود چنین گفته " معرفۃ النفس مالها و ما علیها " یعنی فقہ شناختن اشیاء کہ بہ انسان نفع میرساند و یا نقصان در حقیقت این تعریف تعریف اصل "الدین" است کہ بعضی نظر بہ شکل میتوانند درک کنند لفظ فقہی بہ شخصی اطلاق کردہ میشود کہ در زمانہ خود در قضاہت نظر نہ داشته باشد باینکہ او حل نکند و هیچ منصبی نیست کہ در حکومت اسلامی بہ شخصیت فقہی تعلق نہ شود فقہی آن شخصی را گویند کہ بہ بنیاد معلومات دینی و نبوت طریقیہ استنباط مسئلہ را یاد داشته بہ اخراج مسائل مردم را از بی اتفاتی تناظر و خانہ جنگی و از شعلہ آتش در امن داشته در حالات شکلات ہم ہم داعی و مستقیم کلمتہ اللہ باشد طوری کہ باری تعالی این ہارا در روی زمین خلیفہ خود و وارث نبی^ص گردانیدہ مسلمان ہارا امر بہ ابعدی از حکم آن ہانمودہ است۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَأُوَلِيَّ الْأَمْرِ مِنْكُمْ: النساء ٥٩

مراد از اولی الامر فقہا راست

ترجمہ: ای مومنان فرمانبرداری کنید خدا را و فرمانبرداری کنید پیغمبر را و فرمان روایان جنس خویش را
حافظ ابن قیم در قرآن پاک در باره آیه مذکور مینویسد کہ از جهت این آیه قبول حکم فقہاء
و مجتہدین فرض است و عبداللہ بن عباسؓ و جابر بن عبداللہؓ و حسن بصریؓ و ابو العالیہ و عطاء بن
ابی رباح و ضحاک و مجاہد گفتند کہ مراد از اول الامر دین آیه حاکمان نیست بلکہ فقہاء مراد است
(اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)

برای تبلیغ بسوی دین نبیؐ و ولہ است لا) تبلیغ الفاظ نبوت

دو طریقہ تبلیغ دین

(۲) تبلیغ معنی و تشریح آن کہ تبلیغ طریقہ اول را محدثین و

بلغین طریقہ ثانی را فقہاء گویند بعض طبقہ دین را اصحاب روایت و طبقہ دوم اصحاب درایت گفته
اند آنکہ در آیه فوق ذکر گردید مراد همین اصحاب درایت یعنی فقہاء است۔

حافظ ابن قیم فرمودہ کہ گروہ سوم فقہاء آنست کہ خداوند

مقام و اطاعت فقہاء

نعمت استنباط مسایل را برایشان عطا نموده است کہ

متوجہ متابعت حلال و حرام اند این فقہاء طوری اند در زمین مثل ستارہ در آسمان کہ در شب تاریک بہ
ذریعہ آنها راہ پیدا کردہ میشود آنها بر دم نسبت بہ خوردن و نوشیدن زیاد ضرور اند و نظر بہ فرمان
قرآن حتی اطاعت این ہا از حق پرور مادر بیشتر است (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)

امام جوزی می نویسد کہ: بدان در حدیث بسیار باریکی و پیچیدگی است کہ آن را صرف آن علماء
می نهند کہ فقہاء اند بعض وقت در صحن روایت نقل و بعض وقت در صحن معانی و تشریح این مشکلات
پیش میشود (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً

فَلَوْلَا نَفَرْنَا مِنْكُمْ إِنَّا لَمَكِيدُونَ

تشریح لفظ نفقہ و دو قسم علم

لِيَنْفِرُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ توبہ

ترجمہ: و ممکن نیست مومنان را کہ بر آیند ہمہ یکجا پس چرا بیرون نیارند از ہر جہی از ایشان چند
کس تا دا نشنند شوند در دین و تا ہم کنند قوم خود را چون باز آیند بسوی ایشان بود کہ ایشان بہتر ساند۔
و تفسیر معالم التنزیل آمدہ کہ مراد دین جانمیدن احکام فقہ است و آن کہ فرض عین و فرض

کفایہ دو قسم است یکی نماز و یاد گرفتن مسایل و روزہ کہ فرض عین است کہ تعلیم و یاد گرفتن این بہ ہر مسلمان لازم و ضروری است و نہیدن مسایل بہ انداز کہ بہ حد فتوی و اجتہاد باشد باز افسر ض کفائی است کہ اگر مردم بیشتر ازین علم بی حصہ مانند بہت مردم گنہگار میشوند اگر کینفر ہم درین شہر بہ انداز فرض کفائی علم حاصل کروا زگردن دیگران ہم گنہ ختم شد۔

وَمَنْ يُوْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

امام مجاہد فرمودہ کہ مراد درین جا از لفظ حکمت

مراد از حکمت علم فقہ است

قرآن و حدیث و فقہ است۔ در تفسیر کبیر آمدہ کہ معنی حکمت علم و فہم است و این خالص ترجمہ لفظ فقہ است و در تفسیر مدارک آمدہ کہ مراد از لفظ حکمت علم قرآن و علم حدیث و آن علم کہ سودمند باشد مراد است کہ بندہ را بہ رضاد خدا میرساند و در این ترتیب نبیؐ اولین معلم فقہ اسلامی بود۔

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُفَقِّرُهُمْ

یعنی پیغمبری داناند ایشان را کتاب و حکمت در جامع

نشانه انتخاب و عنایت اللہ

ترمذی و سنن دارمی از حضرت ابن عباسؓ و در بخاری و مسلم از ابوہریرہؓ روایت است کہ من یرید اللہ بدخیراً یفقہ فی الدین یعنی اللہ با کسی نیکی کردن بخواد بخواد اورا فہم علم دین یعنی علم فقہ میدہد بخاری ج ۱ ص ۱۶۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین

فی مسجدہ فقال کلاهما علی خیر واحدہما

ترزیح علم فقہ در مجلس ذکر

افضل من صاحبہ اما ہوراً فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاهم

وان شاء منہم و اما ہوراً فیتعلمون الفقہ و العلم و یعلمون الجاہل

فہما فضل و انہما بعثت معلماً فجلس فیہمہما رواہ عبد اللہ ابن عمرؓ و مندرج

ترجمہ: یک مرتبہ نبیؐ در مسجدش بہ دو گروہ مرور کرد فرمود ہر دو بہتر است لکن یکی از دیگر بہتر تر

است گروہ کہ بہ ذکر و دعا مصروف است و مایل رحمت خدا است اگر خدا بخواد برایشان اعطا میکند و اگر

بخواد منع کند منع میدارد ہر چہ این گروہ دیگر کہ تعلیم فقہ یا تعلیم علم می کنند و جاہل را می فہمانند ایشان

افضل اند من ہم بہ حیث علم روان کردہ شدہ ام پس نشست ہمراہ ہمین گروہ۔

عالم فقہی، زاہد غایب

روزی از نبی صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدند از آن دو نفر نبی اسرائیل کہ یکی بعد از فرض بہ مردم احکام دین را تعلیم مینمود و دیگری شب روز روزه و شب قیام بہ عبادت بود کہ کدام آن ہا بہتر است نبی صلی اللہ علیہ وسلم در جواب فرمود:

فضل هذا العالم الذي يصلي المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير على العابد الذي يصوم النهار ويقوم الليل كفضلي على أدناكم۔

ترجمہ: فضیلت آن عالم کہ فرض را اداری کند باز بہ مردم مسائل شریعت را بیان میکند بہ بالای عابد کہ روز روزه و شب قیام اللیل می کند مانند فضل من است بادی شہادہ مند داری ص ۵۳

یک فقہی و ہزار عابد

در جامع ترمذی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت می کند کہ فقہی واحد اشد علی الشیطن من الف عابد ترجمہ: یک فقہی واحد بہ شیطان از ہزار عابد سختتر است در جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۶۔

دعائی بہ فقہا و علمار

در ترمذی و ابوداؤد از حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما روایت است کہ نبیؐ فرمودند:

نصر الله عبداً سمع مقالتي فوعاها ثم اواها الى من لم يسمعها فرب حامل فقه لا فقه له ورب حامل فقه الى من هو افقه منه۔

ترجمہ: اللہ تروتازہ بگرداند بندہ را کہ حدیث مرا شنید و یاد کرد باز بہمان قسم بہ کسی رساند کہ او نہ شنیدہ بود زیرا بسا اوقات فقہی، فقہی نمی باشد نسبت بہ آن کسیکہ بہ او رسیدہ است و او افقہ می باشد داری ج ۱ ص ۵ و ابن ماجہ ص ۱۴

ہنگام کہ یک نفر صرف حدیث را روایتاً میرساند نبیؐ در حق او دعائی کند منزلت و مقام کسی کہ با وصف حفاظت حدیث مسائل را استنباط کردہ روح دین را تازہ می کند چہ اندازہ باشد۔ مطابق سخن اعشیش مثال محدث مثل یک دو فروش بزرگ و مثال فقہی مثل حکیم است۔

در علمار بہتر کہ است

از حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت است کہ نبیؐ فرمودند نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احببہ الیہ نفع وان التغنی عنہ اغنی نفسہ۔

ترجمہ: بہترین ثناء آن شخص اشکہ فقہی باشد کہ اگر کسی بہ او در علم محتاج

شدن نبی رساند و اگر کسی خود را بی پروا گرفت او ہم پروا ندارد یعنی کاری را انجام نمیدهد که سبب ذلت علم گردد «مدائق الحنیفه»۔

در وار قطنی و بیستی روایت است که نبی فرموده ۔

«ما عبد الله تعالى بشيء افضل من فقهه في الدين» علم فقه ستون دین است

و لكل شيء عمار و عمار و هذا الدين الفقه

یعنی از ثنابت فی دین اللہ دیگر عبادت بہتر نیست و برای ہر چیز ستون است کہ ستون دین فقه است ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند ۔

«من تفقه في دين الله عز وجل كفاه الله تعالى» برکات اشغال در علم فقه

ما اهداه و رزقه من حيث لا يحسب

ترجمہ: شخص کہ در دین خداوند نقابت حاصل می کند خداوند مقاصد او را کفایت می کند و او را از رب رزق میدهد کہ وہم و گمان او نباشد «مدائق الحنیفه»

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند ۔

«خير دينكوا السيره و خير العباداة الفقه» بہترین عبادت فقه است

یعنی بہترین و اعلی ترین دین شما آنست کہ آسان است و در عبادات فقه افضل است ۔

در طبرانی بروایت ابن عمر آمده کہ ۔

«قليل الفقه خير من كثير العباداة»

یعنی کمتر فقه از عبادت بسیار بہتر است ۔

نبی در دیگر جای فرمودند ۔

«صفتان من امتي اذا صلحا و صلح الناس و اذا فسدا و افسد» امراء و فقهاء

لناس الامراء و الفقهاء ۔

ترجمہ: در امت من دو گروہ است کہ اگر آنها صالح بودند مردم ہم درست می باشند اگر آن ہا

فاسد شدند تمام مردم فاسد گردد ۔ «مقدمہ مدائق الحنیفه»

نصیحت مخلصانہ امام محمدؐ

تفقہ فان الفقہ افضل قائمہ	الی البر والتقوی واعدل قاصد
وکن مستفیذاً کل یوم زیادۃ	من الفقہ واسبم فی بحور القوائد
فان فقیہاً واحداً متورعاً	اشد علی الشیطن من الف عابد
فقہ را یاد کن ای مرد مسلمان	تا کند ترا سوی نیکی و تقوا روان
شتاب زن و دربیای فقہ ہر روز	تا حاصل کنی دروگو ہر فراوان
در مقابل ہزار عابد بی علم	سخت ہر اس درواز فقہی واحد شیطان

کمال فقہی قابل صد افتخار و اشعار می بہ فضیلت فقہ

اذا ما اعترز ذو علم بعلم	فعلم الفقہ اولی باعتراز
فکم طیب یفوح ولا کمسک	و کم طیر یطیر ولا کبار
ہر عالم کہ کند بہ علمش تاز	فقہی است در درجہ زاو ممتاز
عطر فراوان ولی بوی مشک ندارد	بسا پرندہ با در پرواز کی شود باز

دربارہ اہمیت علم فقہ و فقہاء و مجتہدین این چند سخن بہ خوانندہ عزیز عرض گردید و این فضائل در حق کسانی است کہ شب و روز در پی علم و اجتہاد و استنباط مصروف اند کہ بہ ہر لسان و عامہ مردم فقہاء گویند و در بین فقہاء خداوند بہ فقہاء حنفی مقام عالی نصیب گردانیدہ کہ در میدان علم و عمل از ہر کس مقدم اند کہ من خصوصیات آن ہارا در کتاب دفاع امام ابوحنیفہؒ تفصیلاً تحریر نمودم کہ دوبارہ ذکر کردن برایم مناسب معلوم نمیشود اما بعضی واقعات خاص او از نظر خوانندہ خواہد گذشت اکنون دربارہ فقہاء و امام ہاے حنفی یک مثال دل چسپ را عرض میدارم۔

وقد قالوا الفقه ذرعه عبد الله بن مسعود و سقاؤه

علقته فعصده ابراهيم النخعي و داسه عماد و طحنه

تمثيل و لحسب

ابو حنيفة و عبتة ابو يوسف و خبزه محمد و سائر الناس يا كلون .

ترجمہ: فقہاء گفتہ اند کہ فقہ را عبد اللہ بن مسعود کاشت و حضرت علقمہ آن را آب داد و

ابراہیم نخعی دروید و عماد آن را کوید و امام ابو حنیفہ آن را آرد کرد و امام ابو یوسف خمیر کرد و امام محمد آن را نان پختہ کرد و دیگر مردم می خوردند۔

تشریح این چنین است کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود بنیاد و طریقہ اجتہاد را باز نمود حضرت علقمہ ہم

بمیں راہ را اختیار کرد و ابراہیم نخعی فوائد مستشرہ را جمع نمود کہ علم فقہ درجہ بدرجہ بالا میرفت حتی کہ امام

الائم شمع امت امام اعظم ابو حنیفہ علم شدہ را بہ معراج خود رساند و مطابق قواعد تدوین نموده شکل کتابی

دیویدہ ابواب مختلف خلاصہ نمود و بعداً ائمہ ہم بمیں اصول را اختیار کردند امام محمد اجتہادات مسائل

و روایات امام اعظم را جمع نموده فروع را تنقیح کرده مرجوحات او را بیان کرد و فقہ را با اصول و فروع و

و جزئیات مدون نموده تعانیف عظیمی کرده بہ امت محمدیہ پیش کش نمود کہ امروز برای ہمہ مردم قابل

استفادہ است۔

و مذہبہ (لا امام ابی حنیفہ) اول المذاهب

تدوینا و اخرها انقراضاً كما قاله بعض اهل

جامعیت و افاقیت فقہ حنفی

الکشف، قد اختارہ اللہ تعالیٰ اماماً للدين و عبادہ و لم تنزل اتباعه فی

ذیادۃ فی کل عصر الی یوم القیامہ " میزان جرم " ۶۹

ترجمہ: مشہور شافعی عالم محقق امام شعرانی میفرماید در تمام مذہب از لحاظ تدوین فقہ اولین

بار مذہب ابو حنیفہ است و از لحاظ تکمیل ہم آخرین مذہب ہمین است طوری کہ بعضی صاحب کشف

فرمودہ کہ خداوند از برای دین خود امام ابو حنیفہ را بہ امامت منتخب نموده پیشوای بندہای خویش گردانید

کہ پیروان او بکذا تا قیامت اضافہ میگردند۔

ازین حقیقت یہی کس انکار کردہ نمی تواند کہ امروز در میان

پیروان مذہب اربعہ غالب و اکثر است درین جملہ

"تجویز" امیر شکیب ارسلان

مقتدیان امام احمد بن حنبل نسبتاً در اقلیت اند اگر بگویم که امروز در جهان مقلدین حنفی شافعی مالکی اکثر است دروغ نخواهد شد و باز نسبتاً در میان این سه مسلک طوریکه در امیر شکیب ارسلان مرحوم، در حاشیه حسن المسامی ذکر کرده و از ادعای حاشیه نقل شده است که اکثریت مسلمانانها جهان مقلدین ابوحنیفه هستند مثلاً ترک با بقانیا با، افغانی با و اکثر مردم هندوستان و اکثر مسلمانان چین و اکثر مسلمانان هاس عرب که در شام و عراق زیست دارند و باشندگان کردستان، شام، حجاز، یمن، حبشه اکثر شافعی مذہب اند۔ اکثر مسلمانان مغرب و افریقای میانه و بعض مردم مصر مقلدین امام مالک اند بخند و بعض مردم شام پیرو مذہب امام احمد بن حنبل اند۔

چندین سال قبل از امروز که مقلدین مذہب مشهور اندازه کرده بود آن را انسائیکلو

تجویز انسائیکلوپدیا آف اسلام

پدیا آف اسلام که بلسانی انگلیسی چاپ شده است در سال ۱۹۱۱ء بمطابق ۱۳۲۷ هجری این چنین نقشه داده است که در همان زمان هم مسلمانان نسبت به دیگر مذہب اکثر بودند۔

تعداد مقلدین

نام مسلک

۳۰/۰۰/۰۰۰

تعداد پیروان فرقه زیدیه تقریباً سی لک

۱/۲۷/۰۰/۰۰۰

اثنا عشریه تقریباً یک کروڑ و سی و هفت لک

و در تبعین اہلسنت والجماعت

۳۰/۰۰/۰۰۰

تعداد مقلدین امام احمد تقریباً سی لک

۴/۰۰/۰۰/۰۰۰

تعداد مقلدین امام مالک تقریباً چہار کروڑ

۱۶/۰۰/۰۰/۰۰۰

تعداد مقلدین امام شافعی تقریباً دہ کروڑ

۳۴/۰۰/۰۰/۰۰۰

تعداد مقلدین امام اعظم ابوحنیفہ تقریباً سی و چہار کروڑ

قابل تذکرہ یک کروڑ پانزودہ صد ہزار است و یک لک و بیون را گویند

بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ

(۱) فعلیکم بالسواد الاعظم (۲) من شد شد فی النار

۱۔ یعنی تابع جامعہ بزرگ باشید در این ماجہ کتاب الفتن، ۲۔ کسیکہ از جامعہ مسلمین خود را تنہا

کرد و بہ راہ دیگر رفت تنہا شد در دوزخ در ترمذی ابواب الفتن، نظر بہ این ارشادات نفس خود را

از وزخ محفوظ نگه داشتن ضروری است و ازین سخن این ہم معلوم نمی شود طوریکه بعضی مردم ساده
 میگویند در وقت ضرورت ہم از مسلک خود به دیگر مسلک عمل کرده نمی توانی زیرا که درین باره مسلک حنفی
 پابستین است - لوافتی بقول مالک^۲ فی موضع الضرورة ینبغی ان لا بأس به
 "فتح المعین شامی وغیره کتاب المقنن"

ترجمہ: در وقت ضرورت اگر یہ مذہب امام مالک^۲ فتویٰ داده شد کلام پاک نثارو -

درین جا بہ طور مثال امام مالک^۲ ذکر گردید لکن مراد ہر چہ مذہب است -

اے صاحب عقل صفا

ز شرقی باو غربی مسلمانہای مسلمان ہما
 در حقیقت ماران خاموشی بی خدا
 گویند ہمہ را مشرک بی عقلمان بی حیا
 ارشاد پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ہر چہ آمد از قلم صرفہ نکردند اعتنا
 مشعل راہ مردم بنسندگان خدا
 دین و دنیا است در خطر اے صاحب عقل صفا
 تا از دسیہ ہای دشمنان باشی جدا
 تا کند مسلمین را بیدار و آگاہ

مسلمان داری خبر ز پلان شوم دشمنان
 بن دارند جامہ زیبای اسلام
 یکی ز اللہ منکر دیگر از رسول^۲
 بعض گویند حقیقت آن حدیث
 اے کہ برائتہ کردند طعن ناگوار
 چو بوحیفہ^۲ و شافعی^۲ و مالک^۲ و حنبلی^۲
 پس بر خیزای مومن مسلمان
 تا یکی پنہ غفلت بگوش میسزنی
 (زعیم) از قلم پیش ندارد تحفہ

باب اول

مختصر بیان تعلیم و تربیت مجاہدہ و ریاضت

تشریح و روش عبادت جذبہ اتباع سنت و مختصر حالات زندگی امام ابوحنیفہؒ

امام اعظمؒ در سال ہشتاد و ہجری در کوفہ در خانہ
ثابت کوفی پیدا شد اصل نامش نعمان کینہ اش

ابوحنیفہ لقبش امام اعظم بوده نسلاً عجمی از اہل فارس است در بیست سالگی مصروف تحصیل گردید از
جہت فکر سالم علم ادب، علم انساب، علم کلام را حاصل کرده بخاطر فرا گرفتن علم فقہ در حلقہ درس
فقہی آن زمان حضرت امام حماد زانو زد کہ تقریباً امام صاحب چہار ہزار استاد دارد و بہر بہترین
و مشفق ترین اینہا امام حماد است۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ ہنگام کہ بہ تدریس مصروف شد ربہ نشر و اشاعت علم خود شروع کرد
طلاب علم نبوت در درس او مثل پروانہ ہا از دھام می گردند طبق ارشاد علامہ کردریؒ ہشت صد فقہا و محدثین
وصوفی ہا و مشائخ شاگردان او شمرده میشوند، حضرت امام اعظمؒ بخاطر تدوین فقہ و دستور اسلامی متشکل
از چہل نفر فقہی یک مجلس شوری ساختہ بود کہ بعد از چند مدتی بنام فقہ حنفی یک مجموعہ قانون و دستور
اسلامی را تیار کردند کہ بہ جامعیت این فقہ آن مجموعہ گواہی میدہد و درین مدت مسائل کہ تصویب
شدہ بود بہ دوازده لک و ہفتاد ۱۲۷۰۰۰۰ ہزار بالغ می گردید۔

تمام علماء متفق اند کہ امام صاحبؒ تابعی بود و اینکہ از صحابہ رضی اللہ عنہم نقل قول کردہ یانہ بہ اثبات
رسیدہ است کہ نقل قول کردہ است عظمت و بصیرت و سیاست و مقابلہ امام صاحبؒ با سلاطین

نظام و حق گوئی و اختیار نمودن اویست شرعی را و مدون نمودن فقه حنفی و اشاعت آن و نفاذ یک نظام اسلامی علی سبب حاج النبوت کارنامه بزرگ امام بزرگوار است که در تاریخ نظیر ندارد و بعد ازین کارنامه ها امام اعظم در سال ۱۵۰ هجری دنیا فانی را ترک و پشت سر گذاشته به دنیا و باقی رحلت کرده به تقارب ذوالجلال پیوست - انالله وانا الیه راجعون -

در دوران طفلی امام اعظم بنماظر کلام کار در بازار روان بود که یکبار سلاقتش با امام شعبی عالم مشهور کوفه شد و وقتی که امام شعبی امام اعظم را دید گفت شاید سرمه لب لعلم باشد امام صاحب را نزد خود خواست و پرسید کجا میروی اسم یک دکاندار را گرفت که نزد او کار دارم امام شعبی گفت غرضم این است که تو کلام جای درس می خوانی یا نه؟ امام صاحب ازین سخن متاثر شده گفت به امام شعبی برایش توصیه کرد که در مجلس علمای بروج و با علمای شریعت و بر خاست نمازیرا که من در چهره تو استعداد و فهم و قابلیت را مشاهده میکنم -

امام صاحب میفرماید که همین سخن امام شعبی برایم تاثیر کرد و زندگی بازار را ترک گفته در پی طلب علم شدم در عقود الجمان باب ششم ص ۱۶ و مناقب لوفی «
در ابتداء امام صاحب مصروف تحصیل علم کلام شد که از جهت جوش و جذب خود و طبق تقاضای دوران درین علم بانداز ماهر شد که در بحث و مناظره استادها با او تاب مقابله را نداشت در دفاع امام ابو حنیفه « روزی یک زن نزد امام صاحب آمد در باره طلاق یا حیض از او استفسار کرد امام صاحب لا علمی خود را ظاہر کرده او را به طرف در سگاه امام حماد متوجه ساخت و گفت هر پاسخ که شنیدی آمده پس بمن بگو وقتی که زن از نزد امام حماد بازگشت و جواب را به امام صاحب شنوند امام صاحب خیلی متاثر شده اراده راسخ کرد که باید علم فقه را یاد بگیرد و به همین نیت بدر سگاه امام حماد حاضر گردیده برای تعلیم فقه لزوم را بخود اختیار نمود که بالاخره بعد از امام حماد جانشین او تعیین گردید مناقب موفی ص ۵۵ «

امام صاحب رحمه الله علیه در یکجا به همین واقعه اشاره کرده می فرماید

خذ عتی امرأة و زهدتی امرأة اخوی و فقهنی اخوی: یعنی یکزن مرا فریب داد و دیگر زن

پرہیزگارم ساخت و دیگر زن فقہی ام ساخت لہ

تلمیذ رشید امام اعظمؒ ابی یوسفؒ می فرماید
یک روز از امام صاحبؒ کسی سوال کرد کہ علم فقہ

انتخاب علم فقہ از علوم مروجہ عصر

پہ قسم نصیب تو شدہ امام صاحبؒ پاسخ داد کہ توفیق و صندہ خداوند است کہ اورا سپاس گزارم اما دقتی
کہ من بہ طلب علم کمر بستم بہ تمام علوم نظر اندازی کردم و بہ نفع و نتیجہ او فکری کردم کہ بالآخرہ علم کلام برایم
مفید معلوم گردید باز فکر کردم کہ فایده کم دارد و انجامش ہم خوب معلوم نشد زیرا کہ اگر کمفردین بارہ
خوب ماہر ہم باشد باز ہم نمی تواند کہ نظریہ خود را در نزد عامہ مردم ظاہر و آشکار نماید پس درین
وقت انسان مورد اتہام گوناگون قرار می گیرد و بالآخرہ بہ بدعتی و گمراہ مشہور می گردد۔ باز بہ علم خود ادب
غور و فکر کردم و درک کردم کہ بالآخرہ نتیجہ اش این است کہ چند طفل را در اطراف خود جمع نمایم و بہ آنها
تدریس کنم باز بہ سوی شعر و شاعری متوجہ شدم دیدم کہ نتیجہ اش بجز مدح و ہجو و دروغ گوئی و تحزیب دین
دیگر چیز نیست باز بہ قرأت و تجوید نظر کردم کہ نتیجہ اش این بودہ کہ انسان بہ ہر اندازی ہم ماہر شود
مجبور است چند طفل را در اطراف خود جمع کردہ قرآن بخواند فقط باقی ماند ترجمہ و مطلب قرآن کہ
تحصیل او آسان نیست و ہمین قسم می ماند باز بہ سوی علم حدیث متوجہ شدم دیدم کہ بجمع نمودن
احادیث کثیرہ عمر دراز بکار است تا کہ مردم محتاج از علم من مکمل مستفید شوند و این سخن ظاہر است
کہ بخاطر ضرورت طلبا حدیث مردم خصوصاً نوجوان ہا زیاد می آیند مکن است کہ بہ من تہمت دروغ

امام اعظمؒ می فرماید من از درسگاہ امام حادؒ کمی در کنار نشسته بودم کہ ناگہان یک زن آمد از من پرسید اگر یک نفر بخوابد
ز خود را طبق سنت طلاق بدہد چه قسم کند چونکہ این مسئلہ برایم معلوم نبود کہ جواب میدادم سکوت را اختیار کردہ
اورا نزد امام حادؒ روان کردم و گفتم ہر پاسخ کہ شنیدی آمدہ برای من ہم بگو امام حادؒ گفت در طہر طلاق
بدھد کہ در آن طہر جماع نکرده باشد و وقتیکہ عدہ او گذشت نکاح او با دیگر مرد روا می گردد۔ امام
صاحبؒ می فرماید وقتی کہ این پاسخ را من شنیدم بطور ندامت بخود می گفتم کہ علم کلام بتوجہ فایده داد بوت ہای
نود را بہ پای کردہ راست نزد امام حادؒ تشریف بردم چونکہ من در سبق سعی و کوشش می کردم حضرت حادؒ مراد
صف اول رو بروی خود جای داد پس یکزن سبب غیبی علم من شد "مناقب موفق ص ۵۵"

دشکایت از حافظ امام کند کہ تا روز محشر این الزام باقی بماند باز بہ کتب فقہ متوجہ شدم کہ ورق بہ ورق مشاہدہ می کردم و بہ ہر انداز کہ نظر و فکر زیاد می کردم بہ ہمان انداز عظمت فقہ در من اثر می کرد و درین علم پیچ عیب و خرابی بن ظاہر نہ شد فکر کردم کہ در حین تحصیل علم فقہ و مجالس با علماء و مصاحبیت با بزرگان موقع استفادہ از اخلاق جیدہ آنها بر اہم میسر می گردد و بالآخرہ بہ این نتیجہ رسیدم کہ ادا فریضہ و اقامت زمین و اظہار عبودیت و حصول دنیا و آخرت بدون فقہ ممکن نیست و اگر کسی بذریعہ فقہ کما فی دنیا را بخواد بہ مرتبہ عالی رسیدہ میتواند اگر ارادہ عبادت کردن در خلوت خانہ داشته باشد کسی بالای او اعتراض کردہ نمی تواند کہ فلانی بدون علم شیخ شدہ بلکہ گویند کہ فلانی بہ فقہ عمل می نماید۔

امام صاحب دینک ساگی نزد حضرت حماد آمدہ ۱۸ سال

لذت علم و ہدایت غیبی

سلسل در خدمت و صحبت او جہت تحصیل علم ماندہ بالآخرہ

در سالہ ہجری دنیا اورا من حیث یک عالم با کمال و مجتہد شناخت امام اعظم میفرماید کہ من دہ سال در درسی حضرت حماد شرکت کردہ بودم کہ بیخ قضائی و در راہ تعلیم و اخذ منفعت ذرہ تقصیر نکردم روزی بخود گفتم کہ باید مدرسہ جدا بسازم و در مدرسہ خود مصروف درس و تدریس شوم ہمین بود کہ ادب و جہا از استادم لایماد کردم و این جرأت را کردہ نتوانستم بہ فضل الہی یکی از اقارب استادم در بصرہ وفات کرد کہ بجز از حضرت حماد دیگر وارث نہ داشت بناءً حضرت حماد راہ بصرہ را بہ پیش گرفته من را جانشین خود تعیین نمود کہ توجہ طلاب و مردمان حاجت مند بہ من شد و درین دوران مسابلی پشیرومی آمد کہ من از استادم در آن بارہ روایت نہ شنیدہ بودم بناءً از رأی خود اجتہاد کردہ جواب می دادم و آن جواب ہارا جدا نزد خود نگہداشته بودم کہ جملہ ۶۰ مسائل بود وقتی کہ استادم بعد از دو ماہ از بصرہ بازگشت آن مسائل را بہ ایشان پیش نمودم کہ از جملہ ۴۰ مسائل را صحیح و ۲۰ را غلط تلقی کرد بعداً با خود پیمان کردم کہ تا حضرت حماد زندہ است نزد او درس می خوانم و از او جدای اختیار نخواہم کرد۔ «عقود الجمان ص ۶۳ ادنابق موفق ص ۵»

امام حماد کہ شاگرد مخلص و خاکسار و عاجز

نگاہ بہ شفقت امام حماد رحمۃ اللہ علیہ

و شائق علم و متصف بہ اوصاف حمیدہ

را کہ امام اعظم است پیدا کرد اورا در مردمک چشم خود جای دادہ بہ مہربانی زیادہ تریبہ

نمود. اسماعیل که فرزند حضرت حماد است می فرماید روزی پدرم کجای رفت و بعد از مدتی چند روز غایب
نمودن از پدرم پرسیدم که آغا جان شما در بازگشت تان به دیدن کدام شخص شایق بودید و در وی می
گفتم که شاید مرا بگوید لکن حضرت حماد فرمود که دیدن ابو حنیفه را آرزو داشتیم اگر امکان می بود من
چشم خود را از او دور نمی کردم " تاریخ بغداد ص ۱۱۱ و اخبار ابی حنیفه و اصحابه ص ۱۲۰ "

شاعری می فرماید - چشم بد دور از چنان روی، که از او چشم دور نتوان کرد

به مرور زمان خوی و عادات، رسم و رواج تبدیل میشود مثلاً لیسیم با پوختن باد اداره های تعلیمی

این زمان و دوازده سال قبل از زمین تا آسمان فرق دارد چشم بد دور البته آن علایم و رموز اس
کم کم پیدا میشود و کدام ارتباط و تعلق که در سابق بود درین زمان چشم دید نمی شود و چیز و نا چیز محبتی که
امروز است فردا نخواهد بود تاریخ ماضیه بالخصوص واقعات مکتب حنفی به این حقیقت اشاره می کند
که ۱۲۰۰ سال قبل از امروز نظام تعلیم چگونه بود یعنی نظام تعلیم ۱۲۰۰ سال قبل را بکلی منعکس
نشان می دهد -

حماد بن سلمه روایت می کند هنگامیکه
مفتی اعظم استاذ کل و محبوب علمی و

انتخاب جانشین حضرت حماد رحمه الله علیه

شخصیت بزرگ حضرت حماد دنیا را به عزم عقبات ترک گفته از دنیا رحلت نمود در میان تلامیزه و احباب
او مسائل تعیین جانشین او زمزمه یافت که باید کدام شخص را در جای او انتخاب نمایم تا که این چشمه علم
و تدریس به مجرد وفات حضرت حماد پایان نیابد که شایقین علم هر بدو بالاخره به مرور زمان نام
امام حماد هم از لسان مردم فراموش نگردد درین باره اول پسر امام حماد را پیشنهاد کردند که باید
تقایم مقام پدر بزرگوارش گردد مگر به او علم نمود علم کلام غالب شده بود به این سبب در درس فقه
اهل علم فقه از او مطمئن نمیشد بناء در مسند حضرت حماد موسی بن کثیر به تدریس علم فقه انتخاب
کرده شد که مردم به همان عقیده سابق و تمنای اسبق زیاد می آمدند اما آن لذت سابق و مهارت
و کمال در کجا بود و این چنین درس طلاب را مطمئن نمی ساخت بعد از آن ابو بکر نیشلی را در جای حضرت
حماد پیشکش نمودند که او عذر پیش کرده قبول نکرد و ابو بکر را هم پیشنهاد کردند او هم انکار و در زید
باز هم ابو بکر نیشلی، ابو حصین و زید بن ابی ثابت و جماعه از علمای برای جانشین حضرت حماد نام

امام اعظم ابوحنیفہؒ را پیشکش نمودند امام اعظمؒ نسبت بہ دیگر علماء جوان و خردسال بود بہ امام صاحبؒ کہ این مسند نشینا شد بہیتی قبول کرد کہ این بانچہ پرورش دادہ امام حمادؒ سرسبز و شاداب بماند امام اعظمؒ بہ تدریس شروع کرد مدتی نگذشتہ بود کہ از ہر گوشہٴ جہان طالبان علم بہوت و لشکان علم و عاشقان درس گروہ گروہ و جماعہ جماعہ می آمدند کہ در سگاہ از طالب مملو بودہ خود را مستفید می کردند و قتیکہ امام صاحبؒ خزانہٴ علم و معرفت را کثود طلبا ازین لعل خود را مستفیض می کردند بہ این انداز نفع و برکت و تعلیم گاہ و دانشگاہ و لذت در دیگر جا نبود این ہم معرفت علمیت امام صاحبؒ اجتهاد مسائل و حل مسائل و اثر خود و خصلت و اثر سخاوت ایشان بود کہ حلقہٴ درسش روز بروز وسیعتر می شد و در مدت اندکی در تمام در سگاہ ہا نقل و تفوق خود را ثابت نمود۔

«عقود الجمان ص ۱۶۸ موثق ص ۶۲»

بعد از اینکه امام اعظمؒ در تمام علوم مہارت تام حاصل کرد ارادہ گوشہ نشینی را کرد شب در خواب

اشارات غیبی بہ خدمت و اشاعت دین

دید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید ای ابوحنیفہ تو را خداوند بخاطر احیاء سنت من پیدا کردہ احتیاط کن کہ ہرگز گوشہ نشینی را اختیار نکنی۔

«حدائق الحنیفہ ص ۶۴ و موثق ص ۶۲ امام صاحبؒ»

بعد از شنیدن این مژدہ گویا زندگی دیگری پیدا کرد بعداً بہ اجتهاد مسائل و اشاعت دین شروع کرد کہ فعلاً مسلک و مذہب او در ہر گوشہٴ جہان نشر و قابل عمل است۔

تاریخ ابن خلکان می نویسد امام اعظمؒ

عالم، عابد، زاہد، صاحب ورع و تقوی

ریاضت و مجاہدہ، ذوق عبادت و تلاوت

کثیر الخشوع دائم التضرع، خوش سیرت، خوبصورت، خیرخواہ و مددگار مسلمان ہا بود میانہ قد، گندم رنگ، خوش تقریر و شیرین زبان بود سادہ بن عمرو می فرماید امام اعظمؒ چہل سال بہ وضوء خفتن نماز

امام صاحبؒ در ۲۵ سالہ وفات کرد درین وقت بہ این حساب سنگ سالہ بود کہ این عمر معیار عقل و ہوشمندی است گویا در ۴۰ سالگی در مندرجین و تدریس مکمل نشست۔

صبح را خوانده بود و تمام شب قرآن می خواند و تمام قرآن را در یک روز تلاوت می کرد.

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۵ ص ۱۲۱ اخبار ابی حنیفه و اصحابه ص ۵۶»

امام صاحب بعد از نماز ظهر استراحت می کرد می گفت که نبی صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید در شب از قیام و بعد از ظهر از استراحت کار بگیر و در رمضان المبارک این عادت خود را تبدیل می کرد یعنی شب یک ختم و روز یک ختم قرآن کریم می کرد در طحاوی از مسمر بن کدام روایت است که من یک شب به مسجد رفتم دیدم که یک نفر در نماز قرآن تلاوت می کند این تلاوت خوشم آمد زیرا که بسیار دلچسپ و مؤثر بود و قتی که در سپاره هفتم رسید گفتم شاید که اکنون رکوع کند اما این شخص رکوع نکرد و قتی که ثلث قرآن را خواند بالاخره نصف کرد هنوز هم تلاوت می کرد حتی که همه قرآن کریم را در یک رکعت ختم نمود و قتی که هر دو بیان از نماز فارغ شدیم به وقت نظر کردم دیدم که امام اعظم است، در هر رمضان شصت ختم می کرد در تمام عمرش پنجاه و پنج حج کرده و در کدام بیت که وفات کرد در آن خانه هفت هزار مرتبه قرآن را ختم کرده بود.

«وفیات جلد ۵ ص ۱۲۱ و عقود الجمان ص ۲۳۱ و موفق ص ۲۰۷»

این مناقب را صرف مقلدین ابو حنیفه نوشته نکرده که بسالاف کرده باشد و مورد اعتراض قرار گیرد بلکه ابن خلکان، ابوالفداء، ابونعیم صاحب علیہ، خطیب بغدادی، حافظ جلال الدین سیوطی و حافظ ابن حجر مکی بیان کرده است که هگی شافعی مذہب اند و هر کدایش در دوران خود امام بودند یعنی که حافظ شعبی شافعی به تواتر نقل کرده و به تواتر رسانده است، اما بعضی نفرات به این توافق ندارند که در مقام و آفاق وفات شده اش امام صاحب ۷۰۰۰ مرتبه قرآن را ختم کرده باشد و اینهم به خاطر یک امام صاحب اکثر زندگی خود را در کوفه سپری کرده بود و حجابی مرکزی کارنامه های سیاسی و ملی و فقهی او در کوفه بود و جاسے و فاش و بغداد بود و چند روز در زندان بود و این گمان برده میشود که امام صاحب درین چند روز هفت هزار مرتبه قرآن را ختم کرده باشد ممکن است که راوی گفته باشد تا وقت مرگش ۷۰۰۰ مرتبه قرآن را ختم کرده یا اینکه زمان که از کوفه به بغداد می آوردند ۷۰۰۰ مرتبه قرآن را در خانه اش ختم کرده باشد اگر چه بعضی مردم این سخن ناممکن معلوم میشود و اگر حساب کرده شود در ۲ سال ۷۰۰۰ مرتبه ختم کرده میشود در حالیکه عمر امام صاحب حاوی ۷۰ سال بود و همچنین ۱۰ سال به وضوء خفتن نماز فجر را خوانده بود این افعال است که از ملاقات بشری خارج نیست که مسترفین اعتراض کنند که این مبالغه است بلکه هرگز مبالغه و افراط نیست.

معمول همیشه قیام اللیل و تدریس علم

از مسو بن کدوم خطیب بو محمد انار و ابو عبد
بن خسرو روایت می کنند که من بنماطر دیدن و

ملاقات امام صاحب به مسجد اور فتم دیدم که امام صاحب بعد از ادا نماز فجر مشغول تعلیم مردم شد
همین قسم تا ظهر مسلسل درس و تعلیم و او به باز براس ادا نماز این مجلس پر اگنده شد بعد از ادا ظهر
تا عصر و از عصر تا شام و از شام تا خفتن این مجلس تعلیم جاری بود که من به این حالت حیران مانده بودم۔
امام صاحب بعد از ادا نماز عشاء و خانه رفت من با خود گفتم امام صاحب به این قسم فعلی بر کتاب
دیدن و عبادات نقلی و خواب چه وقت بی کاری شود و وقت پیدا می کند مردم بعد از نماز عشاء
به خانه های خود رفتند من در همین تصور بودم یکبار دیدم که امام صاحب کالای پاکیزه را پوشیده
خود را معطر کرده داخل مسجد شد که تا صبح صادق مصروف نفل بود بعد از سپری کردن شب باز خانه رفت
چند لحظ بعد باز دوباره مسجد آمد که با سش را تبدیل کرده بود نماز صبح را با جماعت ادا کرده باز
همان سنت سابقه خویش به تدریس و تعلیم شروع کرد که تا خفتن دوام داشت من بخود گفتم دیروز
تا بیکاه مصروف بود شب تا صبح مصروف و بی خواب بود شاید امشب استراحت کند باز امشب هم همان

فعل شب اول را شروع کرد که من متوجه او بودم و شب سوم بهم همین قسم کرد من با خود فیصله کردم تا که من و امام صاحب زنده هستیم صحبت و مجلس او را ترک نخواهم کرد خلاصه اینکه تا وقت مرگ اراده مصاحبت با او را کردم و در مسجد با شنیده گی را اختیار کردم که درین مدت من امام صاحب را بدون روزه در روز و بدون قیام اللیل در شب ندیدم البته قبل از ظهر چند دقیقه استراحت می کرد و این عادتش بود ابن ابی معاذ میفرماید که مسحرین کدام خبیلی بنده مسود بود که در همین حالت در مسجد امام صاحب داعی اجل را بیک گفت و سر به سجده بود در یعنی در حالت سجده روح او قبض گردید.

غایبه الاوطار ج ۱ حدائق الحنیفه ص ۶۶ عقود الجمان ص ۲۱۵ ص ۳۱۵ و موفقی ص ۲۰۸

امام ابی یوسف میفرماید که این است همان ابو حنیفه که شب خواب نمی کند | من همراه امام اعظم در راه

روان بودیم که چند نفر ما را دید یکی آن انگشت خود را سوی امام صاحب گرفته اشاره کنایه در نظر ما گفت ابو حنیفه لایقام اللیل این است آن ابو حنیفه که شب خواب نمی کند امام صاحب که چون آن را شنید گفت سبحان الله در پاک است خدا، تو نمی شنوی که خداوند در لسان مردم در باره همین چه گویند سخن را جاری و بخش کرده این چه ناشائستگی است که زندگی عملی ما مطابق گمان مردم بنا شود بگوید و الله این مردم سخن را نمی گویند که حقیقتاً در من نباشد امام ابو یوسف صاحب میفرماید حقیقت همین است که امام تمام شب را به دعا و تضرع و عبادت و گریه و زاری و بیاد خدای گذرانند.

در عقود الجمان ص ۳۱۱ و معجم المصنفین ص ۱۲۸ و صمیری ص ۵۰

سوزنین واقعات عبادت در ریاضت | امام ابو حنیفه صاحب ستون شریعت بود | تہجد و شب بیداری امام صاحب

را به کثرت نقل کرده اند که به حد تو اتر رسیده است محمد بن یوسف صالحی و صاحب معجم می نویسد و من ثم یسی الوتد من کثرة قیامه از جهت قیام اللیل مردم امام صاحب را این می گفتند.

در عقود الجمان ص ۳۳۲ و معجم المصنفین ص ۱۶۸ و صمیری ص ۵۰

درین باره کتاب بابک لطیف را هم نقل کرده اند زمانیکه ابو حنیفه وفات کرد بچه کوچکی بسایه او گفت یا ایت.

این ملک الدعامة التي كنت اراها كل ليلة في سطح ابى حنيفة بالليل۔
ترجمہ: اسے پرجان ہر شب کہ در بالای خانہ ابوحنیفہ ستونی دیدہ می شد چہ شد کہ اکنون معلوم نمی شود
پدرش بہ زنی بہیستر شد گفت یا بنی لیث

بدعامة وانما كان ذلك وعامة الشرع ابوحنيفة؟

یعنی اسے پسرین درین جا ستون نبود بکہ او ستون شد بیعت ۔ ابوحنیفہ بود کہ اکنون او اقبیدہ

است در یعنی از دنیا رحلت کرده ۔

در عقود الجمان ص ۲۲ مناقب مرفق ص ۲۲۲

ابوالموید کہ این حالات کثرت عبادت امام ابوحنیفہ را دید ناگهان از وحشت برآمد کہ ۔

خار ابی حنیفہ للافادہ ولیل ابی حنیفہ للعبادہ

عقود الجمان ص ۲۲۲

ترجمہ: روز رازی کرد صرف خدمت غلق بر تضرع بود از شب تا فلق

امام اعظم رو کہ خارشتم امام رازی است باز ہم در تفسیر

کبیری نویسد امام صاحب بالای یک مجوسی پول داشت

تقوی ابوحنیفہ، اسلام مجوسی

روزی امام صاحب بہ خاطر گرفتن پول خویش ہوسے خانہ آن آتش پرست روان شد و قلیکہ در نزدیک

خانہ اورسید در پای امام صاحب کلام نجاست رسیده بود زمانیکہ پای زار خود را لکان داد نجاست

در دیوار مجوسی رسید امام گفت اگر نجاست را دور نکنم دیوار خراب می شود اگر نجاست را دور کنم خاک

دیواری ریزد بہ مالک خانہ نقصان وارد می شود بالآخر در دوازہ راہ تک تک کرد کہ یک کینز برآمد

گفت مولای خود را آواز کن کہ ابوحنیفہ آمدہ بمجر و خبر دادن کینز مجوسی از خانہ برآمد گمان کرد کہ شاید

از من پول قرض خود را مطالبہ کند بہانہ جوی را شروع کرد لکن امام صاحب قصہ نجاست دیوار را عرض

کرد و گفت بر ایم طریقہ نشان بردہ کہ دیوار پاک شود مجوسی کہ این حالات تقوی پاک پرہیزگاری ،

وترس از خدا و رفق در معاملہ اورا دید ایمان آوردہ نوراً مسلمان شد۔

ص ۶۷ حدائق الحنیفہ و تفسیر کبیر۔

اسماعیل بغدادی سے می فرماید کسی از یزید بن ہارون پرسید کہ

ترک سایہ قبول آفتاب

بہ انسان فتویٰ داؤن ہم وقت جائز میشود ؟ جواب داد تا

وقتیکہ مثل ابوحنیفہ احتیاط را اختیار کند سائن گفت رای تو ہمین است ؟ او جواب داد بلی من از این

بالا تر ہم می گویم زیرا کہ من از ابوحنیفہ "بالا تر فقہی و متقی و پرہیزگار ندیدم روزی امام صاحب روبروی

دروازہ یک شخص در گرمی آفتاب نشسته بود من گفتم کہ اگر در سایہ نشیند خوب خواهد شد و در دیگر

روایت می آید کہ من از امام صاحب بذریعہ قسم پرسیدم کہ درین گرمی آفتاب چہرانشستہ ای او پاسخ داد

کہ ہر مالای صاحب این خانہ قرض دارم و نشستن در سایہ را از جہت بدی پندارم کہ در سود و نفع ناروا

شامل نشود۔

عقود النجان ص ۲۲۲ و موفق و کردوری والا نتصار "

امام محمد در طفلی اش بسیار حسین صاحب جمال بود وقتیکہ نزد امام صاحب بخاطر

حفاظت نظر

تعلیم علم تشریف آورد کہ نظر اول غیر اختیاری بود دیگر دوبارہ امام صاحب بہ

طرف امام محمد نظر نکرده در حین درس در پشت ستون می نشاند تا کہ نظرم بہ او نخورد۔

"مذکرۃ الاولیاء بحوالہ حدائق الحنیفہ ص ۷۲"

از خارجہ بن مصعب روایت است زمانیکہ

ابوحنیفہ شخص عقیف و پاکیزہ کردار

من ارادہ حج را کردم کینز خود را بخاطر

خدمت جای امام ابوحنیفہ روان کردم و تقریباً چہار ماہ من در مکہ شریف ماندم بعد از ماہ

عودت نمودم نزد امام صاحب رفتم کہ کینز من در خدمت شما چگونہ بود خوب بود یا نہ امام صاحب

در پاسخ خارجہ بن مصعب گفت کدام شخص کہ قرآن را می خواند و مردم را بہ آن دعوت میدہد و بہ مردم فرق

حلال و حرام را بیان می کند بہ اولی الامر است کہ نسبت بہ دیگر مردم نفس خود را کنترل کند تم بہ خدا از وقتیکہ

تو بہ حج رفتہ ای سوی کینزت نظر نکردم " یعنی چہ جای کہ خود خصلت او را آزمائش کنم " خارجہ بن مصعب

می فرماید کہ بعد از شنیدن این سخن من از کینز خود از خود خصلت و حالات زندگانی خانہ امام صاحب

پرسیدم کینز در پاسخ ام گفت من قسم میکنم کہ مثل امام صانیک عمل متقی پرہیزگار صاحب خصائل حمیدہ

و پاکیزہ نفس دیگر شخص ندیدم و نہ شنیدم دیگر اینکه من سچکاہ ندیدم کہ امام صاحب شب یا روز غسل

جنابت کرده باشد، امام صاحب روز جمعہ بعد از اینکہ نماز صبح را خواندہ از مسجد می آمدہ چاشت چند رکعت نماز می خواند بعداً غسل می کرد کلاً تبدیلی نمود خود را معطر کردہ بنماز جمعہ تشریف می برد و صبح گاہ من اورا بدون روزه ندیدم و بسیار کم استراحت می کرد۔

«عقودالجمان ص ۲۴۲ و صمیری»

گویند روزی امام صاحب با کسی گفتگویی کرد آن شخص گفت اتق اللہ یعنی از خدای

خشیت و تقوی

بترس درین وقت رنگ امام صاحب زرد شد و بہ سر خم گفت خداوند ترا

خیر بد حد وقت کہ یک انسان بہ علم اش می نازد بہ او ضرورت است کہ شخصی دیگری بہ او خدا را یاد کند۔

«عقودالجمان ص ۲۳۷ موفق ص ۳۵۲»

از غورک سعدی الکوئی روایت است کہ

عمل بہ حدیث نبوی و در تحائف و ہدایا

گوید من یک مرتبہ بہ حضور امام صاحب

تحائف و ہدیہ ارسال کردم امام صاحب در مقابل ہدایای من دو چند ہدیہ روان کردہ بود و بالای من

گویا کہ احسان کردہ بود من کہ ہدایا را دیدم گفتم حضرت صاحب اگر من می ہمیدم کہ شما چنین می کنید ہرگز

این کار را نمی کردم امام صاحب جواب دلو کہ این سخن را نگویزیرا کہ فضیلت و اجر کثیر بہ آن شخص می رسد

کماول گام برداشتہ باشد آیا تو این حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم را نہ شنیدہ ای؟ کہ اگر کسی با شما

نیکی و احسان کرد آن نیکی را شما بہ نیکی و احسان بر سر برسانید اگر طاقت آن انداز احسان کردن را نہ داشتی بہ

لسان اداء شکر من را بجا آورده اورا تعریف کن طوری کہ سعدی میگوید من بہ شنیدن این کلام امام صاحب

را گفتم جناب این ارشاد نبیؐ بہ من از مال ملوک ام عزیز تر است۔

«عقودالجمان ص ۲۴۴ و مناقب موفق ص ۲۴۴»

دریک روایت آمدہ کہ این سخن بہ سوی امام صاحب منسوب است ربیع کہ این سخن را امام

صاحب گفته است۔

عمر بن بیثم می گوید کہ یکروز نماز عصر

من یک خط شیعہ را بہ امام ابوحنیفہ

تحمل و وقار عالمانہ و عمل بہ مقتضای حدیث

رساندم امام صاحب نماز عصر و شام و سخن را بہ جماعت ادا نمودہ بعد از نماز عشاء آمدیم خانہ امام صاحب

تاق را خردیم مراد رسته خوابانید خودش در زاویه اتاق به نعل ایستاد شد تمام شب را به نماز خواندن سپری کرده صبح مرا بیدار کرد آب وضو برام آورد بعد از وضو کردن مسجد رفیتم. بعد از اداء نماز صبح در جای نشسته بود که ناگهان یک مار از بالا در روی امام صاحب افتید امام صاحب پای خود را در بالای سرش مانده به ذکر خدا مشغول بود حتی که آفتاب بر آمد امام صاحب این دعا را خواند۔ الحمد لله الذی اطلعها من مطلعها اللهم ارزقنا خیرها وخیر ما طلعت فیها مؤقیمة ۲۳۵

ترجمہ حمد است ان خدا ہے کہ آفتاب را از جای طلوعش بر آورد ای بار خدا مارا از این آفتاب و از کدام چیز که طلوع می کند بھر مند کن۔ بعد از آن امام صاحب رُبه گشتن مار امر و تا این زمان به اطمینان کامل مشغول ذکر و اذکار بود بعد از اداء نماز اشراق به تناسب وقت یک حدیث را به سمع حاضرین رسانید۔ ومن صلی الفجر ولم یتکلم الا بذکر الله تعالی حتی تطلع الشمس کان کالمجاهد فی سبیل الله۔

ترجمہ: شخصی که گذارید نماز صبح را و تا طلوع آفتاب بجز از ذکر خدا دیگر تکلم نکرد او مثل یک غزاة کننده راه خدا است۔

ازین جا معلوم می گردد که امام صاحب به عمل نمودن حدیث به چه انداز پابند بود حتی که در حالت خطر هم رعایت حدیث را می کرد۔ از این واقعه وقار عالمانه و تحمل امام صاحب هویدا می گردد۔ در حدائق الحنیفه عقود الجمان ص ۴۲۴ آورده خیرات الحصان هم تقریباً هم چنین واقعه نقل شده است۔

امام صاحب در تمام عمرش ۵۵ حج کرده است در آخرین مرتبه در خواست

احیاء سنت رسول انہاء ریاضت و مجاہدہ

باز نمودن دروازه کعبه را نمود که خادمان دروازه را باز کردند و امام صاحب در بین دو ستون بیت الله به نماز ایستاده قرآن کریم را در نماز ختم کرد که بعد از نماز به گریان و ناله شروع کرد که بسیار وقت دستهای بالا این دعا را بدرگاہ رب ذالجلال می کرد۔ یارب عرفت حق المعرفة و ما عبدتك حق العبادۃ فہب لی نقصان الخدمۃ بکمال المعرفة

در مناقب موفق ص ۲۳۵ ابو حنیفہ از ابو زہرہ مصری ۱۱

ترجمہ: اسے پروردگار معرفت تو "یعنی کبریا کی وہیہ صفات تو را" طوریکہ بن لازم بود نمیدیم
و شناختم و طوریکہ حق بندگی بہ تو بود آن را ادا کرده نتوانستم، اسے پروردگار نقصان خدمت مرا بہ
وسیله معرفت کمالت غفوکن۔

در جواب این دعا از گوشه بیت اللہ صدای غیبی آمد۔

وعرفت فاحسنت المعرفة و خدمت فاخلعت الخدمة غفرنا لك

ولمن كان على مذهبك الى قيام الساعة "عقود الجمان ضاكا"

ترجمہ: اسے ابو حنیفہ قسم کہ ضرور بود تو معرفت ما را حاصل کردی طوریکہ لازم بود تو خدمت دین
ما را همان طور کردی بخشیدیم تو را و معتقدین تو را و تار و زقیا مت کسی کہ در مذہب تومی آید ہمگی را بخشیدیم۔

امام اعظمؒ دوستان خود را نصیحت می کرد کہ لباس خوب پوشید۔

نصیحت بہ عمل سنت رسولؐ صفا پاکیزہ باشید گوئید روزی یک نفر در مجلس امام صاحب

باباس کہنہ حاضر شد و تکیہ اومی بر آمد امام صاحب برای چند دقیقه معطل نمود بعد از این کہ مردم ہمگی
رفتند امام صاحب بہ آن شخص گفت عزیزم این جاے نماز را بالا کن و در زیر آن چیزیکہ است بگیر
کہ کہ یک ہزار دہم بود، امام صاحب گفت این در ہم را بگیر برو سردتن خود را نو کن آن شخص
در جواب امام صاحب فرمود۔ من مالدار ہستم بہ این پول ضرورت ندارم امام صاحب گفت آیا تو
این حدیث نبیؐ را نہ شنیدہ ای۔

ان الله يحب ان يبرى اثر نعمته على عبده

یعنی اللہ دوست دارد کہ در بندہ خود اثر نعمت خود را شاہدہ کند۔

برو خود را صفا و سترہ و پاک کن از نعت خدا کار بگیر دوستہای توبہ دیدن تو خوشحال شوند

و از حالت بد تو رنج نبرند۔

باب دوم ایمان و احتساب

در ماورای دریای دجله بیکفریه کوچک بود که
بالآخره جای اردو جو ر شده بعداً یک شهر بزرگ

لزیدن ابوحنیفه^۲ به شنیدن نام اللہ

بنام «در صافه» جو رشد وقتیکه امام صاحب^۳ از منصب قاضی القضااتی ابا وانکار و زید در شهر صافه
برای چند روز محدودی قضا را در آن شهر به عهده گرفت اولین و آخرین و آن فیصله که بعد از آن امام
صاحب استعفی کرد و عوای یک مسگر بود که بالای کسی از یک کوزہ مسی و در ہم و چهار پسیه باقی مانده
بود وقتیکه امام صاحب آن شخص مدعی علیه یعنی کسی که بالای او پول بود طلب کرد او انکار و زید
امام صاحب طبق قانون گفت که به تو قسم لازم است قل واللہ انذی لا اله الا ہو سلہ یعنی بگو قسم
بذات که نیست جز خدای مگر او مدعی علیه آمادہ حلف گردید و چونکہ به شنیدن نام اللہ در اندام امام
صاحب لرزه می آمد از بکس خود چند در ہم قیمت بہار کشیدہ برای مدعی «یعنی صاحب پول» داد و
گفت قرض این شخص را از من اخذ نما و مدعی علیه را از قسم خوردن باز داشت این ہم یک تجربہ عملی
امام صاحب بود۔

داود طائی کہ یکی از جمله اویبار اسلام شمرده میشود از شاگردان
امام صاحب است وقتیکہ در دوران تحصیل در فقہ و

ضرورت عمل مع حصول علم

قرآۃ و علم تفسیر مکمل مہارت حاصل نمود امام صاحب برایش گفت داود آرزوی تو مکمل شد داود^۴

۱۔ دنیات الاعیان لابن ملک کان جلدہ ۳۲ و تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۲۴۳

جواب داد دیگر چیز ہم مانده۔ امام صاحب فرمود بی به علم عمل کردن ضرورت است به مجرب شنیدن این سخن داد بر فاست یک اندازه زمین که از میراث برایش مانده بود آن را فروخت کہ کم صدر در هم شد از مردم کنارگی را اختیار کرد کہ بسیار کم بنظر میخورد روزی فضیل بن عیاض به ملاقات داد و طائی آمد داد و دوازده را باز نمود فضیل در بیرون داد در داخل گریان می کردند فضیل گفت کجا بروم با کہ نشینم در تلاش انسان ام داد گفت بی این آن سرمایہ کم شده است کہ جستجو میکنیم پیدا نمیشود۔

«دفاع الوضیفہ» ص ۱۶۰

بعض اوقات امام صاحب بطور شعر و غزل نہ بلکہ بطور نثر و عطا این اشعار را می خواند۔

ما عاش داراً فآخره

ومن المروءة للفتی

واعمل لدار الآخرة

فاشکروا اذا اوتیتها

اگر میرت شد این خانه قبر را یاد دار

ترجمہ : در زندگی دنیا خانه بہتر است بکار

«عقود الجمان ص ۱۸۰»

روزی از امام صاحب پرسیدہ شد در بارہ جنگ
ہای علیؑ و معاویہؓ و جنگ صفین کہ نظر شما

مشاجرات صحابہؓ و مسلک ابو حنیفہؒ

چیست امام صاحب پاسخ کہ طردن از آن چیزیکہ در قیامت پرسیدہ میشود از او ہراس دارم خدا از
واقعات مرآ پرسان نمی کند و تلاش چنین واقعات ضرور ہم نیست۔

روزی از امام صاحب استفسار کردہ شد کہ علقمہ رضی افضل

است یا اسود رضی امام صاحب جواب داد بین ضرور است

علقمہ رضی بہتر است یا اسود رضی؟

کہ بخاطر احترام آنہا بہ ایشان دعا بخشش طلب کنم و من چه حق دارم کہ یکی را بہ دیگر ترجیح بدیم۔

امام اعظمؒ در مسجد کوفہ نشسته

حضرت ابو بکر رضی پہلوان است یا حضرت علی رضی؟

طاق نزد امام صاحب حاضر شد و پرسید کہ در تمام مردم پہلوان کدام شخصی است امام صاحب پاسخ

داد کہ بنظر ما حضرت علی رضی و در نظر شما حضرت ابو بکر رضی است، شیطان طاق بسیار غصبی شدہ گفت

سخنت بالعکس بود در حقیقت در نزد ما پہلوان ترین مردم حضرت علی رضی است و در نزد شما ابو بکر رضی

است، امام صاحب فرموده چنین نیست ما علی را به اینوجبه پہلوان میگویم وقتیکه برایش معلوم شد که حق خلافت از ابوبکر است سکوت را اختیار کرده طبق فیصله با ابوبکر بیعت نموده در تمام عمرش از ابوبکر تا بعد از او شامی گوید که حق خلافت از علی بود و ابوبکر غصب کرده هنگامیکه اگر حق از علی می بود و او حق خود را گرفته نتوانست معلوم شد که حضرت ابوبکر پہلوان بوده زمانیکه شیطان طاق این خبر را و این پاسخ را شنید چپ و لاجواب شده به گریز شروع کرده رفت۔

«عقودالجمان ص ۲۷۷ و مناقب موفق ص ۱۳۶»

از و کعب روایت است که امام صاحب از قسم خوردن، ہمیش پرہیزی کرد
حفاظت زبان
 حتی که از قسم خوردن بکلی خود را محفوظ نگه داشته بود و عهد کرده بود که اگر در حین گفتگویی اراده قسم بخورد آنرا خطای شمرده یک درهم بطور کفاره اداری کند و این اراده را بخود لازم گردانید بود و بعد از چند مدتی بجای یکدرهم دو درهم کرده بود و این را عادت کرده بود وقتیکه ناگهان در حین گفتگو الفاظ قسم از لسان سر می زد و درهم را بطور صدقه تادیه مینمود۔ «عقودالجمان»

امروز غیبت در بین مردم عادت
اجتناب از غیبت و ادا کفاره و احتساب
 شده است که حتی نوسیده و خواننده

و واقفین راه خدا و رسول به این کار متبلا اند باز از عوام چه گله کرده شود بل ہم اضل امام صاحب از غیبت بسیار بد می برد و ازین گناه بی لذت خود را در امن می داشت و شکر خدا را بجای آورد که لسان مرا ازین سخنهای بی بوده محفوظ کرده روزی یکی از رفقای خاصش گفت جناب مردم پشت شما بسیار گپ های زنند اما شما درباره آنها چیزی نمی گوید امام صاحب در جواب آن شخص فرمود
 ذلک فضل الله یوتیه من یشاء یعنی این فضل خداوند است میدهد به
 کسیکه بخواهد به امام ثوری گفته شد که من بیچوقت امام صاحب را ندیدم که پشت کسی غیبت کرده باشد و نه شنیدم، امام سفیان ثوری در جواب گفت بلی امام ابو حنیفه بی عقل و نا فهم نیست که اعمال صالحه خود را بذریعہ غیبت برباد کند۔ لہ لہ

لہ سیرت النعمان ص ۲ لہ درین جایک سخن حکیم الامت اشرف علی تھانوی بیادم ریاضی در صفحہ آئینہ

مناجات امام ابوحنیفہؒ

یزید بن کیت می فرماید کہ ترس خدا بہ بالای امام صاحبؒ

ہمیش غالب بود در بارہ آخرت ہمیش فکر می نمود روزی علی

بن الحسین المؤمن در نماز خفتن سوزہ زلزال را قرات می کرد و امام صاحب در صف در پشت او ایستاد بود و قتیکہ نماز گذاریدہ شد ہمہ مردم رفتند علی می گوید من دیدم کہ امام صاحب نشسته است گویا کہ در فکر آخرت در مراقبہ باشد چند دقیقہ منتظر بودم اما او طوری بہ فکر رفتہ بود کہ فکر کردم بہ من نظر نخواہد کرد در چراغ ہم تیل کم بود نزدش گذاشتم و رفتم و قتیکہ صبح شد حسب علوتم بہ مسجد آمدم دیدم کہ امام صاحب بدرگاہ خدا ہمراہ ہر دو دست ریش خود را گرفتہ دعای کند کہ ای اللہ اگر کسی ذرہ نیکی ہم می کند تو بہ او اجر کامل میدہی و اگر کسی ذرہ گناہ ہم کند تو سزای آن را میدہی این بندہ عاجزت نعمان را از نار دوزخ در امان دار و از ہر گونہ گناہ در امن وار و در رحمت بی پایان خود پناہ دہ۔

علی بن حسین می فرماید و قتیکہ من بہ امام صاحب نزدیک شدم چراغ ہمان طوری سوخت و امام صاحب بہ زاری و تضرع دعای کرد ہنگامیکہ مرادید فرمود ابستہ تو بخاطر بردن چراغت ایستادہ من گفتم جناب شب ختم شدہ دمن آذان صبح را ہم گفتم امام صاحب فرماید کہ حالات مرا این دیدہ و بہ زاری تمام مرا گفتم اکتہ علی ما را بیت بہ لحاظ خدا تو مرا در کدام حال کہ دیدہ بہ دیگر کس نگو۔ بعداً امام صاحب قائم شد و رکعت نماز خواند در صف نشسته بود تا کہ مردم بہ نماز صبح قائم گردیدند و امام صاحب ہم ہمراہ مردم نماز جماعت را ادا نمود بہ فکر من امام ابوحنیفہؒ این نماز را بہ وضو عشاء خواندہ بود۔

«وفیات الاعیان جلد ۴ ص ۴۱۲ و عقود الجمان ص ۲۲۵ و مناقب موفق ص ۲۱۵»

(بقیہ حاشیہ صفحہ قبلی) آمد کہ حوالہ کتاب را فراموش کردم میفرماید غیبت شنونندہ ہم مثل غیبت کنندہ گنہگار است کسی پرسید کہ اگر پیر و استاد غیبت را شروع کند۔ فرمود شاگرد بر خیز و غیبت کہ خلاص شد باز بیاید صحبت استاد یا مرشد باران رحمت است اما و قتیکہ زالہ باری شروع شود مردم صف می گرہن خود پناہ گاہی را تلاش می کنند۔

از ابو جعفر یعنی روایت است کہ میفرماید من از زلوی های
در مسائل مشکل توبه و استغفار ثقه این روایت رسیده کہ با اوقات امام صاحب در بعض

مسائل بندی شد شاگرد های خود راجع کرده می گفت مشکل شدن این مسله از جهت گناه من است و به
 استغفار گفتن شروع می کرده حتی کہ عادت داشت از مجلس بلندی شد و ضروری کرد و در رکعت نماز توبه
 می خواند و به استغفار گفتن شروع می کرد و به برکت این عمل آن مشکل آسان می گردید و حل مسله را خداوند
 در ذہنش می آورد و به سرور می گفت کہ من به خدا رو آوردم از گناہم توبه کردم و خدا من فضل کرد و به
 نظر ترحم سویم دید مسله حل گردید، وقتیکہ این مسله به فضیل بن عیاض رسید او ناگهان عطسه زد و برای
 امام صاحب به دعا خواستن شروع کرد۔

در عقود الجمان ص ۲۲۸ و ۲۲۹،

امام صاحب روزی حسب عادت ہر روزہ بد کانتش رفت و وقتیکہ نوکرش
ما کجا جنت کجا تکہ باو کالا را در پیشروی دکان گذاشت بطور تقاؤل گفت خدایا بما جنت

بده به شیندن این سخن دل امام صاحب نرم شد بہ انداز گریبان کرد کہ ریش مبارک تر شد بہ مزدور امر
 کرد کہ دکان را بستہ کند و بہ سرش رومالی انداختہ کدام طرف رفت فردا کہ پس بہ دکان تشریف آورد
 طرف مزدورش گفت بر ادرم ما کجا قابل این، سیتیم کہ جنت را آرزو کنیم این ہم بسیار نعمت است کہ بہ قہر
 و عذاب خداوند گرفتار نہ شویم۔ در عقود الجمان ص ۲۲۶،

حضرت عمرؓ ہم اکثر اوقات می فرمود روز قیامت کہ حساب و کتاب من کرده شود نہ از من
 چیزی گرفته شود نہ من چیزی انعام داده شود من بہ ہمین راضی ہستم۔

روزی امام صاحب از کدام کوچہ می گذشت دید کہ یک طفل
سقوط العالم سقوط العالم با خاک و گل بازی میکند امام صاحب او را از بازی کردن

در گل منع کرد و گفت پسرم می افنی کدام استخوانت می شکند۔ این طفل در جواب امام صاحب فرمود۔
 جناب من اندیشہ افتیدن خود را ندارم زیرا کہ بہ افتیدن من بچسم من ضرری رسد و نقصان بہ فسرد
 است مگر بمن نسبت بخود اندیشہ افتیدن شما است زیرا کہ بہ لغزش تو لغزش جہان است۔
 فان فی سقوط العالم سقوط العالم یعنی بہ لغزش یک عالم تمام جہان می لغزد۔ یعنی بی راه میشود۔ خدا سے

ناخواستہ بہ لغزش تو بہ دین و بہ اہل اسلام ضرر میرسد۔ در مختار جلد ۱ ص ۵۰
 بہ امام صاحب این سخن با کمالِ طفل بسیار تاثر کرد کہ در دل گرفتہ بار بار بہ شاگردانش
 تاکید می‌درزید کہ در تحقیق مسائل بہ انداز زیاد بکوشید زیرا کہ خطائی عالمِ خطای عالم است۔

روزی کسی از امام صاحب پرسید کہ بہ تعلیم فقہ چہ چیز بسیار

اطمان قلب با فادہ و استفادہ ضروری است؟ امام صاحب فرمود اطمان دآن شخص

پرسید کہ اطمان قلب بہ چہ چیز می‌آید؟ امام صاحب گفت بہ قطع تعلقات آن نفر و رسیدن تعلق چگونہ کم می‌شود
 امام صاحب فرمود کہ انسان اشیاء ضروری را گیرد و غیر ضروری را ترک نماید روزی یک نفر از امام صاحب
 پرسید کہ علم فقہ را چطور دریافت کردی و چگونہ مستفیض شدی؟ امام صاحب فرمود۔

ما بغلت بالافادہ ولا استنکفت عن الاستفادہ یعنی در تعلیم بہ دیگران بخل نکردم و از

دیگران خواندن را اعراض و انکار نکردم۔ در عقود الجمان ص ۲۲۹

از مسزین کلام روایت است کہ یکروز ہمراہ امام صاحب در راه می‌رفتیم ناگهان

عبرت پذیری پای امام صاحب بہ پای یک جوان خورد و آن جوان بیخ زد و گفت یا شیخ اما تخلف

القصاص یوم الیقامہ اسے نفرا یا توازا انتقام گرفتن روز قیامت خوف نداری امام صاحب کہ این

سخن را شنید بی ہوش افتید معمری فرماید کہ من امام صاحب را یکبار گفتم چند ساعت بعد بہ ہوش آمد

برایش گفتم اَخافُ انہ لَکنَّ درین چہ عجب است کہ آواز غیبی باشد۔

در عقود الجمان ص ۲۲۹

داود طائی می فرماید کہ من ۲۰ سال

امام صاحب در خلوت و بیرون یکسان بود در خدمت امام صاحب ہمراہ او بودم

درین مدت من یکبار امام صاحب را سر بر ہنہ و پا دراز نہ در خلوت دیدم ونہ در بیرون یک مرتبہ

بہ امام صاحب گفتم امام صاحب اگر در خلوت باشی و پایت را دراز کنی باکی ندارد، امام صاحب

فرمود در خلوت مراعات کردن آداب نسبت بہ بیرون افضل است۔ در حقائق الحنفیہ ص ۷۷

امام صاحب می فرمود ۹۹ دفعہ دیدار خدا در خواب

صد مرتبہ دیدار خدا و دعا رنجات نصیبم شدہ و در دلم سودا بود کہ اگر این بار خدا

را در خواب دیدم پرسان میکنم که در روز قیامت از عذاب تو خلاصی بر چه قسم میشود باز فضل خدا شد
در خواب دیدم پرسیدم خداوند بواب داد کیسه سحر و سیگانه این وظیفه را بکنند در روز قیامت از عذاب
من در امن است -

وظیفه

سبحان الله الواحد الاحد	سبحان الله الا بد الا بد
سبحان الله رافع السماء بغير عمد	سبحان الله الفد الصمد
سبحان من قسم الرزق ولم ينس احد	سبحان من بسط الارض على ما جمد
سبحان من لم يتخذ زوجة ولا ولد	سبحان من خلق الارض فاحصام عدد
ولم يكن له كفوا احد	سبحان الذي لم يلد ولم يولد

«عقود الجمان ص ۲۶۵»

گویند بکنند اراده جمع زقن را کرد اول نزد امام صاحب
آمد و پرسید اول مرتبه به دیدن بیت اللہ کدام دعا

دعا مستجاب الدعوت شدن

را خواندن لازم است زیرا که علماء فرموده به اولین بار دیدن بیت اللہ هر دعا که بکنید منظور و قبول
می گردد امام صاحب در پاسخ آن نفر فرمود -

يا نيدعوا الله عند مشاهد البيت باستجابة دعائه فان استجيب
هذه الدعوة صار مستجاب الدعوة -

ترجمه: به رو برو شدن و دیدن بیت اللہ دعا مستجاب الدعوت شدن بخواه اگر این دعا را تو
قبول شود دیگر هیچگاه دعا تو بدون قبول شدن نمی ماند -
«عقود الجمان ص ۲۶۵»

از زیاد بن حسین روایت است روزی یکرو مال را به امام صاحب
بطور تحفه روان کردم که ۳ درهم قیمت داشت امام صاحب تحفه

اهتمام شکر و امتنان

مرا پذیرفت که سبب خوشحالی من گردید لکن در مقابل او بن یک انداز کالای خذ روان کرد که
۵۰ درهم قیمت او بود - «عقود الجمان ص ۲۳۶ و مناقب موفق ص ۲۳۷»

ترجمہ اشعار امام صاحب بدر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

طلب گار خوشنودیت ام امیدوار رضا
 قلم مملو از محبت است بتو بی ریا
 در نہ در جهان کس نمیبود پیدا
 بر محالمت عفو کردش خدا
 اللہ کرد نار را برد و سلا ما
 شد دعایش قبول آمد بہ اوشفاء
 مداح حسن تو شد میسا
 کہ در قیامت بتو کند پس التبا
 یوسف ہم با جمال از تجلی حسن شما
 چو قرآن ارشاد کند سخن الذی اسری
 تاکہ شود پیدا از تو بلند و بالا
 لسان و ہم قلم نتوان کرد مکمل بتو ثنا
 در وجودم نیست هیچ از محبت ما سوا
 مرا از بخشش و عطای خود سرت نما
 بجز تو ندارم در انام را ہنما
 باشد بتو درود تا قیامت من جانب اللہ

یا سید سردار ما آدم ترابی نوا
 ای اشرف المخلوقات بیاد آدم قسم
 لولاک لما خلقت الافلاک بودہ
 کردہ بتو تو سل پد ما آدم
 برد عار ابراہیم ہم تو وسیلہ بودی
 در بلای درد کرد ایوب ترا وسیلہ
 بہ دنیا آورد عیسیٰ نوید قدم ترا
 طبق اسبق بر موسیٰ ہم تو وسیلہ
 ہود و یونس گر شائستہ برکت بود
 اے ملقب طاہا از انبیاء بلند شدی
 ہست تم اے یاسین لقب نیست دیگر
 از بیان اوصاف جمیل تو عابز اند شاعران
 در قلب من محبت تو جاے گرفتہ اے نبیؐ
 اے کہ بر ہم موجودات بزرگ و برتری
 طالب کرم ام من ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 صلی علیک اللہ اے نشان ہدایت

خوانندہ عزیز این بود آن شعری کہ امام ابو حنیفہؒ بدر رسالت نذرانہ عقیدت
 کردہ بود بہ فارسی ترجمہ نمودم اگر کسی خواہد اصل شعر عربی کہ امام صاحب گفتہ است وارد بہ جلد اول
 باب دوم ص ۸۷ و واقعات حیرت انگیز مراجعہ نماید کہ مسمی بہ در امام اعظم کے حیرت انگیز
 واقعات " است یعنی بہ اصل کتاب رجوع کنید۔ زعیم۔

باب سوم زید و قناعت، کسب حلال، حرم و احتیاط سخاوت و ایثار و استحضار قیامت

خلیفہ دوم عباسیان ابو جعفر منصور یک مرتبہ یک مقدار پول نقد بطور ہدیہ بہ امام صاحب فرستاد اما امام صاحب آن تحفہ را قبول نکرد حتی بعض نفر ہا گفت از منصور بگیری صدقہ کن امام صاحب در جواب آنہا گفت۔

او عندہم شیء حلال آیا در نزد آنہا چیز حلال است ؟

او عندہم شیء حلال آیا در نزد آنہا چیز حلال است ؟

یک روز یک بزاز بزہای غضب شدہ در رمہ کوفہ کجا شد و شناخت
نمیشد کہ از کہ است بناءً از رمہ جدا کردہ بہ مالکش حوالہ کردن
اجتناب از خوردن مشتہ
شکل بود و خوف این ہم بود کہ این بز در دست قصاب بخورد تا کہ گوشت او در بازار فروختہ شود
و گوشت این بز غضب شدہ را مردم بخورد مردم در فکر حفاظت خود ازین حرام بودند کہ گپ

لہ این واقعہ وقتی رخ داد کہ امام صاحب منصب قناعت را قبول کردند سخن بادشاہ را پذیرفتند
و امام صاحب را برہنہ کردہ سی درہ زدہ بود و قتیکہ ہمہ مردم بہ خلاف بادشاہ برخاستند بہ عوض ہر درہ بہ امام
صاحب یک یک ہزار درہم ہدیہ و پیشکش نمود لکن امام صاحب این پول را نہ پذیرفت
” مناقب موفق ص ۱۹۲ “

امام صاحب رسید چرا که این واقعه نشر شده بود امام صاحب از مردم پرسید که یک بز چقدر وقت زنده می ماند؟ مردم گفتند تا هفت سال بعد ازین امام صاحب تا هفت سال گوشت بازار کوفه را نخورد

حکمران ظالم دوران بنی امیه حجاج بن یوسف و حکمران سرکش عباسیان ابو مسلم خراسانی و قتیبه که به ظلم و ستم و بی رحمی دست زدند از صاحب اراده های اعلی و نفربهای زنده جان در خوف و براس شدند مگر امام صاحب از حکومت مستغنی و بی نیاز بود و در آن زمانه به کثرت این دو شعر را می خواندند۔

عطاء ذی العرش خیر من عطاءکم

و یسبه واسع یرجی و ینتظر

وانتم یکدر ماتعون منکم

والله یعطی بلامنّ ولا کدر

ترجمه عطا صاحب عرش بهتر از عطا شما

باران کرش افضل است بر مخلوق و هم بما

داد و عطا شما هست عیث با منت و احسان تان

و رد داد او تقصیر نیست نه احسان و نه ریاضت

کدام بنده که مقرب الی الله باشد به همان اندازه حاسدان او زیاد می باشد

و قتیبه درخت ثمر دار باشد با سنگ و کلوخ آن رازده میشود۔ لایر می

جواب حاسدین

شجر الا ذو ثمر۔

و قتیبه به امام صاحب رحمة الله علیه از جانب حاسدین کدام غم و درد میرسد این شعر

حارا ز مزه می کرد۔

له ریاض اخبار النخبة من ریح الابرار بحواله حدائق الحنیفة ص ۲ و عقود الجمان ص ۲۲۔

له مناقب موفق ص ۲۲۔

ان يحسدوني فاني غير لائمهم
 قبلی من الناس اهل الفضل قد حسدوا
 قدمی ولهم ما لی وما لهم
 ومات اكثرنا غیظاً بما یحبذوا
 حاسدان گر حسد کنند پروا ندارم که نیستیم ملامت
 گذشته از مرا کجا این مردم مانند سلامت
 اینها راه خود روند و من راه خود -
 این چنین مخلوق رفته اند بقبر بسابی عزت
 در دفاع البوصیفه ص ۲۲ عقود الجمان ص ۹۸ تاریخ بغداد

ترجمه:

هنگامیکه بعض مردم به خاطر کینه و حسد پشت امام صاحب گپ
 می زدند امام بچینی درین موقع این اشعار را می سرود...

حق گوی بچینی بن معین

حسد والفتی اذا لمینا لوفضله
 فالقوم اعداء له وخصوم
 كضرائر الحناء قلن لزوجها
 حسداً وبعیاً انھا لذ صیوم

ترجمه: هنگام که بر کمال این جوان نرسی
 از بغض و حسد کینه وری چه سود
 این عادت اقبال باشد همیشه
 کند و منف اقبال نزد شوهر بدتر شود

از علی بن جعفر روایت است که یک نفر هزار جوره بورت به

تحفه یک هزار بورت و تقسیم آن

امام صاحب بطور بدیه روان کرد امام صاحب آن بورت

بار به طور بدیه قبول کرده به علماء و شاگردانش تقسیم کرد یک روز یا دو روز بعد که به پسرش بورت بکار شد به
 خاطر خریدن به بازار تشریف برد که در راه شاگرد بزرگوارش یوسف بن خالد سستی بصری دید گفت جناب
 دیروز یک هزار جوره بورت آوردند و دیگر چه ضرور است امام صاحب جواب داد برادرم از یک هزار
 بورت دیروزه نه کدام دانه بن مانده و نه به خانه ام و نه برای ما روان کرده شده بود و تمام آن بن

صاحب ہمان جاہ علماء را شاگردا و حاجت مندھا تقسیم کرده شد۔

در عقود الجمان ص ۲۳۶ موفق ص ۲۳۷

از عبداللہ بن بکر سہمی روایت است کہ
در راه مکہ بن من و ہمسفرم جمال بنماطر

اظہار افسوس بہ فقدان مروت و ہمدردی

چند روپیہ تنازع واقع شد وقتیکہ اختلاف زیاد شد نزد امام صاحب رفتیم امام صاحب از واقعہ پرسید ہر کدام ما دلایل و دعوائی خود را بیان کردیم لکن در کمی و بیشی روپیہ اختلاف ما زیاد شد کہ حتی بہ سرحد جنگ کشید امام صاحب در حیرت رفتہ گفت برادران چند روپیہ است کہ شما سر یک دیگر می شکناید۔ ہم سفرم جمال گفت کہ جہل در ہم است، امام صاحب گفت عجب است کہ اخوت و برادری و آدم گری از بین مردم مرفوع گردیدہ ختم شدہ است بن بہ این سخن امام صاحب بسیار متاثر شدیم و امام صاحب ۴۰ در ہم کشیدہ بہ جمال داد و بہ سبب این سخاوت امام صاحب تنازع پایان یافت۔ در عقود الجمان ص ۲۳۷ و موفق ص ۲۳۸

یک روز عالم مشہور امام ابراہیم بن عینیہ از جہت

قرضداری بہ زندان انداختہ شد و این سخن بہ امام

تمام قرض ابراہیم را تنہا ادا میکنم

صاحب رسید بسیار زنجید و از اقارب او پرسید کہ بالای ابراہیم چہ مقدار قرض است پاسخ دادہ شد کہ چہار ہزار در ہم مردم بالای او قرض دارند و باز معلومات گرفت کہ بہ خاطر ادا و قرض از دیگر کس ہم پول قرض گرفتہ یا نہ قرض گرفتہ بود، امام صاحب فرمود تمام پول قرض ابراہیم را تنہا خودم ادا میکنم و چنین ہم کرد در عقود الجمان ص ۲۳۷ موفق ص ۲۳۸

ذکر در مجلس البرکۃ " امام اعظم در اکثر

تواتر ذکراست بناؤ من درین جا آن

این ہیجان زاویہ دروازہ برای شماست

واقعہ را کہ مؤرخین ذکر کردند یاد آور می شوم جای نشست امام صاحب مشہور بہ مجلس البرکۃ بود و اینکہ چرا مشہور بہ این نام گردیدہ است بہ این سبب بود کہ گویند در کوفہ یک شخص مالدار و قدرت مند بود وقتی آمد کہ آن شخص خوراکہ بیگاہ و صبح را نداشت و شب و روز او وفا می ش بہ تشنگی و گرسنگی می گذشت چونکہ مرد حیوانک بود کس ظاہر نمی کرد متأسفانہ یک روز دختر ~~بزرگ~~ بازار خر بوزہ تازہ

را دید گریه کنان بجا آمد از مادرش پول خواست تا که خر بوزه بخرد چونکه عاجزی مشکل است و مادر آرمان دخترش را پوره کرده نتوانست دخترک حال بدرابراه انداخت و پدرش در تماشای دختر خود بود۔
چشمش از آب دیده مملو گردیده بخت امداد خواستن از امام صاحب را کرد و به مقام "مجلس البرکت" تشریف برده چند دقیقه نشست چونکه تا اکنون به طلبیدن دست پیش نکرده بود جرات طلبیدن را نکرده عار و حیا و شرم به او غالب گردیده از مجلس آهسته و چپ برخواست و به خانه خویش تشریف برد گویند که امام صاحب از چهره او درک کرد که بخاطر کدام حاجت عارض شده آمده اما از جهت شرافتش سکوت را اختیار کرد و قتیکه آن شخص دوباره به خانه خود عودت می نمود، امام صاحب هم از تعجب او آهسته آهسته رفت و قتیکه آن شخص در دروازه اش داخل شد امام صاحب خانه اش را دید و قتیکه نصف شب شد امام صاحب یک میان پنجد در بهی را گرفته بجا آن نفر تشریف برد و دروازه او را دتک زد، آن شخص بیرون آمد امام صاحب فوراً آن میان را در زاویه دروازه گذاشته و سوسه آن نفر گفت این میان که افتیده است بخاطر شماست و زود بازگشت نمود آن شخص میان را با خود برد و قتیکه در خانه آن را باز کرد دید که در کپسوله این الفاظ نوشته است۔

هذا المقداد قد جاء به ابو حنیفه اليك من وجهه حلال فليفرغ بالا

ترجمه: ابو حنیفه این پول را بخاطر تو گرفته آورده بود این مال حلال است باید به این مال تو مراد خود را پوره سازی۔

«الموقف ص ۱۱۱» ل ۱

ل ۱ بعضی ها گفته اند که خیرات خفیه داده شود افضل است پس امام صاحب کاغذ را چنان نوشت درین جا بسیار توجیحات است اما جواب اطمینان بخش این است که در هر قسم مال شک و شبهه پیدا شد این هم ممکن بود که آن نفر پول را مصرف نمی کرد یا بعد از مصرف در دل اش و سوسه می آمد که این پول را که آورده بود و براسه چه آورده بود، براسه آزمایش باشد یا بخاطر گرفتاری من باشد اتفاقاً به این حبه به او اطمینان هم حاصل شد و ظاهراً هم شد که اگر ضرورت پیش شد دوباره آمده میتوانی۔

وقتی که خلیفہ عباسی ابو جعفر منصور با بربرہ امام صاحب ہدایا
قناعت، توکل و استغناء ارسال می کرد و امام صاحب دوبارہ روان می نمود، بعضی اوقات

منصور امام صاحب را دعوت می داد و کہ بہ دربار او تشریف فرما گرد اما امام صاحب در جواب
 منصور بہمان اشاری را کہ بدر بار عیسیٰ بن موسیٰ سرودہ بود، در پاسخ منصور ہم می سرود۔

كسرة خبز و كعب ماء و خرد و ثوب مع السلامه

خير من العيش في تعيم يكون بعد ها الملامه

«رعقود الجمان ص ۲۶ و مرقی ص ۲۵»

ترجمہ شعر اور فارسی نیاں گیلانی چنین کردہ۔

کوزہ آب پارہ نانی جامہ چند باتن و عبانی

ہست بہتر ہزار بارز عیش کہ آورد عاقبت پیشانی

روزی یک جوان نزد امام صاحب حاضر

گر دیدہ عرض نمود جناب برائیم دو چیزہ
در بیست دینار دو چورہ کالا و یک دینار نقد

کالای خوب ضرورت است چہ بہتر خواهد شد کہ شما ہمراہ من احسان کنید و ہمراہیم امداد کنید زیرا کہ
 وقت عسروسی من است میخواہم کالای بہتر داشتہ باشم تا کہ نزد خسرهای خود با عزت باشم
 امام صاحب فرمودہ پانزدہ روز صبر کن آن جوان بعد از معیار مقررہ باز آمد امام صاحب دو چیزہ کالای
 قیمت بہار بہ او تحفہ بخشش داد کہ در آن زمانہ قیمت آن کالا ۲۰ دینار بود و ہمراہ کالا یک دینار
 نقد ہم داد و قتی کہ جوان از آرزوی خود بلند تر تحالیف را دید حیران شد امام صاحب حال او را کہ مشاہدہ
 کرد گفت قابل حیرت نیست؟ من بنام تو یک اندازہ اشیاء تجارتی بہ بغداد فرستادم و از فائدہ او این
 کالا را برایت دادم و این یک دینار باقی ماندہ بود کہ برایت تسلیم کردم و راس المال من ہنوز بجا است
 و امام صاحب گفت، برادر من این کالا را برید و نہ فروختہ ہمراہ این یک دینار صدقہ میکنم ہممان
 بود کہ جوان کالا را ہمراہ دینار با خود برد۔

محمد بن عبدالرحمن

ابن ابی یسلی

یک مثال اطاعت حکم و امانت و شش خطائی قاضی ابن ابی یسلی

در کوفه سی سال از طرف حکومت قاضی بود بعضی اوقات امام صاحب بطور اظہار حق و اصلاح امور در فیصلہ ہای او حاضر می گردید و در آن زمان عدالت و فیصلہ قاضی در مسجد کرده میشد و روزی ابن ابی یسلی کہ از کار عدالت فارغ شد در راه روان بود دید کہ یکزن ہمراہ یک مرد جنگ دار و قاضی صاحب دشنام ناشائستہ کہ زن در حق مرد استہلال کرده بود شنید کہ می گفت یا ابن زانین، یا فرزند زانی و زانیہ قاضی صاحب حکم کرد کہ باید این زن را در عدالت حاضر کردہ شود و خودش ہم دوبارہ بہ مسجد تشریف بردہ حکم کرد کہ این زن را ایستاد کردہ ہشتاد و درہ بہ یک تہمت و ہشتاد و درہ بہ تہمت دیگر کہ ۱۶۰ درہ میشود زدہ شود زیرا کہ در حق دو نفر قذف کردہ و دو حد قذف بہ بالای او جاری می گردد و قینکہ امام صاحب از این واقعہ خبر شد فرمود کہ از قاضی صاحب درین فیصلہ شش خطائی سرزدہ اول اینکہ در داخل مسجد حد را جاری کردہ و در مسجد حد جاری کردن و تعزیر دادن منع است دوم اینکہ بعد از اتمام کار رسمی عدالت این واقعہ واقع شدہ بود سوم اینکہ زن را ایستاد کردہ تعزیر دادہ در حالیکہ حکم تعزیر زن در قعود است نہ در قائم نہ یعنی باید زن را نشانندہ باز تعزیر دادہ شود چہارم اینکہ قاضی صاحب دو دفعہ حد زدہ در حالیکہ بہ یک لفظ باید یک دفعہ حد جاری کردہ شود۔

پنجم خطائی قاضی صاحب اینکہ جناب قاضی دو حد را یکجا جاری کردہ اگر بالای یک نفر دو حد ہم لازم گردد تا ختم اثرات حد اول حد ثانی جاری کردہ نمیشود۔

ششم غلطی اینکہ مقذوف باید بالای قاذف دعوی کرد، درین جانہ دعوی از جانب مقذوف است نہ از قاذف بہ قاضی صاحب اختیار فیصلہ از کجا شد؛ و قینکہ قاضی صاحب این اعتراضات امام صاحب را شنید بہ والی شکایت کرد و والی امام صاحب را از فتوی دادن منع کرد و چونکہ فتوی دادن فرض کفائی است و در کوفہ دیگر علماء ہم زیاد بود بناءً امام صاحب حکم والی را تعمیل کرد حتی کہ یکروز در خانہ نشسته بود کہ دخترش پرسید امروز روزہ دار بودم از دندانم خون آمد ہمراہی نف از حلقومم گذشت آیا روزہ ام باقی است یا نہ چہ حکم دارد؟ امام صاحب گفت دخترم برو از برادرت حماد پرس زیرا کہ مرا حاکم از فتوی دادن منع کردہ است ابن خلکان کہ یکی از مورخین عظام است میفرماید مثالی بہتری در بارہ قبول حکم حاکم و امانت داری بیشتر ازین چہ باشد۔ (عدالت الحنیفہ ص ۷ و موثق ص ۱۶۷)

وقتیکہ خود حاکم بہ استفسار بعض مسائل از امام صاحب متناج شد و از او فتویٰ می خواست بناؤ امام صاحب حکم سابق حاکم را ترک نموده بہ فتویٰ و توضیح مسائل آغاز نمود۔

صدقہ سی ہزار دینار | حفص بن غیاث در یک تجارت با امام صاحب شرکت کرده بود امام صاحب مال کثیری را بدادہ بہ فارح اعزام داشت و بعض مال کہ عیب داشت بہ حفص نشان دادہ گفت ہر کیکہ این مال را می خرد بہ او عیب مال را ظاہر نما وقتیکہ حفص بن غیاث رفت با وصف تاکید زیاد سخن امام صاحب را فراموش کرد و مال را بہ فروش رسانیدہ بازگشت امام صاحب پرسید کہ آن مال میوب را بہ کہ فروختی؟ خریدار ہم بہ یاد حفص نیامد۔ تمام مال را آوردہ بہ امام صاحب تسلیم نمودہ آن خطائی خود را ہم اظہار کرد بہ مجرد وقوع این واقعہ امام صاحب با و شراکت را قطع نمودہ تمام سامان تجارتی را کہ حفص سی ہزار فروختہ بود امام صاحب بنام خدا صدقہ نمود تاکہ از استعمال مال حرام بکلی اجتناب بیاید۔

تحفہ و سوغات امام ابو حنیفہ | ہدایا و تحایف ہر طرف روان کردن عادت تقریباً طبیعت ثنائی امام صاحب گردیدہ بود و خیلی شوق

و شغل داشت کہ باید ہر طرف ہدیہ و تحفہ بفرستد۔ بعض اوقات بیگفت این فعل قابل تحیر نیست زیرا کہ اینہم فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم است انما انا خازن اضع حیث امرت یعنی من خزانہ پی ہستم در ہر جای کہ حکم مہرف دادہ شود در آنجا مصرف مینمایم محمد بن یوسف صالحی از سفیان بن عیینہ روایت می کند کہ لقد وجہ علی بھدایا استوحشت من کثرتھا۔

یعنی بہ اندازہ ہدایا و تحایف ابو حنیفہ بن متوجہ شد کہ مراد و وحشت انداخت بعداً ابن عیینہ این کثرت ہدایا را بہ بعض تلامیذہ امام صاحب بطور شکایت عرض نمود آن سامع پرسید بہ چہ اندازہ تو ہدیہ می فرستد کہ توبہ تکلیف ہستی و رزق سعید بن ابی عمرو بہ اندازہ تحائف قیمت بہاد امام صاحب ذخیرہ گردیدہ کہ اگر تو بیدیدی خدا داند چہ می گفتی باز او فرمود ماکان یداع احد امت المحدثین لا یدر واسعاً۔

یعنی امام صاحب یک محدث را ہم نگذاشتہ کہ ہمراہ او بہ چشم سیر سلوک و زقار نکرده باشد
«عقود الجمان ص ۲۲ و سونق ص ۲۲»

خدمت بہ علماء و مشائخ و طلباء رومی و مدین

امام صاحب عادت داشت و بخود طریقہ گردانیدہ بود کہ ہر سال بہ یک مقدار پول اشیاء

تجارتی خریدہ از کوفہ بغداد ارسال می کرد و از بغداد مال خریدہ آورده در شہر کوفہ بہ فروش میرساند و بعداً منافع این پول را بہ علماء و مشائخ کوفہ مواد خوراکہ و غیرہ اشیاء ضروری شان را خریدہ بہ خانہ بایشان می فرستاد سرمایہ و منافع باقیماندہ آن را بہ ہمین مردم بہ جبین بازو دل فزای تقسیم نموده می فرمود۔ انفقوا فی حوائجکم ولا تحمدوا الا الله فانی ما اعطیتکم من مالی شیئاً ولا کن من فضل الله علی نیکو و ہذہ ارباح بضائعکم۔

ترجمہ: یعنی این پول را در ضروریات خود مصرف کنید و بجز خدا و دیگر کس را حمد نگویید من از مال خود شما چیزی ندادم بلکہ از برکت شما خداوند من فضل نموده این منافع سرمایہ است کہ بنام شما بود۔
«عقود الجمان ص ۲۲۳ موفق ص ۲۲۳»

محمد بن یوسف صالحی از مسعر بن کدّام نقل می کند کہ دستور و عادت امام صاحب این بود و قتیکہ بہ اولاد خود چیزی می خرید ہمان چیز را بہ علماء و مشائخ و طلباء خود ہم می خرید از مانیکہ امام صاحب بخود لباس می خرید بہ علماء ہم کلامی اعلیٰ و بہتر جور می کرد و ہنگامیکہ از بازار بہ فامیل خود میوہ می خرید علماء و مشائخ را ہم فراموش نمی کرد۔ «عقود الجمان ص ۲۳۳»

امام مسعر می فرماید کہ امام صاحب در حین سودا خریدن بہ علماء و مشائخ کوشش می کرد کہ اشیاء اعلیٰ و بہتر را بخرد و در حین کہ بخود یا بہ فامیلش سودا می خرید توجہ خاص نمی کرد۔ «موفق جلد اول ص ۳۳۳»

کسی کہ دچار مصیبت می شد امام صاحب بہ امداد او اقدام می کرد

صاحب با تلامیزہ و مشائخش بسیار زیاد است کہ مردم این زمانہ در کتابہا می خوانند و می بینند بانکہ باورند از بزرگی و درحالیکہ حقیقت است مثلاً امام صاحب از ہر شاگردش بطور خفیہ استفسار می کرد اگر برای کسی کدّام چیز ضرورت می بود آنرا اکتال می نمود اگر از آن جملہ کسی مریض می بود یا پدر و مادر یا برادر یا دیگر عزیز او مریض میبود بہ عیادت او میرفت و اگر کسی وفات می کرد بہ جنازہ او حاضر میشد و اگر بہ کسی مصیبت می رسید با او تعاون می کرد، یوسف بن خالد کہ یکی از تلامیزہ امام صاحب است میفرماید امام صاحب

ہر روز جمعہ بہ طلباء خود و دیگر طلباء قسم طعام پختہ می کرد و در وقتیکہ دسترخوان گسترده میشد و نان حاضر کرده میشد خودش در نان شرکت نمی کرد و می گفت کہ شما بہ طبیعت خود خوراک نماید تا کہ بہ حاضر بودن من لذت ہم داستانی تان از بین نرود، امام صاحب در شب ہای مید و دیگر روز ہای محترم ہمراہ بر کس احسان کرده بہ انداز مراتبش تحفہ و سوغات بہ او می فرستاد و اگر کس از طلباء محتاج می بود قدرت نکاح کردن را میداشت امام صاحب با او تعاون می نمود تا کہ او عروسی کند حتی کہ ہمہ مصرف او را می پرداخت با کسانیکہ امام صاحب ماہانہ کمک نقدی کرد بسیار طلباء انداماً زیادتر کمک می کرد با قاضی ابی یوسف بود کہ خودش میفرماید امام صاحب تا بیست سال مصارف خانہ مرا پرداختہ است۔ مد مناقب و موفق۔

یکی از تلامیذہ بزرگ امام صاحب
تأمدت زیادوی ماہانہ مصرف حسن بن زیاد را میداد
 حسن بن زیاد است بہ اندازہ درس

مشغول بود کہ از کسب نمودن و کار کردن مانده بود حسن میفرماید وقتیکہ من نزد امام صاحب درس میخواندم یکروز پدرم آمد و گفت جناب من چند دختر دارم و بجز حسن و دیگر پسندارم و مشکلات فامیل ہم بالای ہمین است چہ خوب خواہم شد کہ شما توصیه کنید تا کہ ام کسب را اختیار نماید کہ سبب حل پریشانی ما گردد و وقتیکہ من بہ امام صاحب روبرو شدم گفت امروز پدرت آمدہ بود بسیار خستہ بود و شکایت از ضعف اقتصادی کرد لکن من بتو ماہانہ تنخواہ نقد میدہم تا کہ تو قابل سرپرست روزگار شوی و از طرف من بہ شما ہمدردی و تعاون است، راستی ہم کہ تاسن بہ سر روزگار حاضر نشدم امداد امام صاحب بلا ترک جاری بود۔ ” موفق ص ۲۳۱۔“

چونکہ امام صاحب خودش عالم بود بناءً علم دوست
سخاوت و ایثار و احترام قرآن
 و قدر دان علماء بود بہ دیدن علماء خیلی خوشحال میشد

نزد امام صاحب طالب و مدرس بسیار قدر داشت از اسیح خدمت در حق آن ہا صرف نظر نکرده با این گروہ محبت قلبی داشت در اول روز یکہ سپر امام صاحب بہ درس شروع نمودہ بسم اللہ را خوانداز خوشحالی زیاد امام صاحب ۵ ہزار درہم بہ استاد و پسرش فرستاد و وقتیکہ سورۃ فاتحہ را ختم کرد ۵ ہزار درہم دیگر بہ استاد عطیہ نمودہ گفت واللہ لوکان عندی اکثر من ذاک لدفعناہ تطیلاً للقرآن۔

ترجمہ: یعنی قسم بخدا اگر نزد من ایزین زیاد می بود از جهت تعظیم قرآن آن را ہم میدادم۔
 در عقود الجمان ص ۲۲۳ و مناقب للذہبی ص ۱۲۶ و موفق ص ۱۲۶،

امام اعظمؒ با وصف خدمات علمی و فقہی درس و تدریس افتا و قضا و
تجارت و بیع ابو حنیفہؒ جمع و تدوین قوانین اسلامی و استنباط و استخراج مسائل و تحقیق و اجتہاد

و عمل سیاسی تجارت و بیع رخت فروشی در داخل و خارج داشت و تجارت او کالای خاصی بود کہ مردم
 بنام "کالای خنز" یاد می کردند کہ در ابتدا در قریب اسلام مورد توجه مردم قرار گرفتہ بود و بہر سبب آن کالا را در آن زمانہ
 تا ہزار در ہم ہم می خریدند۔

اینکہ امام صاحب بہ چہ انداز تجارت کالای خنزامی کرد و بہ چہ انداز خنزا فروغ داده بود
 مورخین در بارہ اش مراحناً این ۵ چیز را ذکر کردہ کہ قرار ذیل است۔

- ۱۔ امام اعظمؒ صرف تجارت خنز نبود بلکہ در کوفہ یک کارخانہ کالا داشت۔
 - ۲۔ معلوم میشود کہ در کوفہ خانوت بزرگ یا مقام خاصی تجارتی دیگری ہم داشت۔
 - ۳۔ امام صاحب بہ خارج از کوفہ مثلاً بغداد، نیشاپور، مرو و دیگر جای ہا مال تجارتی ارسال
 کردہ از علاقہ ہای مذکور مال طلب می کرد۔
 - ۴۔ مزدور ہا و نوکران و غلام ہا کالای خنزا در سرک ہا و کوچہ ہا می فروختند۔
 - ۵۔ بہ علاقہ ہای بیرون ہم مال تجارتی می فرستاد و در آن مقام ہا نظر ہا خاص داشت۔
- دار عمرو بن حریش مقام تجارتی خنز بود تاریخ شاہد است کہ امام صاحب کارخانہ خنز باقی
 داشت کہ حیثیت پایگاہ تجارتی را بخود گرفتہ بود و از خارج ہم مردم کالای خنز خود را بہ این مقام ترسیل
 می کردند کہ امام صاحب آن را ہم خرید و فروش می کرد۔

بسا اوقات امام صاحب از ہر نفری بہ قیمت ہشت ہزار در ہم ہم کالای خرید یا فنی میفرماید
 کہ امام صاحب یک کارخانہ خنز باقی داشت، یک مرتبہ این کارخانہ خنز باقی سبب استخوان او گردید

- ۱۔ دار میدان را گویند کہ چہار اطراف دیوار باشد و در داخل دیوار مکانات و اصطبل وغیرہ باشد در ضمن
 اوستف بنا شد عمرو بن حریش صحابی بود در کوفہ در پہلوی مسجد حویلی مشہور داشت۔ "طبقات جلد ۱ ص ۱۲۶"
- ۲۔ خنز کالای خاصی است کہ در پستی یعنی عرضش پشم یا پنبہ را بکار می برند و در طولش یعنی (بقیہ صفحہ)

کہ از طرف حکومت وزارت خزبانی بہ امام صاحب عرض کردہ شد کہ امام صاحب عذر پیش کردہ از قبول وزارت صنعت خزبانی اباورزید و بہ سبب انکارش امام صاحب را عذاب دادہ شد، ازین واقعہ تاریخی ظاہری گردید کہ علما و مشائخ و فقہا و طلباء خذباف و تاجران خذ زیر اثر امام صاحب بودند برای خرید و فروش در حالات اصولی خاصی داشت کہ خریدار بہ نیت خریدن اشیاء میآمد و بہ طبیعت خود چیز را میگرفت و قیمت کہ گفتہ میشد بہمان قیمت را می پرداخت و گو با دکان یک سخن بود در نرخ کم کردن و زیاد کردن نبود در آن زمانہ غلام ہا سامان و اشیاء تجارتی را بہ سر برداشتہ برای فروخت در اطراف می گردانند۔

کہ این قسم غلام را در اصطلاح فقہ ماذون فی التجارۃ گویند کہ علماء بہ این ہا قوانین وضع کردہ است امام صاحب ہم در خرید و فروش و تجارت اش از غلام ہا کاری گرفت گویند یک روز یک غلام ۷۰ ہزار در ہم را مال فروختہ بود۔ « مناقب موفق »

ابوسعید سہانی میفرماید کہ یکروز امام صاحب بہ غلام ماذون فی التجارت خود باندا مال کافی دادہ بود کہ ادسی ہزار فایده کردہ بود از انداز تجارت غلام وسعت تجارت امام صاحب را ارزیابی نماید علامہ مناظر الحسن گیلانی میفرماید تجارت امام صاحب صرف در کوفہ محدود نبود بلکہ بہ خارج ہم مال اعزام کردہ از خارج مال تجارت ہم می خواست۔ « ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی »

خلاصہ اینکہ ازین روایات روشن موضح می گردید کہ امام صاحب حیثیت یک تجار بن اللہی را داشت در تجارت کالای خز دیگر نفر ہا ہم باو شریک بود در ہر شہری بخاطر فروخت خزہ نفر خاص تعیین کردہ بودند۔

« معجم المصنفین جلد ۲ ص ۱۷۵ »

(بقیہ حاشیہ صفحہ قبلی) درازی اش از بریشم کار گرفتہ میشد بعض کتب فقہ گفتہ کہ از سوی یک حیوان بگری جور کردہ میشد بعض گفتہ از بریشم کہ در دوم درجہ قرار داشت از او تیار کردہ میشد بہ سبب تار بریشم کالا محکم میآید کہ در عرض در زمستان پشم و در تابستان پنہ استعمال میشد و چند قسم رنگ دارند۔

وسعت تجارت امام صاحب به انداز
فراز رفته بود که حیثیت بانک داری

نظام بانک داری اسلامی خالی از سود و ربا

امروزه را داشت زیرا که مورخین می نویسند بعد از وفات امام صاحب مال امانت مردم در نزد امام صاحب به بیخ کرور بالغ می گردید درین وقت امام صاحب بیش از ۷۰ سال عمر داشت اگر چه امام صاحب بنفسه زندگی محتاط داشت باز هم حکومت به خاطر دره زون و بزدان بودن بهانه جوئی می کرد چونکه تقوی امام صاحب به انداز اخیر رسیده بود بناءً از خیانت اموال مردم شدیداً خودداری می نمود با وصف اینکه قبول امانت را نمی کرد باز هم مردم امانت خود را به او تسلیم می کردند که در حین زندگی اش مال های مردم را به صاحبش تسلیم کرده بود اما کسانی که تا هنوز به موقع نرسیده بود مالشان مجموعاً بیش از بیخ کرور بود و در نه قبل از تسلیم نمودن امانت با بیش از صد ها کرور مال بود.

برای اخذ امانت مردم و دوباره تسلیم کردن به یک نظام ضرورت بود که آن نظام را امام صاحب تعقیب کرده بود که کتابچه های رسمی برای اخذ و تسلیم امانت و ملازم با حساب دان ها را مقرر کرده به ایشان تنخواه میداد ممکن است بخاطر مجرور و خالی بودن از سود و ربا امام صاحب نظام بانک داری را روی یک قاعده و قانون و اصول رعایت کرده به آن عمل نموده باشد و به همین ترتیب و به همین نظام راه کابیایی را بدست آورده باشد.

از روش امانت داری و طرز حفاظت اموال

یتا ما و مساکن حکومت و حریفان امام صاحب

حفظ امانت و احتیاط ابو حنیفه

در حیرت بودند حتی که پریشان شده بودند زیرا که در هر گوشه جهان تقوی و پرهیزگاری و امانت داری امام صاحب حراست یافته بود و همه مردم بالا پیش اعتماد داشت به همین خاطر حاسدان بسیار مکر و حیلہ کردند اما ذره به امام صاحب رحمة اللہ تعالیٰ علیہ ضرر رسانیده نتوانستند روزی از روز هلد کجاء حاسدین بخاطر آبروریزی امام صاحب رحمة اللہ علیہ به اشاره ابن ابی یلی که قاضی کوفه بود بدست یکی شخص پیش اندازه مال مهر زده شده را بخاطر امانت به خانه امام صاحب رحمة اللہ علیہ فرستادند.

شخص که امانت گذاشته بود یا قاضی گمان کرد که امام صاحب ازین مال با وصف مبرداشتن

استمال و فایده خواهد کرد به مشورۃ حاسدین یک نفر نزد قاضی آمد و عرض کرد که ابو حنیفہ اجازۃ تجارت مال امانت را بہ پسرش وادہ و این کار خیانت است وی خواستند بہ این فریب امام را بہ زندان یا زیر درہ بگذارند بالاخرہ قاضی امام صاحب را بہ عدالت خواستہ یک ہیئت ہمرایش بخاندہ اوروان کرد تا تحقیق کند کہ مہر خراب گردیدہ یا نہ اگر خراب گردیدہ باشد حتماً ازین مال تجارت فایده گرفتہ است ہمان بود کہ ہیئت ہمراہ امام صاحب بخاندہ کہ مال ہای امانت جمع بود تشریف بردند کہ از اندازہ زیاد احوال امانت دین خانہ موجود است و حتی سر غلبتہ ہای درہم و دنانیر باز است شخص ہیئت می گوید بعد از جستجوی بسیار امام صاحب ہمان غلبتہ کہ مرام من بود بیرون آورد دیدم کہ ہمان مہر بہ حال خود باقی است دوبارہ نزد قاضی آمدم گفتم بہ اندازہ نزد امام ابو حنیفہ مال تجارت زیاد است کہ در قصہ آن امانت شما کس نیست بعد از شنیدن این سخن حاسدان خیل خجل و شرمندہ گردیدند۔

زائدہ می فرماید کہ روزی نماز عشاء را با امام صاحب تمام شب بیدار چشم ندیدہ خواب را

یک جا دار کردیم دمن بخاطر استفسار یک مسئلہ رفتہ بودم و قتیکہ نماز گذریدہ شد مردم رفتند و امام صاحب از آمدن من خبر نداشت او دید کہ مردم نماز را خواندند و رفتند امام صاحب بہ نماز ایستاد شد و من در یک گوشہ مسجد نشستہ بودم مرا ندیدہ بود من بہ آرزوی بودم کہ اکنون امام صاحب از نماز فارغ می گردد و من از او استفسار مسئلہ می کنم حتی کہ امام صاحب در آیہ فمن اللہ علینا و وقتنا عذاب السموم (آیت ۲، طور) رسید و این آیہ را بار بار تکرار می کردم من فکر کردم کہ امام در تصور سختی قیامت و احسان خداوند غرق است و از ہر چیز بی خبر است بار بار ہمین آیہ را تکرار می کردم حتی کہ شب بہ ہمین قسم گذشت و آذان ہای نماز جمع ہم گفتم شد مد عقود الجمان ص ۲۱۸۔

ترجمہ شعر: تمام شب بیدار تو چشم ندیدہ خواب را

چشم و دل من تا روز ریزانندہ آب را

ہم چنین در یک روایت از قاسم بن معن ہم آمده است کہ ابو حنیفہ ہمین آیہ را در نماز بار بار تکرار کردہ گریان می کرد حتی کہ شب روز شد بل الساعۃ موعدهم و الساعۃ ادھی و امسر یعنی بلکہ قیامت جای وعدہ آنهاست و قیامت بسیار سخت و تلخ است بہ تلاوت این آیہ عاجزی

ولا چاری امام صاحب ظاہر می گردید۔

ایسی عاقبت مارا بخیر کن
 بیاح بن بطام میفرماید که یکشب امام صاحب را در خواب دیدم که یک پرچم در دست دارد به سکون تمام ایستاد است

پرسیدم ابو حنیفہ چرا اینجا ایستاده؟ پاسخ داد کہ بہ رفیق ہاوشاگردان و دوستان خود ایستاد ہستم کہ یکجا شدہ با ہم برویم من ہم ہمراہش ایستادم ہمین بود کہ در اطرافش یکجا عہد عظیم از علما و امام صاحب و طلباب جمع گردیدند امام صاحب بپرق را گرفتہ روان شد و ما در عقب او می رفتیم فردا کہ این خواب را بہ امام صاحب قصہ کردم بہ بدنش پرزہ طاری گردیدہ بہ گریان آغاز کردہ این دعا را می خواند اللہم اجعل عاقبتنا الی الخیر، یعنی ای بار خدا عاقبت ما انجام مارا بخیر کن۔ در عقود الجمان ص ۶۷،

یک مرتبہ خلیفہ در خواب عزرائیل را دید آمدہ بہ امام صاحب گفت
 مرگ چه وقت میآید

کہ من عزرائیل را دیدم و پرسیدم کہ از زندگی من چہ انداز وقت باقیست؟ در جواب پنج انگشت را بالا کرد و تعبیر این خواب را از ہر کس پرسیدم، ہر یکس جواب دادہ لاکن تو بر ایم این مسکہ را حل کن، امام صاحب فرمود مراد از پنج پنجه بہ آن پنج چیز اشارہ است کہ بجز خداوند دیگر کس نمی داند۔

۱- اینکه قیامت چه وقت میآید۔

۲- باران چه وقت میشود۔

۳- اینکه در شکم زن حاملہ چه است در یعنی پسر است یا دختر۔

۴- فردا انسان چه کار میکند۔

۵- اینکه انسان چه وقت و در کجا می مرد «تذکرۃ الاولیاء»

من جملہ نغمہای دربار خلیفہ منصور ابو العباس

طوسی بود و امام صاحب خار چشم طوسی بود،

گفتگوی ابو حنیفہ سکوت طوسی

مثل دیگر حاسدان بہ مقبولیت امام صاحب رنج می برد یکروز در دربار خلیفہ منصور امام صاحب ہم موجود بود طوسی از موقع استفادہ کردہ در حین حضور خلیفہ از امام صاحب سوال کرد کہ اگر امیر المؤمنین یکنفر را حکم کند کہ ہمراہ فلان شخص را قطع کن و بہ این نفر ہم معلوم نبود کہ گناہ و جرم فلان چیست آیا اجراء

این حکم جائز است؛ امام صاحب جواب قناعت بخش به طوسی به این ترتیب اراده فرمود که حکم امیرالمؤمنین صحیح میباشد یا غلط؛ طوسی گفت امیرالمؤمنین چه قسم حکم غلط میدهد هر حکم امیرالمؤمنین صحیح میباشد، امام صاحب فرمود پس در اجراء حکم صحیح گنجایش شک و تردید نمی باشد، شنیدن این جواب طوسی سکوت ماند و در دام که به ابوصیفه تیار کرده بود خودش گرفتار شد۔

در عقود الجمان ص ۲۷ و فیات الایمان جلد ۵ ص ۱۳۱

امام صاحب حتی الامکان از تکفیر مسلمان و فتوی دادن کفر خبیلی احترازی
احتیاط در فتوی کرد و فتوی بالایش غالب بود طریقہ و مسلک امام صاحب ہم همین است
 که اگر در یک نفر ۹۹ علامه کفر و یک نشانه ایمان باشد همین یک نشانه به ۹۹ غالب است، کسان که حالات
 زندگی امام صاحب را نوشته اند و در دیگر کتب هم موجود است که یک نفر در مجلس امام صاحب نشسته از
 او پرسید جناب یک نفر است دعوی ایمان و مسلمانی می کند لکن به این امور رعیت ندارد

- ۱- جنت نمی طلبد۔
- ۲- از دوزخ نینترسد۔
- ۳- از مال حرام در یعنی غیر مذبوحه «گوشت می خورد۔
- ۴- نمازی خواند رکوع و سجده نمی کند۔
- ۵- بدون دیدن گواهی میدهد۔
- ۶- به فتنه خوشحال از حق بد می برد۔
- ۷- از رحمت می گریزد۔
- ۸- سخنان یهود و نصاری را حق میدانند۔

در ظاهر این همه کلمات کفری است که در آن شخص موجود است، درباره این چنین نفر

نظر شما چیست۔

اگر این سوال درین زمانه از کسی کرده میشد فرداً فتوی کفر میداد اما امام صاحب ابوصیفه
 را که خداوند امام بجماعه بزرگ الهیست و الجماعت گرداننده بود فرمود در نزد من آن شخص
 مؤمن است سائل حیران شد امام صاحب ابوصیفه را فرمود۔

۱ - آن نفر طالب خداست کسیکه طالب خدا باشد طلب جنت را چرا کند۔

۲ - آن از دوزخ نہ بلکہ از اللہ میتراشد۔

۳ - چیزی غیر مذکورہ را می خورد مثلاً ماہی یا کب۔

۴ - نماز جنازہ را می خواند در آن نہ رکوع است نہ سجده۔

۵ - کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت را می خواند در حال کہ نہ خدا را دیده نہ رسول را۔

۶ - انما امواکم و اولادکم نقتنہ قرآن کریم مال و اولاد را فتنہ گفته و محبت این حاد در گل آدم

غیر گردیده ہم چنین مرگ حق است لکن از جهت از دیاد عبادت یا بہ خاطر فراوان کردن نیکی مرگ بہ آدم بد معلوم می گردد۔

۷ - باران رحمت خداست و از آن می گیرند کہ تر نشود۔

۸ - سخن یہود کہ کیست انتصار می علی شیء و سخن نصاری کہ کیست الیہود علی شیء این ہر دو

سخن حق و عین ایمان است ،

بہ شنیدن این پاسخ امام صاحب دهن سائل و حاضرین مجلس باز ماندہ حیران شدند۔

«عقود الجمان ص ۲۵»

یک رافضی (شیخ) کوفی در بارہ عثمان بن عفان پوچہ دبی معنی استعمال می کرد

رافضی توبہ کرد

بعض وقت کافر و بعض وقت یہودی و... می گفت امام صاحب کہ این

سخن را شنید بسیار بی قرار شد تا کہ آن رافضی را نہ بیند قرارش نمی آید، بالآخرہ پشت او رفت و بہ

زری گفت برادر من از طرف فلانی صاحب خواستار دختر شایم و آن شخص حافظ قرآن است۔

تمام شبش بہ تفل و تلاوت قرآن می گذرد و از خدای انداز می ترسد در تقوی و پرہیزگاری مانند ندارد

رافضی گفت خیلی خوب در این بارہ صرف بہ دختر من نہ بلکہ سبب عزت ہمہ فامیل من است۔ اما

صاحب گفت این قدر عجیب دارد کہ از لحاظ مذہب یہودی است رافضی سرخ گشت و گفت آیا من

دخترم را بہ یہودی میدہم امام صاحب گفت توبہ یہودی دخترت را نمی دہی نبی یک دختر نہ بلکہ

دو دخترش را بہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہم در نزد توبہ یہودی است، چہ قسم داد بہ این سخنان امام صاحب

یہودی خیلی شرمندہ و ملامت گردید کہ این حرف های دل نشین امام صاحب سبب ہدایت او گشت

و دستمان بی بوده اش گردیده از خلوص قلب توبه کشید . « عقودالجمان ص ۲۷۲ »

گویند کیوقت یکمفر خارجی امام صاحب را بسیار دشنام داد که منی زینق و بدعتی گفت امام صاحب در

یکواقعه بردباری و فکر آخرت

جوابش فرمود غفر الله لك هو يعلم من خلاف ما تقول یعنی خدا ترا ببخشد به خدا خوب معلوم است آن چیزیکه تو مرا می گوی و در من نیست .

« عقودالجمان ص ۲۷۲ و ص ۲۸۷ و مناقب موفق ص ۲۳۹ »

بعد ازین امام صاحب به گریه شروع کرد و گفت من هم از خدا طمع عفو را دارم عذاب الله مرا گریان میکند به انداز گریان کرد که بی هوش شده به زمین افتید و قتیکه دوباره به هوش آمدگفت یا اهی کسیکه در پشت من این چنین سخن می گوید که او در من نیست تو عفو کن .

انکار از منصب قضاء و قصه دلچسپ احتیال و تدبیر امام صاحب

خالی بود، یکروز نظر بجم خلیفه منصور سفیان ثوری و سحر بن کدام امام ابو حنیفه و قاضی شریک را گرفته به دربار خلیفه می آوردند که امام صاحب از زیرکی و دانائی خود طبق مزاج همراهان خود یک پلان (نقشه) را طرح کرد که واقعا هم همان قسم شد گفت من به حیل و تدبیر خود را از نزد منصور خلاص میکنم که دیگر کس را قاضی مقرر کن و دربار سفیان ثوری پیش بینی کرد که سفیان ثوری در راه خود را پنهان کرده خواهد گریخت و دربار سحر بن کدام گفت خود را دیوانه معرفی کرده از منصب قضاء خلاص میکند دربار قاضی شریک فرمود دیگر راه نیست منصب قضاء به او حواله خواهد شد

خلاصه اینکه هر چهارش دست بسته به دربار روان کرده شده بود که به سفیان ثوری در راه ضویرت قضاء حاجت پیش آمد او همراه یک عسکر ماند از عسکر دور یک دیوار بود پشت آن به خاطر قضاء حاجت رفت و در نزد پیش دریا کشتی بود به صاحب کشتی عذر بسیارے کرد که مرا از دریا بگذران ورنه همان نفس که

له به نظر من امام صاحب به همین ترتیب به همرایان خود حیل و تعلیم می داد ازین هم معلوم کرده میشود که امام صاحب به چه انداز زیرک بود و تیر او خطائی رفت و همیشه به هرف نا امل می آمد .

در پشت دیوار است مرا ذبح می کند و بعد از چند عذر و زاری کشتی بان سفیان را به نیزنگ از دریا گذرانند که
 عسکر ندید بعد از چند ساعت عسکر صدا کرد یا ابا عبد الله یا ابا عبد الله و دید که سفیان آواز جواب نداد
 رفته اطراف دیوار را دید که کسی نیست بالاخره بحالت نرود رفیقهای خود آمد و به همین جرم سزا
 بهم داده شد و قتی که سه امام دیگر را داخل دربار بردند چند دقیقه بعد مسعر بن کدوم از همراهان خود
 جدا شده نزد خلیفه آمد به آواز بلند با او پرسائی کرد و دست منصور را به سوی خود کشیده گفت سلامت بگو
 صوی منصور گفت درین روز با طبیعت بایت چطور است ؟

بعد از من شب و روزت چه قسم گذشت و در قریب شما که فلانی و فلانی زندگی میکنند چطور است
 و گل ها و گل دانی و غیره اشیاء را به یک دیگری زد و در آخر گفت اها ها ها من شنیدم که تو مرا قاضی مقرر
 می کنی بمه نفرهای دربار خلیفه و منصور حیران شدند و مسعر را کینفر از نزد بادشاه دور برده گفت
 منز این خزانهاست خلیفه بم این سخن را تصدیق کرده حکم کرد که از دربار خارج کنید بعداً امام صاحب
 نزد خلیفه خواسته شد و منصب قضا را احترامانه منصور برای امام صاحب پیش کرد امام صاحب به
 اعتذار و حکمت کامل فرمود عادت مردم کوفه بشما خوب تر معلوم است من بم به حیث یک فرد درین شهر
 زندگی میکنم و از مردم به بیخ وجه بزرگی ندارم و کدوم منصب اعلیٰ بم نداشتم اگر شما مرا به حیث قاضی مقرر
 کنید و به آن جا بفرستید مردم از کیفیت من واقف اند که پدرم نان بای و خودم دکان کالا فروشی دارم
 گویند که بالای مایک پسر نان بای قاضی مقرر شده است و هیچگاه این سخن و حکم و فیصله را مردم کوفه قبول
 نخواهند کرد، منصور گفت گفته بایت بکلی درست است به همین تدبیر امام صاحب خود را از قبول
 منصب قضا خلاص کرد.

باقی ماند قاضی شریک که نزد خلیفه خواسته شد و قاضی شریک به بهانه جوی شروع کرد منصور
 به بهانه بای او را دلایل گفته فرمود بعد از تو کیست که منصب قضا را برایش بپارم، بالاخره عرض کرد که من
 نعل و دماغ دارم لکن خلیفه قناعت داده گفت تو هر روز فالوده را در روغن بلوام جوشانده داده شود
 تا تو بنحایت ضعیف دماغ بنوشی.

بعداً قاضی شریک براسے پذیرفتن عهده قضاوت چند شرایط گذاشت که گفت من عدل و انصاف
 را قائم میکنم که عزیز بی مالدار پادشاه و اقا ریش و عمله اش یکسان باشد خلیفه گفت به خاطر من پدر

مادر عدل و انصاف را ترک نکن باز ببینیم که چه میشود؟ و چه قسم فیصله میشود؟ جای بحث اش این جانیست، خلاصه اینکه طوری پیشگوی امام صاحب واقع صورت گرفت. در عقود الجمان ص ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱.

از بکر عابد روایت است که یکشب امام صاحب را دیدم که

التجاود عابدی گاه صمدیت در نماز ایستاد است بلا اختیار گریان می کند آب دیده اش

می ریخت و به عاجزی کامل این دعا را می خواند.

رب ارحمنی یوم تبعث عبداک و قتی عذابک و اغفر لی ذنوبی یوم یقوم الا شهاد

یعنی ای بار خدا یا روزی که بندبایت بدبار تو پیش کرده میشود به من رحم کن و از عذابت مرا محفوظ

دارو گناه مرا عفو کن روزی که گواهی دهنده ایستاد شود. در عقود الجمان ص ۲۲۵ و مناقب مرق ص ۲۲۲

ابراہیم بصری از پدرش نقل کرده میفرماید که یکروز همراه امام ابوحنیفه در نماز

گریه از ترس خدا ایستاد بودم که نماز صبح بود امام مصروف قرارت بود وقتیکه به این آیه رسید

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ غَايِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ (ابراہیم) به امام صاحب لرزه آمدن در نماز

از لرزیدن همه اندام ابوحنیفه درک کردم که از ترس خدا در بدن ابوحنیفه «لرزه آمده است»

در عقود الجمان ص ۲۲۲

از نصر بن حاجب روایت است که پدر من با امام صاحب رفاقت داشت

بی اندازہ گریه و بکا و جاس امام صاحب زیاد می رفت بسا اوقات منم همراه پدرم جای

امام صاحب می رفتم در آن زمان می دیدم که امام ابوحنیفه «همه شب بیدار بوده مصروف عبادت

بود و بعضی اوقات به انداز گریان می کرد که آوازش را من می شنیدم و جای نمازش از آب دیده مثل آب

باران تر میشد. در عقود الجمان ص ۲۲۲

باب چہارم

شفقت باخلق خدا، رعایت حقوق، اخلاق و تواضع حقانیت و تنقید اجتناب حکمران ها

تصویر اجمالی، اخلاق و محاسن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یک روز در یک مجلس
ہارون الرشید

در بارہ اوصاف و خور و خصلت و اخلاق و محاسن امام صاحب ابوحنیفہ از امام ابو یوسف پرسید۔
امام ابو یوسف در پاسخ ہارون الرشید گفت۔

كان والله شديد الذب عن حرام الله، مجانباً لاهل الدنيا، طويل الصمت۔
دائم الفكر لم يكن هذا رأياً ولا ثباتاً۔ ان سئل عن مسألة كان عنده علم
اجاب فيها۔ وما علمته يا امير المؤمنين الا صائناً لنفسه ودينه لا يذكو احداً
الا بخير فقال الرشيد هذه اخلاق الصالحين۔

ترجمہ: بسیار پرہیزگار بود از حرام اختر از می کرد از دنیا پرستان دوری را اختیار می کرد، اگر کسی
چیزی می پرسید میدانست جواب میداد اگر برایش معلوم نمی بود سکوت می کرد از غیبت گریزی نمود
ہنگامیکہ در بارہ شخصی می خواستند چیزی بگویند خوبی های او را بیان می کرد ہارون الرشید کہ این الفاظ
را شنید گفت این است عادت و خور و خصلت صالحین۔

« مناقب ابی حنیفہ ندھی ص ۷۰ و مناقب موفق ص ۱۸۱ »

و قبکہ امام ابی یوسف تقویٰ اخلاص و للہیت و حسن خلق و خوف، دیانت داری امام صاحب

را بدون مبالغه در مجلس ہارون الرشید بیان کرد زیرا کہ در آن مجلس حاسدان و مخالفان امام صاحب ہم موجود بود از حقیقت ہم خلاف کردہ نمی شد صاحبان مطالعہ و شوقیان مطالعہ این سیرت را یک چیز اندک فصاحت و بلاغت دانستند و قسم فقیری و بزرگی مروجہ تعبیر کردند خلاصہ اینکہ خواص دریای روحانی و علمی از بہرہ این صفات لذت حاصل کردہ بہ اصل مقصد این معرفت پی می برند کہ این قسم زندگی در ظاہر آسان لکن در باطن و در عمل مشکل است و این قسم زندگی را ہر کس نمی تواند دہر کس ابوحنیفہ نمی شود۔

مورخین حکایت یکشرابی را نقل

از حسن سلوک امام ابوحنیفہ یک شرابی عالم شد

کرده فرمودہ اند کہ یک کہنہ دوز
ہمسایہ امام اعظم بود ہر روز از صبح تا بنگاہ کاری کرد یعنی در بازار بوقت می دوخت و کہنہ دوزی می کرد، وقتیکہ از کار فارغ میشد چیزی کہ پیدا کردہ بود آنرا شراب و کباب می خرید بجانہ آمدہ دوستہای خود رامی خواست تا فردا مصرف شراب و کباب خود بودہ از قسما قسم نوع بازی ہا دوستی ہا کاری گرفتند کہ مردم از دستشان آرام نبود، حکایت کنندہ می گوید چونکہ ہمسایہ ما بود از راز و کار ہایشان خبر دارم می گوید کہ آن شرابی در حالت مستی این شعر را تکرار می کرد و از جہت کہ بسیار تکرار می کرد ہمہ مردم یاد کردہ بود۔

اضاعونی و اتی فتی اضاعوا

لیوم کریمۃ و سدا و ثغر

ترجمہ: مرا مردم ضایع کردند چہ جوانی را ضایع کردند کہ در جنگ و سختی ہا بکار می آید در مرز ہا

امام صاحب از نصیحت بسیار مانده شد و لیکن او عادت خود را ترک نمی کرد، مردم قریہ از دست او بفریاد آمدہ بودند و زنی پولیس (عسکر) آمد او را بہ زندان برد "زیرا کہ شاید کسی بہ حکومت خبر دادہ باشد" شب دیگر امام صاحب صدای بازی ہمسایہ خود را نہ شنید و از کسی پرسید کہ ہمسایہ ما را چہ شدہ کہ صدای سرودش نمی آید مردم ہمہ حالات او را بہ امام صاحب عرض کردند امام صاحب بہ شنیدن این کیفیت بیقرار شدہ پروای مرتبہ و عزت خود را نکرده با چند نفر عازم دارالامانہ گردید و مردم بہ بیماہوی در آمدند کہ امام ابوحنیفہ "چگونہ بہ این جا تشریف آوردہ و تکیہ حاکم خبر شد از

عدالت بیرون آمدہ امام صاحب راخیرمقدم گفت زیرا کہ شاگرد امام صاحب بود و بہ حیرت علت آمدن اش را پرسید امام صاحب گفت ہمسایہ من یک کہنہ دوز بود اورا عسکر بندگان آوردہ من بہ خاطر خلاص کردن او آدمم حاکم حیران ماندہ حکم کرد کہ کہنہ دوزی شرابی را ہمراہ یا رانش خلاص کنند۔ وقتیکہ بیرون برآمد مردم دید کہ امام صاحب از دست ہمسایہ اش گرفتہ می گفت برادر من ترا بہ گم شدن نگذاشتم و اشارہ بہ شتر مذکور می کرد و کہنہ دوز از حسن اخلاق امام صاحب سرش بہ زمین فرود افتہ بود و بہ ادب کامل گفت۔

لا یاسیدی و مولای لا قرانی

بعد الیوم افعل شیئا متاڈی بہ

ترجمہ: نہ ای سید و مولای من امروز کہ مرا بہ این حرکت مبتلا کردہ آن اذیت است کہ بشمار ساندہ بودم دیگر این افعال را نیکنم۔ بعد از آن کہنہ دوز توبہ کرد ہر روز بہ درس امام صاحب حاضر می شد و در توبہ خود راستی و صداقت کرد و وقتی ہم آمد کہ ہمین کہنہ دوز شرابی از جملہ علماء بزرگ کوفہ بحساب می آمد۔

حضرت صوفی شفیق بلخی " میفرماید کہ من یکروز

قرض دار خود را معاف کردہ عفو خواست

ہمراہ امام صاحب روان بودیم کہ از دور

یکنفر طرف ما میآمد وقتیکہ نزدیک آمد ما را شناختہ راہ دیگری را اختیار کردہ از راہ بیراہ شد شفیق " میگوید من دیدم کہ امام صاحب آن نفر را صدا کرد کہ بہ ہمین راہ بیا چرا دیگر راہ را اختیار کردی؟ آن نفر ایستاد شد وقتیکہ ما نزدیک شدیم او بیچارہ خمیل ایستادہ بود، امام صاحب پرسید برادر من راہ را چرا تبدیل کردی؟ فرمود جناب از شتادہ ہزار (۱۰۰۰۰) روپیہ قرض دار بودم بوعدہ خویش بشمار ساندہ توانستم و از شرمندگی راہ را تبدیل کردہ بہ دیگر طریق روان شدم، امام صاحب گفت سبحان اللہ بہ این اندک گپ بہ دیدن من راہ را تبدیل کردی و فرمود قد و ہبت منی کلدہ یعنی من ہمہ قرض را بخشش کردم امام بلخی فرمود امام صاحب آن شخص را مخاطب قرار دادہ فرمود، برادر من بہ دیدن من تو کدام حیبت و شرمندگی کہ رسیدی بہ لحاظ خدا آن را معاف کن۔

در عقود الجہان ص ۲۳۵

علامہ نعمانی بہ حوالہ قائم عقود العقیان حکایت میکنند کہ دو نفر بہ خاطر

واقعہ صاحب حمام

غسل کردن بہ حمام رفتند و نزد صاحب حمام کلام چیز را امانت ماندند
 و تیکہ یک نفر آن غسل کردہ برآمد از صاحب حمام آن امانت را گرفتہ رفت و تیکہ نفر دوم برآمد طلب
 امانت را کرد و امام چی گفت امانت تو را بہ رفیق دادم کہ ہمراہ خود برد آن نفر رفتہ از دست صاحب
 حمام شکایت کرد و در عدالت دعوای او کرد قاضی بہ صاحب حمام گفت این دو نفر کہ نزد امانت
 گذاشتہ بودند لازم بود کہ تو ہر دو را یکجا کردہ آن امانت را تسلیم می کردی، صاحب حمام خستہ شدہ
 نزد امام صاحب آمد قسۃ را کہ حقہ بیان کرد، امام صاحب فرمود تو براسے آن نفر بگو من امانت تو را
 مطابق دستور عدالت نیدہم تاکہ تو بہمان رفیق خود را حاضر کنی و تیکہ او را حاضر کردی امانت تو را خواہم
 داد آن نفر پشت رفیق خود رفت تا ہنوز نیامدہ و صاحب حمام بہ مشورہ نیک امام صاحب از تسلیم
 محفوظ ماند (سیرت النعمان)

روزی یک نفر نزد امام صاحب آمد فرمود من

تبدیر ابو حنیفہ راست آمد مال گم شدہ پیدا شد

چند پدپیہ داشتہم در کجای ماندہ بودم

اکنون کہ ضرورت شدہ بسیار تلاش کردم پیدانہ شد چہ طور کنم؟

امام صاحب فرمود برادرم این مسئلہ در فقہ نیامدہ از من چرامی پرسی؟ آن نفر کہ ساوہ بود
 بہ زاری بسیار گفت تو و خدا ہمراہم آمد و گفتی و کلام طریقہ را نشان بدہ امام صاحب فرمود برو وضو
 کن تمام شب نماز بخوان آن نفر رفت وضو کردہ بہ نماز ایستاد شدہ چند رکعت نماز خواندہ بود کہ
 یادش آمد کہ پول را در فلان جا گذاشتہم، بعد از ادا رکعت نماز مسرورانہ بہ سرعت نزد امام صاحب
 حاضر شدہ گفت بہ مشورہ تو عمل کردم پولم پیدا شد، امام صاحب فرمود (یہی) شیطان کجا خوش داشت
 کہ تو تا صبح یعنی تمام شب نماز بخوانی بناءً زودتر بیادت آورد باز ہم بتو لازم بود کہ بعد از دریافت
 پول ہم تمام شب نمازی خواندی و گریبان می کردی کہ شیطان ذلیل میشد۔

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۳، عقود الجمان ص ۲۶۸»

در تاریخ واقعات و قصہ ہمدردی امام صاحب

بخش خاصی را داراست، مہربانی و کرم

سفارش یک ذمی در دربار خلیفہ منصور

اوبہ بگلی یحسان بود در ہمدردی بیشتر از مسلمانان شرط نمود، طوری کہ مصنف معجم بہ حوالہ این بشکوال می نویسد
 یک مرتبہ در دربار خلیفہ مشہور خاندان عباسی ابو جعفر منصور بیک ذمی کد ام شکل عارض گردید، چونکہ یک
 طرف طبیعت فقیری امام صاحب با طبیعت خلیفہ و پادشاہ ہابرنمی خورد و از طرف دیگر بنا بر خدمت
 فی سبیل اللہ و ہمدردی انسانی مجبور بود بناً امام صاحب ہر روز چہار مرتبہ مزد خود را بہ خاطر سفارش
 آن ذمی می فرستاد۔ بالآخرہ دید کہ بہ خط و قاصد نمی شود امام صاحب خودش بہ دربار خلیفہ تشریف بردہ
 آن ذمی را سفارش کرد، قابل غور و تفکر است کہ سفارش غیر مسلم و خصوصاً در دربار خلیفہ کہ عداوتش
 با امام صاحب اظہر من الشمس است امام صاحب این چنین ہمت و مشاہدای حق پرستی دارد کہ مادر
 یکار است این چنین فرزند بار آورد۔ «معجم المصنفین جلد ۲ ص ۱۶۸»

گفتہ شدہ است کہ روزی یک شخص نزد امام صاحب آمد و گفت بہ پول اشہ نیاز داشتم و نزد
 پول موجود نبود یہ نام تو اعتماد کردہ گفتم بہ فلان تاجر از طرف ابو حنیفہ یک نامہ بنویسد کہ بہن سی درہم
 قرض روان کند، طبق خط من آن تاجر بہن سی درہم روان کرد کہ کار خود را پیشبرد و بہ شنیدن این حکایت
 بجای اینکہ آن نفر را سرزنش کند و او را خفہ سازد گفت بر او رقم بہن معلوم نبود کہ بہ این ترتیب بہ مردم
 خیر می رسد اگر تو بنام من خیر رسیدہ باشد مبارک باشد۔

«عقودالجمان، مناقب موفق ص ۲۴۲»

ہم چنین در کتاب ہاروایت دیگری ہم آمدہ کہ بہ نام امام صاحب بہ والی جرجان کسی یک نامہ
 نوشت کہ والی چہار ہزار درہم طبق خواستہ آن نفر ارسال کردہ بود و قتیکہ امام صاحب ازین قضیہ آگاہی
 یافت بجای اینکہ آن نفر را دشنام بدہد و در حق او حرف پوچ استعمال کند آن الفاظ را گفت کہ بہ نفر
 قبلی گفتہ بود۔ «مناقب موفق ص ۱۴۱»

حسادان و دشمن ہای امام صاحب از ہیچگونہ کار روانی بد در حق امام

بزرگواری درین نمی کردند حتی کہ نفر ہای ابلہ را در راہ ایستاد می کردند کہ او را

در پاسخ دشنام

دشنام بد بہ این قسم واقعہ زیاد است اما بطور نمونہ یک واقعہ درین جا تذکر میدہیم گویند کہ یک
 بدکنیش در راہ امام صاحب را بہ دشنام دادن شروع کرد و آہستہ آہستہ از پشت امام صاحب
 می رفت کہ گپ مرا شنیدہ چیزی بگوید اما امام صاحب بہ خرافات و دشنام او گوش نکرده راہ خود

راگرفته سوی خانه اش روان شد در برابر این بدبخت پتخ پاسخ نداد و او شرمندہ شدہ گفت، آیا من تو سگ معلوم میشوم کہ من غپ غپ می کنم تو جواب نیدہی، ہذا یک واقعہ دیگر ہم است کہ یک دہشام دہندہ از عقب امام صاحب روان بود وقتیکہ امام صاحب نزدیک دروازہ شد و گردانیدہ گفت برادر من اکنون من بخلاف تو در داخل دروازہ میشوم اگر دولت مرد نشدہ باشد بر ایم بگو کہ آیا د شوم و تو دولت را مرد کنی۔ در عقود الجمانہ ص ۲۹۳ و ۲۹۴ و مرفق ص ۲۸۸،

یک عاصد بدبخت از بعض بسیار کچھ زور روی امام صاحب بک شلاق زد و امام صاحب بہ زری دعا جزی گفت برادر من ہم در جواب تو در رویت تا زیانہ زدہ میتوانم لیکن نیکنم من بہ دربار خلیفہ شکایت کردہ میتوانم لکن نیکنم۔ در ثلث میل بہ خلاف تو بہ درگاہ اللہ دعا کردہ میتوانم لکن نمیکنم و در قیامت بخلاف تو در عدالت خداوندی پیش شدہ میتوانم لکن این را ہم نمیکنم حتی اگر در روز قیامت من نجات یافتم و سفارش من منظور گردید بدون تو در جنت قدم ہم نمی مانم۔ در حقائق الحنیفہ،

انتہاء صبر و تحمل عبدالرزاق بن ہمام می گوید من نسبت بہ امام صاحب دیگر انسان نرم خود صبر ناک ندیدم ہر روزی امام صاحب در مسجد خیف نشستہ بود شاگردان و دوستانش در اطراف او نشستہ بودند منہم درین مجلس حضور داشتم درین وقت یک نفر کہ از بصرہ آمدہ بود یک مسئلہ را از امام صاحب استفسار کرد امام صاحب بہ وضاحت کامل پاسخ داد، آن شخص فرمود درین بارہ رائی امام بصری این طور نیست بلکہ دیگر قسم است امام صاحب فرمود اخطاء الحسن یعنی امام حسن خطا شدہ است، بہ مجر د این سخن امام صاحب یک نفر ازین مجلس ایستاد شدہ گفت یا ابن الزانیہ یعنی اسے فرزند زنا کار آیا قومی گوی کہ حسن خطا شدہ است مردم ہنگی بہ سوی آن نگر بہ نظر نفرت نظر کردہ خون شان در جوش آمد کہ آن شخص را بزند اما وقتیکہ امام صاحب این غوغا را شاہدہ کرد با اطمینان کامل مردم را آرام کردہ چند دقیقہ فکر و غور کردہ گفت۔ نعم اخطاء الحسن و اصاب ابن مسعود فیما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی بلی حسن خطا شدہ است و عبداللہ ابن مسعود فرمایم گفتہ است طوریکہ او از نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ است۔

درین قسم موقع کہ کسی گستاخی می کرد از جهت بغض و حسد مسخره می کرد باز ہم امام صاحب به این قسم اشخاص دعا کرده اورا معاف می کرد و به او نفع می رساند۔ «عقودالیمان ص ۲۸۷ ابو زہرہ ص ۵۶»

یک زمان یک شخص به دوست خود یک ہمیان کہ دراز کیسہ ہزار درہمی بہ حق وار رسید

یک ہزار درہم بود وادہ وصیت کرد ہنگام کہ بعد از وفات من پسرم بالغ گردید چہ مقدار کہ خواہش تو است بہ آن تا دیہ کن زمانیکہ آن طفل جوان شد دوست پدرش پول را گرفت ہمیان خالی را آورده بہ آن جوان تسلیم کرد وقتیکہ آن جوان از واقعہ خبر شد بہ گریہ و نالہ شروع کرد آن شخص گفت چرا نالہ می کنی من بہ وصیت پدرت عمل نموده ام و من خود را از سؤلیت آخرت خلاص کرده ام، جوان دید کہ بہ این راہ چارہ نیست نزد امام صاحب حاضر شدہ واقعہ را عرض نمود، امام صاحب آن شخص را طلب نموده فرمود کہ آن شخص ہزار درہم را نزد تو نگذاشت تا اکنون ضروریات و توائج خود را پورہ کردی اکنون آن ہزار درہم را آورده بہ این جوان تسلیم کن۔ «عقودالیمان ص ۲۸۱»

محمد بن یوسف صالحی می نویسد کہ در قلب امام اعظم احترام استاد بسیار زیاد بود تا زمانیکہ امام عماد زندہ بود امام صاحب پای خود را طرف خانہ او

دراز نکند بود با وصف اینکہ خانہ ہایشان از یک دیگر فاصلہ داشت حتی کہ ہفت کہ چہ درین فاصلہ بود امام صاحب ابو حنیفہ کہ در بارہ خود کہ امام اعتماد داشت

آن از بعضی بعضی کلام او ظاہری گردید گویند کہ یک شخص در خاکساری امام ابو حنیفہ

بازار کوفہ داخل شدہ پرستید کہ دکان امام ابو حنیفہ کہ امام فقہ است در کجاست؟ متاسفانہ این سوال را آن سائل از خودی امام صاحب کردہ بود امام در پاسخ گفت لیسن هو بفقہ انما هو مفت متکلف یعنی آن عالم فقہ نیست بلکہ خود را از نزد خود مفتی ساختہ است۔

«عقودالیمان ص ۲۸۱»

امام اعمش کہ از جملہ تابعین و محدث مشہور است امام ابو حنیفہ مشکل اعمش را حل نمود

در سال ۶۱ ہجری تولد گردیدہ در ۱۳۱ ہجری از دنیا رحلت نمود کہ ہزار حدیث را یاد کردہ بود با خود کتاب نمی گرداند در ظاہر شکلش حسین بود۔

اعمش از جهت گویندگی شمش تاب برداشتن، روشنی رانداشت و از طرف دیگر حدایند به یزید بن حسین را نصیب کرده بود که هر وقت با امام اعمش جنجال داشتند که از اعمش خود را آزاد کند روزی بعد از هفتن درباره کلام مسکله بین زوج و زوجہ جنجال افتید هر دو بسیار شور و غوغا کردند بالاخره زن با شوهرش کلام را بند کرد اعمش بسیار حیلہ کرد لکن زنی با او گپ نزد بالاخره که بسیار غضبناک شد تم خورد که اگر امشب تو همراه من تکلم کنی تو طلاق باشی (طلاق باین) -

بعد از اینکه این الفاظ را اعمش استعمال کرد و در اطراف اطفال خورد و خود را دید و به مشکلات روزگار برون فکر کرد بسیار پیشان شده گاهی نزدیک کس و گاهی نزد دیگر کس می رفت که چگونه حیلہ کنی بالاخره نزد امام صاحب حاضر شد و قضیہ را کا حقه بیان کرد، امام صاحب اورا گفت بیچ قابل تشویش نیست خاطر جمع باش امشب آذان صبح را قبل از صبح صادق در قریہ شما خواهم گفت " یعنی کسی را گویم که در قریہ شما قبل از صبح صادق آذان صبح را گوید " بالاخره امام صاحب خودش به مسجد قریہ اعمش رفت و مؤذن را گفت قبل از صبح صادق آذان بگوید و مؤذن ہم ہم چنین کرد آذان گفته شد زن اعمش که منتظر آذان صبح بود و همه اشیاء خود را بسته کرده به رفتن خانہ پدرش آمادہ گی گرفته بود وقتیکہ آذان را شنید سرورانه گفت، شکر خداست که از دست این بابای بدصلت خلاص شدم، امام اعمش گفت شکر خداست که به مهربانی امام ابوحنیفہ مؤذن قبل از صبح صادق آذان گفته آن تار که قطع کننده رابطہ ما و تو بود محکم ساخت و محفوظ نگهداشت -

در عقود الجمان ص ۲۵۵ و مناقب موفق ص ۱۳۱

ابوبکر بن محمد زنجیری درباره مناقب امام ابوحنیفہ می نویسد

امام اعمش و حوال آرد

مناسبات امام اعمش و ابوحنیفہ از اول ہم خوب نبود، اعمش

و امام ابوحنیفہ با یک دیگر میلان و محبت کم داشتند درباره امام اعظم حسن ظن نداشت اعمش خوب صورت ہم نبود و طبیعت تیز ہم داشت از جهت مزاج طبعی خود گاهی گاهی مبتلای مصائب می گردید طوری که یک مرتبہ قسم یاد کرد که اگر خاتم بہ من احوال روان کند که آرد خلاص شدہ است برابر است کہ این پیغام بذریعہ کاغذ باشد یا بہ ذریعہ قاصد یا در پیشروی کسی یاد آوری کند بر این غرض کہ مرا آگاہی دسد یا اینکه این سخن را بہ اشارہ بہ من بفماند از طرف من مطلق باشد غرض در حیرت بود و در فکر این بود کہ چگونه

خود را دچار مشکلات نمکند و اولین ضرورت خانه ہم آرد است از علماء بزرگ استفسار کرده شد لکن
 هیچ جیلہ را جواز ندادند برای آن زن گفته شد کہ نزد امام ابوحنیفہ برو تا کہ او این مشکل را آسان کند
 ہمین بود کہ آن زن نزد امام صاحب حاضر شدہ واقعہ را حکایت کرد امام اعظم فرمود درین بارہ
 تشویش نکن قابل پریشانی نیست، این چنین بکن کہ امام اعظم شب استراحت کرد در چادر پلنگ
 او جوال یا توبرہ آرد آورد رابستہ کن وقتیکہ صبح از خواب برخاست توبرہ خالی را دید خود بخودی فهمد
 کہ در خانہ آرد نیست آرد خلاص شدہ است و بہ ہمین ترتیب زندگی ہم پیش می رود، خانم اعظم ہم
 ہمین قسم کرد فردا کہ اعظم از خواب برخاست دید کہ توبرہ خالی آرد آورد در چادر او بستہ است ہمید
 کہ در خانہ آرد نیست و امام اعظم بہ این حقیقت ہم پی برد کہ این جیلہ امام ابوحنیفہ است و قسم
 خورد کہ این جیلہ را بدون امام اعظم دیگر کس یاد ندارد این ہم درس او است تا وقتیکہ او زنده است
 کامیابی ما مشکل است زیرا کہ تاہی ما را بہ خانم ما ظاہر کردہ ما را نزد خانم مان عقب مانده نشان داد
 «عقود الجمان ص ۲۷۶»

بہ برکت امام صاحب یک مظلوم از مرگ خلاص شد

یک روز امام صاحب بہ

جای ابن ہبیرہ کہ والی شہر

بود تشریف برہ دید کہ والی صاحب بکنغز از زیر تحقیق گرفتہ و مظلوم قرار دادہ است ہنگام کہ ابن ہبیرہ ملاک صاحب
 را دید از جای خود برخاست و امام صاحب را احترام نمودہ خیر مقدم گفتہ مؤدبانہ در جای مناسب
 شاند آن نفر مظلوم دید کہ والی امام صاحب را بسیار احترام کرد شاید کہ سخن او را پذیرد آن مظلوم
 گفت امام صاحب تو مرا میشناسی؟ امام صاحب از ظلم ابن ہبیرہ بالاسے این مظلوم و از اہم این
 مظلوم از حقیقت و غرض او فوراً پی برودہ مقصد مظلوم را ہمیدہ گفت ربلی، در حالیکہ امام صاحب این
 شخص را نمی شناخت گفت تو ہمان شخص نیستی کہ در مسجد آذان میدہی و لا الہ الا اللہ را خوب دراز
 می کشی آن مظلوم گفت بلی صاحب سخن تان بجا است و بکل صیح است، مقصد امام صاحب ازین
 کلام این بود کہ گویا من این نفر را می شناسم کہ کلر گو و قبول کنندہ معبود واحد است و قتیکہ ابن ہبیرہ
 این کلام را شنید آن مظلوم را حکم کرد کہ آذان بگوید و قتیکہ او آذان را گفت امام صاحب
 گفت بکل صیح است ما شاعر اللہ جزاک اللہ و قتیکہ والی صاحب این حال را دید آن مظلوم

بیچاره را رہا کرد۔ در عقود الجمان ص ۲۸۵ و مناقب موفق ص ۱۶۲

یکروز یکزن کالای خربدست داشت نزد امام صاحب
صدر و پیه به مقابل پنجصد در دکان حاضر گردید و گفت این کالای مرا به کسی سودا کن

امام صاحب گفت چند روپیه آن زن گفت صدر و پیه امام صاحب فرمود که این کالا قیمت
 است آن زن گفت دو صدر و پیه امام صاحب جواب داد که هنوز ہم ارزان است آن زن
 جبران شد که آیا امام صاحب ہمراہ من مزاج میکند و یا مسخرہ می کند در حالیکہ امام صاحب نفر مزاج
 و مسخرہ کننده نبود فوراً پنج صدر و پیه کشیدہ بہ آن زن تسلیم کردہ کالا را گرفتہ در دکان گذاشت۔
 شما فکر کنید امروز کدام نفر است کہ این کار را کند این ہم نونہ دین و دیانت داری امام صاحب
 است کہ تجارت او روز بروز اوج می گرفت و زیاد شدہ وسعت پیدا می کرد و در ترقی بود۔

در عقود الجمان ص ۲۲۴ و مناقب موفق ص ۱۹۷

روزی یک شخص نزد امام صاحب حضور شدہ عرض کرد کہ من سوگند یاد کردم
غسل بلا طلاق کہ من از جنابت غسل نمی کنم اگر غسل کردم خانم ام بہ سہ سنگ طلاق باشد
 اکنون چارہ برایم رہنمای کن کہ ہم از غضب خدا ہم از طلاق در امن بمانم زیرا کہ اگر غسل نکنم خدا
 ناراضی اگر غسل کنم زخم طلاق می گردد چطور کنم امام صاحب ہمراہ او بہ قصہ شروع کردہ رفتند نزد
 دریای کہ بالای آن پل بود و قبیکہ روی پل رسیدند امام صاحب آن نفر را بہ دریا انداخت ہمہ
 بدن او تر شد و باز بیرون کشید و فرمود کہ اکنون برو غسل ات ہم اوار شد و زنت ہم طلاق نشد۔
 در مناقب موفق ص ۲۳۱

یک ہمسایہ امام صاحب یک طاؤس خریدہ
بہ قیاس ابو حنیفہ مال مسروقہ پیدا شد بود و بہ آن بسیار علاقت داشت یکروز طاؤس
 مفقود شد آن نفر بسیار گشت پیدا نکرد و بالاخرہ نزد امام صاحب آہوہ عرض کرد کہ طاؤس گمشدہ است امام صاحب
 فرمود خیر است انشا اللہ پیدا میشود، و قبیکہ صبح امام صاحب در نماز رفت در ضمن دیگر سخن ہای یاد آور
 شد کہ شرم است بہ شما کہ طاؤس ہمسایہ خود را ندی میکنید باز ہم در مسجد بہ نماز میآید و یک بال
 آن ہم در سر آن نفر موجود است فوراً یک نفر دست خود را بہ سرش برد امام صاحب آن را شناخت

بعد از اینکه مردم رفتند امام صاحب اورا خواست وحیدہ سنجید کہ آن طاوس را بہ صاحبش تسلیم کند۔
در عقود الجمان ص ۲۷۵

از بشیر بن ولید روایت است کہ در قریہ امام صاحب
یک نوجوان زیست داشت و او در درس ہای امام صاحب

عروسی مرد غریب بہ مہر زیاد

بہم شرکت می کرد روزی بہ امام صاحب عرض کرد کہ در فلان خاندان کوفہ تقسیم عروسی دارم و بہ ہمین خاطر میخواہم کہ آن ہا مہر زیاد می طلبند کہ من طاقت اداہ آن را ندارم و از طرف دیگر بہ عروسی شوق دارم بر ایام بگو کہ چہ قسم کنم؟

امام صاحب فرمود استخارہ کن و آن ہا کلام مقدار مہر کہ می طلبند پیدا کردہ بدہ خلاصہ اینکہ آن جوان بہ سخن امام صاحب عمل نمودہ کلام انداز مہر کہ آنہا گفتہ بودند آمادہ ادا کردن آن شدہ بہ گردن گرفت و میعاد نکاح کردن را مقرر کردند آن نذر امام صاحب حاضر شدہ گفت تاریخ نکاح کردن را مقرر کردہ ایم اما من می گویم کہ یک انداز مہر را الآن می پردازم و یک انداز باقی را چند وقت بعد از آن ہا قبول مدارند و تا وقتیکہ تمام مہر را ندہم آنہا خانم مرا نمی دهند امام صاحب فرمود از کجا پول قرض بگیرد مہر را ادا کردہ خانمش را نکاح کردہ بہ خانہ اش آورد۔

اکنون امام صاحب بہ آن جوان گفت تو در بین مردم شہرت کن کہ من بہ دیگر وطن میروم خانم خود را ہم ہمراہ می برم و قتیکہ ازین سخن خاندان خسرش خبر شدند نزد امام صاحب آمدند کہ در شریعت چہ حکم دارد امام صاحب فرمود در شریعت جواز است کہ خانمش است ہر جای کہ برود ہمراہ خود بردہ می تواند آنہا گفتند این دختر ماست نور چشم ماست و قوت دل ماست ما جدا می آن را ہرگز برداشت کردہ نمی توانیم و بہ مسافری بدون نمی گذاریم امام صاحب فرمود این سخن مشکل نیست شما آن جوان را رضا کنید بہ ہر طریقہ کہ باشد او قرض دار است شما کلام مہر کہ گرفتہ اید دوبارہ بہ آن جوان بدہید تا کہ بہ قرض دارہای خود بدہد خود را ہم مسافر کند و دختر شما را ہم آنہا بہ این گپ رضی شدند بہ این سخن امام صاحب آن جوان بچوش آمدہ گفت۔

فانا ارید منہم شیئا آخر فوق ذلك یعنی من ازین پول زیادہ تر طلبانم، اما امام صاحب اورا طریقی ترساند کہ آن جوان آرام شد یعنی لا امام صاحب گفت تو بہ ہمین پول راضی شوری

اگر عروس گفت من ہم قرض دارم تاکہ ادا قرض خود را خلاص نکند تو جای برده نمی توانی بر آن ترسیده از
گیش ندامت کرده گفت چیزی کہ شما بالای من وضع می کنید و چیزی کہ شما می گوید صحیح است و من بہ
آن گپ خوشحال ہستم تاکہ ازین گپ دیگر کس خبر نہ شود کہ ہمہ قضیہ را خراب کند خلاصہ اینکہ کلام اندازہ
پول کہ امام صاحب خواہش داشت جوان آن را ہم قبول کرد۔
در عقود الجمان ص ۲۶۱ مناقب موفق ص ۱۳

امام ابی یوسف از جملہ تلامیذہ فہم و مشہور
مسئلہ دینی و ندامت امام ابی یوسف
امام اعظم ابو حنیفہ بود کہ خیلی ذہین فہمی
و مجتہد و ہوشیار بود در مسائل استنباط بسیار ماہر گردیدہ بود بعد از یک مرینی طویل بدون اذن و مشورہ
امام صاحب بنود مدرسہ خود کرد و بہ درس شروع کرد امام صاحب بہ یک شخص استفطار آئینم و ازہ
نزد امام ابی یوسف روان کرد کہ یکتقر کالای خود را بہ دینی برای شستن بدہد و دینی گوید کہ فلان
روز بیا کالای خود را ببر، ہنگام کہ این شخص در تاریخ مبینہ رنت آن دین از دادن لباس انکار و زریدہ
و بعداً خودش لباس را گرفتہ بخانہ او رساند آیا درین وقت اجر دینی بہ مالک لازم میشود یا نہ ؟
اگر امام ابی یوسف گفت بلی مزدوری لازم میشود تو بگونہ غلط گفتی اگر گفت کہ نہ اجبر نہ
مزدوری لازم نمی گردد بگونہ غلط گفتی، قاصد امام صاحب ابو حنیفہ بہ در سگاہ ابو یوسف رسیدہ
طوری کہ امام صاحب گفتہ بود ہمان قسم کرد، امام ابی یوسف وارخط شدہ فہمید کہ کلام مسئلہ است
فراہ پیشمان شدہ نزد امام صاحب حاضر شد۔ امام صاحب فرمود فکر میکنم کہ مسئلہ دینی را این جا
آوردی امام ابی یوسف بسیار ملامت و پیشمان بود امام صاحب مسئلہ را بہ او تفصیل داد و فہمید
کہ اگر اول دینی از شستن لباس انکار و زریدہ باشد او غاسب است مستحق اجر نیست اگر بعد از شستن
لباس انکار کردہ باشد مستحق مزد است و قبیکہ لباس را خودش آورد جرم غصب ختم شد از این
اجراست۔ در وفیات الایمان جلد ۸ ص ۲۸ و عقود الجمان ص ۲۵۳

امام دیکچ میفرماید کہ در توبہ ما یک خانقاہی بود
عداوت بہ محبت بدل شد
بود او ہمراہ امام ابو حنیفہ۔ سخت عداوت داشتند
کسی بہ خلاف امام صاحب قسم می برداشت او ہمکارش می بود متأسفانہ او یکروز ہمہ ازین قسم باز
Marfat.com

شد و گفت اگر امشب تو از من طلاق خواستی و من طلاق ندرم توبه من طلاق باشی در یعنی اگر تو مطالبه طلاق کنی من طلاق میدهم" به مجرد شنیدن این الفاظ قانمش گفت اگر شهم از تو امشب مطالبه طلاق نکروم همه غلامان من آزاد باشد۔

چند ساعت بعد مشاجره و غضب زوجین سرد شد و هر دو پشیمان شدند و هر دو نزد امام سفیان ثوری و قاضی ابن ابی یعل که امام های آن زمان بودند رفتند و لکن این مسئله طوری بی سر و بود که معلوم کردنش شکل بود و طریقتش را پیدا کرده نهمی شمر از روز بد زوجین نزد امام صاحب آمدند و واقعه را بیان کردند امام صاحب بدون درنگ تیر کردن مسئله را حل کرد که به زن فرمود که تو درین ساعت از زوج خود طلاق طلب کن و زن هم چنین کرد و به آن نفر گفت که تو بگو تو طلاق هستی اگر خواهش داری امام صاحب به زن فرمود که بگوید من بطل طلاق خواهش ندارم و خود را طلاق نمی کنم۔ امام صاحب گفت بروید هر دو تبت آزاد شدید اکنون به بیچ کدام تان طلاق نمی آید این بمسایه امام صاحب که قابلیت و مهربانی امام را دید از مخالفت او توبه کرده بعد از هر نماز زوجین در حق امام صاحب دعا خیر و عفو و کامیابی طلبی کردند و عداوت به محبت بدل شد۔

«عقود الجمان ص ۲۸۴»

در دوران و زمانه امام ابو حنیفه

یک شخص دعوی پیغمبری کرده بود مردم

طلب علامات از پیغمبر مکذب کفر است

آنرا گرفتند که همراه او مباحثه کنند یا عمل در برابر او انجام دهند او مردم را گفت شما مرا مهلت بدید که پیغمبری خود را ظاهر کنم و نشانه پیغمبری ام را بشنا آشکار کنم مردم به او وقت و مهلت دادند درین وقت ازین واقعه امام صاحب خبر شده گفت نه نه این چنین ضرور نیست چرا که از پیغمبر کاذب علامه خواستن کفر است زیرا که نبی فرموده است لانی بعدی بعد از من دیگر نبی نیست از پیغمبر مکذب علامه خواستن راه است براس پیغمبر دیگری و در عقیده ختم نبوت شهم پیدا میشود و این سبب کفر می گردد۔ «عقود الجمان ص ۱۲۶ و مناقب موفق ص ۱۲۶»

از عبدالعزیز بن ابی رواد روایت است که یک مرتبه او را خلیف

بدر بار خود طلب کرد و وقتی که قاصدا آمد او بسیار پریشان شده

طرز تبلیغ در دربار شاه می

نزد امام صاحب تشریف آورد زیرا کہ شاگرد امام صاحب بود۔ گفت مرا خلیفہ بہ دربار خود خواستہ
و بہن مناسب نیست کہ بدر بار شاہی بروم چیزی امر بالمعروف و نہی از منکر نکنم درین بارہ بن مشورۃ
بدہ۔ امام ابوحنیفہ فرمود وقتیکہ تو عازم دربار شدی سلام بدہ و بعد سکوت را بخود اختیار کن
و اگر از تو مستند استفسار کردند جوابش را بلا داشتی و لا اورانہ جواب بدہ و در عین جوابت این
چند الفاظ را یاد آور شو کہ ای۔ امیر المومنین در دنیا مردم قدرت و چوکی را بخاطر می گیرند کہ ذریعہ
چہار چیز دیگر گردد۔

اول۔ برای عزت و شرف : شکر خداست کہ عزت و شرف از پدر و با بایت تو میراث

ماندہ است۔

دوم۔ برای پادشاہی : الحمد للہ تو حکم را ن عرب و عجم ہستی۔

سوم : برای مال و دولت : خداوند مال و دولت فراوان تو بخشیدہ است۔

چہارم۔ امیر المومنین : اکنون تو در قلب خود ترس خدا را جای گزین کن ، تقوا و عمل نیک

را پیشہ خود بگردان تا کہ دولت دنیا و آخرت و سعادت عمری نصیبت گردد۔

« در عقود الجمان ص ۲۰۸ »

یکی از والی ہای جابر بنو امیہ

یعنی والی ابن ہبیرہ بشارتہ

جواب جبرائیل اندانہ امام صاحب بہ والی ابن ہبیرہ

خلیفہ خود بہ پالیسی و نیزنگی با امام صاحب رشتہ دوستی را قائم کردہ بہ زبان نرم و شیرین گفت۔ ای
جناب بزرگوار گاہی گاہی نزد ما تشریف آور شوید تا کہ ما از شما و شما از ما فائدہ حاصل کنید امام ابوحنیفہ

در جواب والی ابن ہبیرہ گفت بہ قرابت شما بہ من چہ فائدہ میرسد ؟ تو مراد بہ پہلوی خود جای دادہ بالائیم
احسان میکنی و مرا بہ آزمائش و امتحان با مبتلا میازی اگر توازن ناراض شدی و مرا از نزدیکت دور

کردی این برای من ذلت است خلاصہ اینکہ کدام چیز کہ تو داری بن ضرور نیست و بہ آن حاجت ندارم
و در نزد من کدام چیز کہ است یعنی علم) اورا کسی گرفتہ نمی تواند در پایان گفتگوی خویش جبرائیل اندانہ

با استغفار کامل گفت جناب نزد شما چیزی نیست کہ من از آن بترسم۔ الحمد للہ ابوحنیفہ از لحاظ

مال و جاہ متغنی است و الشرائین ہر دو نعمت عظیم مال و دولت و عزت را در ایام او است

« دماغ ابوحنیفہ ص ۲۲۵ و عقود الجمان ص ۲۸ »

حکومت بنو امیہ در باره امام صاحب

والی این بسیرہ از امام ابوحنیفہ نا امید شد

فیصلہ یوں دند بودند کہ اول با او نرمی

کرده شود و اگر به این ترتیب نہ شد باز آن وقتی کلر گرفته شود طبق همین فیصلہ والی جابر ابن بسیرہ اول
 با امام صاحب از طریق دوستی پیش آمد کرده و بعداً یک وزارت عمدہ را بہ او پیشینہا د کرده گفت لطف
 و مہربانی وال ہم ہمراہستان میباشند و اریجات و صادرات و ہر حکم خزانہ در نزد شما میباشند و بہ نظریہ
 شما کار کردہ میشود۔ چونکہ امام ابوحنیفہ را خداوند مال و جاہ و مقام و عقل و زیرکی دادہ بود در آئندہ
 ہر چیز نیک می کرد و آئندہ ہمراہی بنجید گفتار و عمدہ ہای خام ابن بسیرہ بہ او کار نکرد، امام صاحب
 طبق طبیعت مستغنی خود از قبول کردن امور حکومت انکار و زبرد و جرأت مندانه با والی گفتگو کرد و قہر
 ابن بسیرہ دید کہ امام صاحب در دام نیامد نا امید شد بعد از نرمی و تسخمتی را اختیار کردہ بساہ شکلات
 در پار شدن و بسا از رانی تر مسانید لیکن امام صاحب مروانہ وار گفت مسایل ولایت و وزارت
 بسیار گمان گپ است اگر مرا حکومت گوید کہ در واژہ جامع شہر را بشمار این عہدہ را قبول نخواہم
 کرد، از یک طرف ابن بسیرہ کہ در معاظہ امام صاحب موفق نہ شد قسم خورد کہ ہر کاری کہ از دستم بیاید
 در حق تو دریغ نخواہم کرد از طرف دیگر امام صاحب قسم خورد کہ من ہم در حکومت شرکت نمی کنم۔
 فواللہ لا ادرخل ذلک یعنی قسم بخدا کہ منہم ہیچوقت در حکومت شامل نمی شوم۔
 چونکہ این کار بہ حکومت دشوار بود، بناء بہ اشارہ والی ابن بسیرہ پانزہ روز امام صاحب را بہ زندان
 قید کردہ شد و در زندان ہم مناصب اعلیٰ را پیشکش نمودہ دیگر دام ہای حرص را در اطراف امام
 صاحب تہیز نہاد کہ امام صاحب ہم نفری سادہ نبود کہ درین قسم وام ہا واقع شود۔ وقتیکہ والی ابن
 بسیرہ دید کہ در پلان ہای خود ناکام گردید قسم یاد کرد کہ دان لم یفعل لنصربنہ بالسیاط۔ یعنی اگر
 امام ابوحنیفہ را منصب قضاہ را قبول نکرد و بہ عہدہ نگرفتہ حتماً او را درہ می زنم۔ بہ قسم ابن بسیرہ
 دیگر مردم اساسی نظر کردند اما نظر امام صاحب بہ دربار قہاری بہ جباری بودہ گفت واللہ لا فعلت
 فی قضاہی۔ قسم بخدا کہ اگر ابن بسیرہ تہی ہم کند قبول منصب قضاہ را نخواہم کرد۔ والی امام صاحب
 را بہ زندان گرفتند و بسیار از زندان خارج کردہ رد برایش ایستاد و چونکہ در ہوس اقتدار مست

بود امام صاحب را از مرگ میترسایند لکن امام صاحب به استقامت و حوصله کامل گفت -
انسانی میتة واحدة جزاء این، پسره صرف یک مرگ است - جزاء دنیوی این، پسره بمن از
مرزهای آخرت سهل و آسان است قسم بخداوند که به این عہدہ ہرگز راضی نہ خواہم شد اگر چہ
او مرا قتل کند - در مناقب کردی ص ۲۰۵

امام صاحب را بعضی دوستهایش نصیحت می کرد - لکن امام صاحب پاسخ داد من آن
عہدہ کہ در آن حکم سر قلم کردن باشد و من در آن محضرتی تم تصدیق کنم قسم است بخدا کہ من این
قسم عہدہ را قبول نمی کنم - " مناقب صدرالائمہ باب الثامن عشر ص ۲۷۳ "

بعد ازین علماء بزرگ مثلاً قاضی ابن ابی بیللی و ابن شبرمه و داود بن ابی ہند بہ شکل یک
دند نزد امام صاحب تشریف بردند و او را از پلان و ارادہ های حکومت مطلع ساختند و گفتند
بیچ بیچ چرا خود را تصدأ بہ دست مرگ میدہی باز ہم امام صاحب جواب داد لم اذانی
ان اعدله ابواب مسجد واسط فی ذلك - یعنی اگر این پسره بمن حکم شماریدن دروازه های
مسجد وسطی را ہم بدہد قبول نخواہم کرد - " مناقب کردی ص ۲۷۵ "

طرز جزاء دادن بہ امام صاحب را موفق نوشته کہ ہر روز امام صاحب را بہ میدان می
آوردند - موزیک می خواند تا کہ مردم جمع گردند، و قتیکہ مردم از دحام می کردند ہر روز امام صاحب
را دہ دہ درہ می زدند تا دوازده روز ہم چنین سزا دادہ میشد و در بازار ہا بہ خاطر شرمندان
گروانیدہ می شد و دوازده روز ۱۲۰ درہ زدہ شد، بجرم اظہار حق بہ اشارہ والی جلاد امام صاحب
را در سربہر جاے کہ برابر می شد با درہ می زدند و قتیکہ امام صاحب بہ زندان بردہ می شد و سزا
جای درہ ظاہری بود و سرامام بیچارہ آماس گرفتہ بود - " مناقب موفق ص ۲۷۴ "

بعد از بازگشت بہ کدام تصویری امام صاحب بہ گریان شروع کرد -

احترام والدہ

مردم از او پرسیدند کہ از جهت درد و ضرب گریان می کنید؟ ایشان

فرمودند نہ این ضرب در خیال من نمی آید بلکہ غم مادرم دردلم است کہ این حالت مظلومیت مرا

مشاہدہ کند چہ خواہد کرد - در کردی ص ۲۷۳ و عقودالجمان ص ۳۱۲

گفتگوی نواسه و فرزند امام به مظلومیت امام صاحب
 ابن خلکان می نویسد
 که ابن بسیره هر روزه

امام صاحب را ده دره می زد و وقتی که این حالت مظلومیت امام صاحب را امام احمد بن
 حنبل یاد می کرد بی اندازه گریان کرده در حق امام صاحب دعا می کرد -

«وقبات الاعیان لابن خلکان جلد ۵ ص ۴۰»

نواسه امام صاحب اسماعیل میفرماید که من همراه پدرم «حاد بن ابی حنیفه» در کوفه از
 راه کناسه عبور می کردیم که ناگهان چشم پدرم از آب دیده ملوگر دیده به گریان شروع کرد - من
 در حیرت شده سبب و علت گریان را استفسار کردم که یا ایت مایبیکت یعنی پدر جان چه
 چیز تو را گریان می کند، پدرم جواب داد یا بنی فی هذا الموضوع ضرب ابن بسیره
 ابی عشرة ایام فی کل یوم عشرة اسواط علی ان یلی القضاء فلو یفعل -

یعنی ای پسر من این مکان است که ابن بسیره پدر من ابوحنیفه را تا ده روز روزانه ده دره
 زده است به این عرض که ابوحنیفه «تو منصب قضا را قبول کن لکن او بجای منصب قضا به دره
 خوشحال بود، باوصف این قدر تکالیف امام صاحب غم مادر خود را می خورد و طوری که در یک روایت
 نقل شده است -

غیر مناسب نخواهد بود که یک قصه تاریخی از خدمت و احترام امام صاحب
 تا بعد از می مادر را در برابر والده اش نقل کنیم، نویسنده های نوینند که مادر امام صاحب
 هم مثل دیگر عورت ها به ملاهای قصه گو و واعظین معتقد بوده نهایت شکی مزاج بود، در کوفه یک
 واعظ مشهور بود که عمر بن ذرعه نام داشت به آن خیلی عقیده مند بود، کلام مستد که عارض می شد
 مادرش امام را نزد عمر بن ذرعه می فرستاد تا که از او مستد را پرسد، امام صاحب از حکم والده
 سرکشی کرده نمی توانست رفته مستد را می پرسید آن بیچاره از جای برخاسته امام صاحب را تعظیم
 می کرد و می گفت در جای که شما باشید من چه قسم تکلم کنم، امام صاحب فرمود حکم مادرم را تعیل کرده
 ام بسا اوقات بعضی مستد را عمر بن ذرعه دانست از امام صاحب استفسار می کرد امام صاحب برایش
 می گفت باز عمر آن جواب را دو باره به امام صاحب تکرار می کرد باز امام صاحب آن جواب را به

والدہ اسی می آورد بعض اوقات مادرش بہ خاطر استفسار مسئلہ خودش نزد عمر بن ذر مرہون می شد
و قتیکہ در قاطر سواری شد امام صاحب پیادہ ہمراہش می رفت۔ وقتی کہ خودش می پرسیدونی شنوید
باز تسلی اسی می شد۔

روزی مادرش از امام صاحب کلام مسئلہ را پرسید امام صاحب جواب داد۔ مادرش گفت سند
تو صحیح نیست اگر عمر قبول کرد من ہم اعتماد می کنم امام صاحب و مادرش نزد عمر بن ذر رہزمتی کہ
ہفتہ بلا عرض کردند عمر بن ذر عہ گفت تو نسبت بہ من عالم ہستی چرا خودت جواب ندادی امام صاحب
گفت من ہمین قسم جواب دادم عمر بن ذر عہ گفت بکلی صحیح است بعداً تسلی مادرش آمد و دوبارہ
خانہ آمدند۔ در عقودالجمان ص ۲۹۲

مردم اہل موصل از یک معاہدہ خلیفہ منصور خلاف
خلیفہ منصور و فتویٰ امام صاحب

ورزی کردہ بودند مطابق فیصلہ شان بہ عہد
شکنی آنها مباح الدم گردیدہ بودند خلیفہ منصور علاء فقہا و جامع کردہ بود کہ در آن جملہ امام ابو حنیفہ
ہم حاضر بود منصور فرمود آیا این قول صحیح نیست کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ المؤمنون
علی شہوطہم یعنی مومن ہا پابند شروط خود ہستند۔ مردم موصل وعدہ کردہ بودند کہ بغاوت
نخواہند کرد، اکنون آن پیمان را شکستند از وعدہ خلاف ورزی ہند پس قتل آنها جایز است و آنها
مباح الدم اند درین بارہ نظریہ شاپچیت ؛ یکتقر از مجلس بلند شدہ گفت تو اختیار داری چیزی
کہ می گوی بکلی صحیح است اگر معاف کنی اختیار داری اگر جزا میدہی سزای جرمشان است۔
منصور روسے خود را طرف امام صاحب گردانیدہ گفت رای شاپچیت ؛ آیا ما از خاندان وارثان
خلافت پسندیدہ پیغمبری نیستیم ؛ امام صاحب جواب داد کلام شرط کہ مردم موصل و شما ماندہ اید
از اختیارات شما خارج است زیرا کہ خون مومن در سہ حالت مباح است۔

(۱) مرتد (۲) زانی (۳) قاتل بناؤ قتل مردم موصل در بیچ صورت بتوروانیست در شرط
شامفرمان خدا بسیار حق دار است۔ جناب این را بگو زنی کہ با کسی از دواج نکرده باشد و نہ کینز
کہ خود را بہ کسی مباح کرده باشد با آنها جماع جایز و صحیح است۔

در الکامل ابن اشریح جلد ۵ ص ۳۱۵

خلیفہ منصور دیگر علماء را اجازة رخصت داد و امام صاحب را تنها کرده گفت سخن شما دین
 باره صحیح است لکن شما دیگر فتوای ندهید کہ در آن ذلت خلیفہ باشد زیرا کہ بہ این حوصلہ باغی
 ہا افزون می گردد۔ در المناقب لابن البرازی ۲۰

مطابق روایت الکامل ابن اثیر خلیفہ منصور امام صاحب و دیگر و فقیہائش و ہمراہانش را
 رخصت کرد۔ در الکامل جلد ۲ ص ۲۱۰

منصبہ ظالمانہ ابو جعفر منصور بہ تدبیر حکیمانہ امام ابو حنیفہ ۲ ناکام گردید
 وقتی کہ

آباد میشد خلیفہ منصور عہدہ قضاوت آن شہر را بہ امام صاحب پیشکش کرد۔ لکن امام ۲ آنرا قبول
 نکرد ازین جهت خلیفہ منصور غضب شد بہ امام صاحب ۲ گفت بہ ہر قسم کہ میشود نوکری حکومت
 را حتماً قبول میکنی اختیار داری کہ منصب قضا را قبول میکنی یا کہ ازین سخت وظیفہ برایت سپردہ
 میشود اما امام صاحب بہ پیمان خود راسخ بود بالآخرہ خلیفہ منصور گفت شہری کہ در بغداد جور میشود
 امام ابو حنیفہ ۲ روزانہ خشت ہا سے آنرا و بارہا را بشمارد تا بہ روزش بہ ہمین قسم بگذرد و اینکہ
 یک یک خشت را بالا کرده بشمارد و دستہائش ازین می رود بہ ہمین نیزنگ امام صاحب را در استخوان
 بزرگ واقع کرد بلکہ این کار را بہ حدیث یک سزا بزرگ بہ امام صاحب اختیار نموده بود تا کہ
 در مشقت بافتند و ۲ منصب قضا را قبول کند امام صاحب طفل نبود کہ بہ این عید ہا فریب
 بخورد، بالآخرہ امام صاحب جای را اندازہ کرده بود و بہ حساب دگر جای متعین کرده بود وقتیکہ
 شام می شد بہ حکومت خبر میداد کہ این قدر خشت شدہ است بہ ہمین ترتیب قسم خلیفہ ۲ منصور ہم بجا
 شد و امام صاحب از ذمہ قضا خود را رہائی داد۔ در حقائق السنن جلد ۲ ص ۲۹۱ و تاریخ ابن اثیر
 جلد ۱ ص ۹۷

خلیفہ ابو جعفر منصور ہمیش متوجہ امام صاحب بود کہ چہ می کند

و چہ می گوید و مقصدش این بود کہ امام صاحب را از کوفہ

استقلال امام ابو حنیفہ ۲

خارج کند بہ ہمین غرض منصور حاکم خود عیسی بن موسی را امر کرد کہ امام صاحب را فوراً سوار کردہ نزد
 من روانہ کنند طبق حکم حکومت امام صاحب را بہ بغداد فرستادہ بدر بار خلیفہ حاضر کردہ شد کہ از طرف

خلیفہ منصب قاضی القضاة و وزارت انصاف را برایش پیش کردہ شد و دیگر سخن ہا ہم پایان و بلا شد، اما امام صاحب انکاری و زرید و در آخر بہ خلیفہ گفت انی لا اصلح یعنی من قابلیت منصب قضاہ را ندارم خلیفہ گفت بل انت تصلح۔ نہ بلکہ تو قابلیت منصب قضاہ را داری از ہر دو طرف آواز ہا بلند گردید اما در میان سنہا اسکان توافق نبود، ابو جعفر بہ غضب آمدہ گفت کذبت انت تصلح دروغ گفتی تو صلاحیتی عمدہ قضاوۃ را داری امام صاحب جراتمندانہ گفت گپ را خلاص کردی آیا این قسم نکر کہ کاذب باشد صلاحیت منصب قضاہ را دارد؟ منصور چپ شد طبق روایت خطیب فلف المنصور لیفعلن۔ یعنی منصور قسم خورد کہ ابو حنیفہ حقا این کار را می کند و امام صاحب قسم خورد کہ بکلی این کار را نخواہم کرد۔ امام صاحب بہ کلام خود را سخ بودہ چونکہ منصور بسیار غضب شد، بہ امام صاحب الفاظ زشت استعمال نمی کرد و بالآخرہ حکم کرد کہ امام صاحب راسی درہ زرد و از بندش خون جاری بود با وصف این ہم غلامی حکومت را قبول نکرد خلیفہ امر کرد بزدان ببرد مشکلات برایش خلق کنند ہمین است کہ آب و نان درست برایش نمی دادند در بعضی روایات ہم آمدہ کہ بہ جناب امام صاحب زہر نوشانیدند درین وقت تقریباً امام صاحب ۷۰ سالہ بود از یک طرف زندگی علی و از دیگر طرف از زجر و سختی ہای زندان بدن امام بکلی ضعیف شدہ بود از دست ظلم منصور ظالم بہ امام صاحب گوشت و استخوان نماندہ بود ہنگامیکہ علامہ مرگ برایش ظاہر گردید سر بہ سجدہ نہادہ جان را بجان آفرین تسلیم نمود۔ انا لله وانا الیہ راجعون

در وفیات الاعیان ج ۵ ص ۴۰۶ و ص ۴۰۷ و موفق ص ۲۸۵ و عقود الجمان ص ۲۸۵ و خیرات الاحسان در ص ۶۱ می نویسند کہ بہ امام صاحب پیالہ زہر پیش کردہ شد۔ امام صاحب انکار و زرید و گفت من بہ این می فہم کہ این چیست من خود را قصداً بہ کشت نمیدہم این حرام است بہ زور پیالہ را در دهن امام صاحب انداختند و بہ ہمین پیالہ امام صاحب دنیا و فانی را ترک گفتہ بہ دنیا باقی رحلت کرد۔ در عقود الجمان ص ۲۸۵ و موفق ص ۲۸۵

قبل از ہمہ حکایت دل چسپ این است

بعد از مرگ امام ابو حنیفہ خلیفہ آرام نماند

کہ بعد از وفات امام صاحب مردم اورا

در قبرستان دفن نکردند بلکہ جای خاصی بہ او اختیار کردند گویند کہ منصور ہم در جنازہ امام صاحب

آمده بود بعد از دفن او منصور پرسید که چرا ابوحنیفه را جدا قبر کردید مردم پاسخ دادند که وصیت کرده بود مرادین جاد فن نکشید بخاطر که این زمین را خلیفه به ظلم از نزد مردم غصب کرده است و این فتویٰ امام صاحب بود که مراد زمین دفن نکشید که غصبی و به ظلم از مردم گرفته شده باشد و قتیکه منصور ظالم این گپ را شنید بی اختیار گفت من یعدزنی منہ جیاً و میتاً یعنی در زندگی و وفات مرا از ابوحنیفه که حفاظت کرده میتواند در دفاع ابوحنیفه ص ۲۴۲ و عقودالجمان ص ۲۶۱

یک مرتبه خلیفه بازن خود حره، در کدام باره ناساز شدند
حق گفتن منصب فرضی من بود زنش گفت خلیفه انصاف ندارد خلیفه منصور گفت

نفر سوم را تو مقرر کن که در بین ما تو فیصله کن زنش امام صاحب ابوحنیفه را پیشنهاد کرد، خلیفه فوراً نفر روان کرد امام صاحب را حاضر کردند زنش در پشت پرده نشسته بود به انداز قریب بود که نسنجهای این هر دو را می شنید منصور از امام پرسید شریعت برای مرد چند زن اجازه داده است یعنی مرد چند زن گرفته میتواند؟ امام صاحب جواب داد که چهار زن منصور به زن خود صدا کرد که شنیدی زنش گفت شنیدم، امام صاحب از صدای منصور فهمیده گفت چهار زن به کسی اجازه است که او انصاف داشته باشد و به انصاف قایم باشد اگر چنین نباشد از یک زن زیاد خوب نیست خداوند میفرماید وَانِ خَفْتِ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فِیْ حِدَادَۃٍ - یعنی اگر شما خوف دارید که انصاف کرده نتوانید پس یکزن هم بس است امام صاحب طبق شرعی گپ هر دو را شنیده فیصله کرده بخانه اش آمد فوراً یک مزدور یک کیسه ۵۰ هزار درهبی را آورده به امام صاحب تسلیم کرد که این تحفه را حره خانم منصور بشما روان کرده است وی گوید که این تحفه را بعد از سلام از طرف کبیر خود قبول کنید از سخنان حق شما تشکر امام ابوحنیفه پول را دوباره گردانیده به خادم گفت که به آن زن بگو من کدام چیز که گفتم و کدام فیصله که کردم درین کدام غرض دنیوی نداشتم بلکه این به من فرض بود.

در عقودالجمان ص ۲۶۸ و مناقب موفق ص ۱۸۸

باب پنجم

علم و فضیلت و وسعت مطالعه و جامعیت و
بصیرت و حقیقت پسندی و ہوشیاری و حاضر جوابی
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت است کہ ما یک

دفعہ در مجلس امام اعظم نشستہ بودیم کہ بسیار

حدیثین مثل عطار و فقہاء مثل اطباء اند

مسائل بحث شد کہ رائی امام ابوحنیفہ ہم را یاد کردند، امام صاحب جواب تفصیلی داد اعظم پرسید
کہ تو این جواب را بہ کلام بنیاد میدہی گفت بنیاد این جواب بہ حدیثی است کہ از ابی صالح بہ سند ابی
ہریرہ روایت کردہ بودید و ہذا بہ روایت و سند فلان و فلان صحابہ ہم کلام کہ ما از شما شنیدہ بودیم
اعظم بہ شنیدن این جواب حیران شد امام صاحب را بہ ہم وقتا ہنش شاد باش کردہ و ناگہان از زبانش
این الفاظ فازح شد یا معشر الفقہاء افتخرا لا طباع و نحن الصیادلہ

یعنی ای گروہ فقہار شما طیبیان و معاطار ہستیم در عقود الجمان صلا و مناقب الامام ابی حنیفہ

المدہبی ص ۲ جامع بیان العلم جلد ۲ ص ۱۱۱

از ہر بن کیان روایت می کند کہ یک

مرتبہ نبی را در خواب دیدم و می بینم

علم ابوحنیفہ از علم خضر گرفتہ شدہ است

کہ در پشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو موی سفید نشستہ است درین شب و روز من کتب ابوحنیفہ
را بسیار مطالعہ می کردم و مشغول مطالعہ بودم بر اینم گفتہ شد کہ این نفر مقدم جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

است و در نظر که در عقب نشسته است، یکی ابو بکرؓ و دیگری عمرؓ است. من گفتم که چند پسران از نبیؐ دارم آنها گفتند پسر لاکن به آواز بلندند. من از نبیؐ در باره امام ابو حنیفهؒ پرسیدم آنها در جوابم گفتند هذا علما انتسبوا من علم المختصر یعنی علم ابو حنیفهؒ از علم خضر گرفته شده است. در عقود الجمان ص ۶۸ خیرات الحسان ص ۶۲

امام شافعیؒ یک مرتبه به قبر ابو حنیفهؒ حاضر شده دعا

از امام ابو حنیفه جیار ام میآید

مغفرت خواسته بود که وقت نماز فجر شد، امام شافعیؒ

نه در نماز دعا قنوت خواند و نه بسم اللہ الرحمن الرحیم را به آواز بلند گفت حال آنکه امام شافعیؒ همیشه

در نماز صبح دعا قنوت و بسم اللہ الرحمن الرحیم را به آواز بلند می گفت در این مسلک و طریقه اوست

از امام شافعیؒ کسی استفسار کرد که چرا دعا قنوت نخواندی و بسم اللہ را با آواز بلند نگفتی پاسخ داد

که از صاحب این قبر مبارک در یعنی از امام ابو حنیفهؒ، جیار ام می آید از جهت احترام و ادب او

رای خود را درین جا ترک کردم و به مسلک او عمل کردم. در عقود الجمان ص ۳۶۳

سردار محمد بن امام عبداللہ بن

امام اذاعی از غلطی خود احساس ندامت کرد

مبارک استاد امام بخاری که از

شاگردهای مشهور امام اعظم ابو حنیفهؒ یاد میشود، یک مرتبه به بیروت سفر کرد و غرضش این بود که در دین

امام اوزاعی شرکت بورزد تا که از علم حدیث خود را اکال کند، وقتیکه آن جا رسید امام اوزاعی پرسید

من شنیدم در کوفه یک نفر پیدا شده که در دین سخنهای تازه و جدید پیدا کرده است او کیست؟ امام عبداللہ

بن مبارک در جواب اش پاسخ پیچ نداده از جای خود برخاست سه روز بعد چند ورق کتاب ابو حنیفهؒ

را گرفته باز آمد که در سر هر ورق نوشته بود در قال نعمان بن ثابت، این اوراق را به امام اوزاعی عرضه

کرد، همه ورق ها را خواند تا که همه مضمون ها را ختم نکرد سر خود را هم بلند نکرد و وقتیکه خوانده خلاص

کرد از ابن مبارک پرسید اکنون بگو که نعمان بن ثابت کیست؟ امام عبداللہ بن مبارک فرمود، نعمان

صاحب یک عالم بزرگ عراق و پیروم شد من است از بخت نیک ام چند مرتبه در مجلس او شریک

شدم. امام اوزاعی گفت خداوند ترا بیا مرزد نعمان آدم نیکی بوده پس برو از آن چیزی یاد کن.

امام ابن مبارک گفت این همان شخص است که تو دیروز گفته بودی در دین سخنهای جدید پیدا کرده است

امام اوزاعی بہ غلطی خود ہمید وقتیکہ مکہ شریف بہ خاطر حج رفت آن جا با امام صاحب دیدن و ملاقات کرد نقاہت و بخت و مباحثہ امام ابو حنیفہ را کہ دید حیران شد، درین موقع عبد اللہ بن مبارک ہم حاضر بود وقتیکہ از ہمید جدا شدند امام اوزاعی بہ این مبارک گفت از جہت علم و نقاہت ابو حنیفہ حاسدان اوزیاد شدہ است و ابو حنیفہ خارشیم آہناست حقیقت این است کہ دربارہ این بدگمانی من غلط بودہ من خود را ملامت می کنم در تاریخ بغداد،

یک روز قاضی ابن ابی لیلی در یک باغ چکر رفت
فعل ابو حنیفہ مذموم نبود بلکہ محمود بود حکمت خدا بود کہ چند ساعت بعد امام ابو حنیفہ

ہم ہمین جا آمد ہر دو یکجا شد در طرف و دیگری در باغ زنہا نشستہ بودند کہ بیت می خوانند آنہا چپ شدند ناگہان امام صاحب گفت احسن شیء - شما زنہا خوب کردید در ظاہر این معلوم شد کہ امام صاحب بیت زنان را سفت کرد، قاضی ابن ابی لیلی کہ این سخن را شنید آگت چہ گفتی؟ چہ بیت زنہا را سفت کردی. جرم کردی زیرا کہ توصیف اہی را کردی بہ این جرم تو بہ حکومت پلیس میشوی و مردود الشہاد شمرده میشوی امام صاحب گفت قاضی صاحب من چہ گفتم؟ قاضی گفت تو بیت غیر شرعی را توصیف کردی، امام صاحب گفت چہ وقت؟ قاضی گفت وقتیکہ زنہا بیت و سرود خوانی را پس کردند امام صاحب گفت من صفت کردم کہ زن ہایک کارگراہی کہ (سرود) بیت خوانی است پس کردند و مقصد سخن من این بود کہ خوب کردید بیت خوانی را ترک کردید قاضی صاحب غریب حیران شدہ شرمسار شدہ خجل شد و ہمید کہ سخن ابو حنیفہ مذموم نبود بلکہ محمود و خوب بود۔
 «در مناقب موفق ص ۱۱»

یک مرتبہ کد ام شخص ہمراہ خانوادہ خود
ابو حنیفہ بہ غریب و غریب خود را رسانیدہ است در کد ام بارہ جنجال کردند زن و مرد از ہم

دیگر خفہ شدند و مرد قسم یکر کرد تا کہ تو ہمراہ من سخن نگوی بہ تو آواز نخواہم داد و حرف نخواہم زد زن بہ بد رفتاری از الفاظ شوہر النساء سخن گفت ہر دو در حالت غضب بودند وقتی کہ از غضب پایان شدند ہر دو پیشان شدند زوج نزد سفیان ثوری رفتہ قصہ را مکمل بیان کرد سفیان ثوری گفت بجز از ادای کفارہ دیگر چارہ نیست شخص کہ ازین جانا امید شد نزد امام صاحب رفت و اقر

را بیان کرد امام صاحب گفت برو با خانم خود با محبت گپ بزن به شما کفارہ لازم نمی‌گردد۔ سفیان ثوری کہ ازین واقعہ خبر شد سخت متاثر شدہ نزد امام صاحب رفتہ اورا ملامت کرد کہ چرا ہر دم مسائل نا درست را نشان دھی می‌کنی؟ امام صاحب پشت آن شخص سائل تضرروان کرد او آمد امام صاحب گفت واقعہ را نزد امام ثوری قصہ کن۔ او قصہ کردہ مسئلہ را پرسید سفیان ثوری و امام صاحب کہ واقعہ را شنیدند امام صاحب گفت من بہمان فتویٰ اول را دادم، امام سفیان ثوری گفت این چگونہ میشود امام صاحب گفت، وقتیکہ زن روی خود را طرف شوہر کردہ گپ زد معلوم شد کہ اول کلام از طرف زن شد و درین حالت قسم در کجا باقی میماند سفیان ثوری کہ این خبر را شنید گفت حقیقت ہم بہین است کہ یک سخن در ذہن مانمی باشد و در گمان مانمی آید کہ امام ابوحنیفہ خود را بہ غریب و غر بار رسانیدہ است۔ در تفسیر کبیر بحوالہ سیرۃ النعمان ص ۸۱

یک مرتبہ ملاقات امام صاحب
امام باقر صاحب پیشانی امام ابوحنیفہ را بوسہ کرد
 با امام باقر در مدینہ طیبہ

شد، در بارہ امام ابوحنیفہ بگوش امام باقر سنخہای بی مفہوم رسیدہ بود بناءً امام صاحب خوش امام باقر نمی‌آمد، امام باقر گفت تو بہمان ابوحنیفہ کہ درین پاک تبدیلی آوردہ " و در مقابلہ قرآن و حدیث قیاس را اختیار کردہ " امام صاحب بہ بسیار ادب و احترام گفت، شما بنشینید کہ اصل واقعہ را عرض کنم، وقتیکہ امام باقر نشست امام ابوحنیفہ مثل تلیمز ہر دو زانو را پایان کردہ با ادب کامل گفت جناب اگر من از قیاس کاری گرفتم طوری کہ بشما از طرف من روایات غلط رسیدہ است از جهت کم زوری زن بہ آن دو حصہ مقرر می‌کردم، باز امام صاحب ابوحنیفہ گفت این را بگوید کہ نماز بہتر است یا روزہ؟ امام باقر جواب داد کہ نماز افضل است، امام ابوحنیفہ گفت جناب اگر من از قیاس کاری گرفتم بجای روزہ نماز را بہ زنا مقرر می‌کردم زیرا کہ نماز نسبت بہ روزہ افضل است باز گفت جناب نطقہ بر منی بسیار پلید است یا بول؟ امام باقر گفت بول، امام صاحب گفت اگر من از قیاس کاری گرفتم بہ بول غسل را واجب می‌کردم و بہ نطقہ بر منی صرف وضو را فرض می‌گردانیدم لکن من این چنین نکرده ام وقتیکہ امام باقر این سنخہا را شنید امام صاحب را آفرین کردہ پیشانی او را بوسید۔ و مناقب موفق ص ۱۲۲ و عقودا لبحان ص ۲۷۹،

از مسدود بن عبدالرحمن

البصری روایت

از ابو حنیفه علم حاصل کن و به آن عمل کن که خوب آدم است

است که یک مرتبه مراد بن رکن و مقام خواب برد چشم بند شد در خواب دیدم که یک بزرگ آمد گفت بر خیز چرا خوابی؟ این آن جاس است که از خداوند سوال کنی قبول میشود و قتیکه این را شنیدم بیدار شدم به مسلمانها و مومنین دعا و مغفرت می خواستم دعا ختم نه شده بود که باز خوابم آمد و خواب شدم این مرتبه نبی را در خواب دیدم پرسیدم یا رسول الله شماره باره آن نفر که در کوفه است چه نظر دارید در نعمان نام دارد؟ آیا من از او درس بخوانم؟ بنی جواب داد که بل از او علم یاد کن و عمل کن زیرا که او خوب آدم است من که از خواب برخاستم وقت آذان صبح شد قسم به خدا که قبل ازین نعمان بن ثابت را نسبت به من بدی دیدم لکن اکنون از خدا معافی این کوتاهی خود را میخواهم. در مناقب موفق ص ۵۹ و الخیرات الحسان ص ۶۵

شیخ بوعلی می فرماید یک مرتبه

در پهلوی قبر بلال رضی الله عنه

ابو حنیفه در آغوش تاجدار نبوت محمد صلی الله علیه وسلم

بودم خواب دیدم که من در مکه شریفه هستم و بنی صلی الله علیه وسلم از باب ابن شیبہ داخل شده یک میان سال را در آغوش بالا کرده بود من حیران ایستاد بودم بنی صلی الله علیه وسلم به حیرانی من نمیدید فرمود این امام مسلمانها و ابو حنیفه وطن شماست -

علامه مناظر حسن گیلانی یک

واقعه دلچسپ را نقل کرده

در وقت نعل اسپ هابلقه با هم پاپیشان را دراز کردند

است که از آن معلوم میشود امام صاحب را در دربار شاهی به کدام نظری دیدند ظاهراً و هویدا است که در دربار خلیفه امام صاحب را بنظر حقارت می دیدند و به خادم با هم از جهت بغض و حسد نام امام صاحب بد معلوم میشد زیرا که از مامورین و کارگران حکومت اثر گرفته بودند قاضی ابو یوسف روایت می کند که خلیفه منصور یک غلام داشت که بسیار نازدانه بود او امام صاحب را به صبح با سنگ و غیره میزد و روز جمعه میبیداد و قتیکه منصور به صفت امام صاحب شروع می کرد، غلام راست و دروغ در حق امام صاحب سخنهای پوچ استعمال می کرد، منصور برایش گفت تو دین کار را چه

عرض داری؛ روزی منصور اورا مانعت کرد کہ در حق امام صاحب الفاظ پوچ نگویید او گفت
من چند سوال دارم اگر سوال مرا جواب گفت باز دوباره این الفاظ را در حق او استعمال
نخواهم کرد۔ خلیفہ منصور گفت اگر سوالهای ترا جواب داد باز خلاصی نداری امام صاحب
به کدام طریقہ بہ دربار خلیفہ حاضر شدہ بود غلام بطرف امام صاحب گفت شما ہر سوال را جواب
می دہید من ہم چند سوال دارم امام صاحب گفت بفرمایید۔ کدام سوال کہ دارید بگویید غلام بہ
الفاظ درفشانی کردہ کلام خود را آغاز نمود۔

۱۔ ایٹکے یا نکل مابین دنیا کجاست؟

در جواب جاہل آدم چہ پاسخ بدہد، امام صاحب فرمود کدام جای کہ تو نشسته مابین
دنیاست۔ زیرا کہ زمین گرد است ہر جا کہ آدم است مابین معلوم می گردد۔
۲۔ در مخلوقات خداوند آن مخلوق کہ سردار زیاد است یا آن مخلوق کہ پادار زیاد
است۔ امام صاحب فرمود مخلوق کہ پادار بسیار است۔

۳۔ در دنیا مذکر بسیار است یا مونث امام صاحب فرمود مذکر زیاد است زن ہاہم
در قدم دوم قرار دارند زیرا کہ زن ہاہم کمی ندارند لکن این را بگو کہ تو در جملہ مذکر ہستی
یا مونثات غلام چونکہ خستی بود شرمندہ شدہ در حیرت ماند آب دہش خشک عرقش جاری شد
گویند کہ منصور این غلام را بسیار ناز داند ہم تربیت کردہ بود و از بد گفتن و الفاظ پوچ استعمال
کردن در حق امام صاحب ہم منع کردہ بود۔ مناقب موفق ص ۱۴ امام صاحب از استاد خود
حماد بن سلیمان این طریقہ را یاد کردہ بود کہ درین قسم سوال ہا بہترین جواب آن است کہ سائل در سوال
اش بند شود و ضامن جواب خود شود۔“

گویند کہ عیسیٰ بن موسیٰ از طرف حکومت عباسی ہادر

جولاہے ہم مضمون می نویسید | مکہ مکرمہ حاکم مقرر کردہ شدہ بود در ایام حج قاضی ابن

ابن لیلیٰ دابن شمر ہم آن جا حاضر شدند و درین وقت امام صاحب ہم در مکہ موجود بود بہ عیسیٰ بن
موسیٰ بہ نوشتن یک ورقہ حکومتی ضرورت پیدا شد اول ہر دو قاضی را عرض نوشتن ورقہ اطلاع داد
نوشتہ ہر دو بہ قانون برابر نیامد اگر یکی می نوشت دیگرش غلطی می گرفت و دیگرش کہ می نوشت

دیگرش نقصان پیدای کرد، بالآخره کاغذ همان قسم ماند هر دو قاضی صاحب پشت راه خود رفتند ناگهان درین وقت امام صاحب ابوحنیفہ "عرض کدام کار نزد حاکم حاضر شد، عیسیٰ که امام صاحب را دید خیلی مسرور شد و قصه نوشتن کاغذ و ورقه حکومتی را بیان کرد۔ امام صاحب فرمود این کدام کار مشکل نیست کاتب را طلب کن من بگویم او بنویسد۔ کاتب آمد امام صاحب می گفت اومی نوشت در ساعتی قلیلی تمام ورقه را خلاصه کرده نوشت و به حاکم سپرد و طوریکه خواهش حاکم بود همان قسم نوشته شده بود۔ بیچ جای کمی و نقص نداشت وقتی که امام صاحب از نزد اعم رخصت شد۔ حاکم هر دو قاضی را خواست و نوشته امام صاحب را به آنها قراءه کرد، هر دو قاضی از اول تا آخر گوش گرفتند بیچ غلطی پیدا نکردند۔ و حاکم گفت این نوشته ابوحنیفہ است قاضی ہا کہ یکی به دیگرش نظری کردند حیران و سکوت شدند گویند ہنگامیکہ ہر دو قاضی از دربار عیسیٰ برآمدند یہ یکدیگر می گفتند۔ اما متدی هذا الحائک جاء فی ساعة فکتبه۔

تو این جولاہہ را دیدی کہ در یک دقیقه آمدہ کاغذ را نوشته است۔ دیگرش گفت جولاہہ ہم این قسم مضمون نوشته می تواند۔ در موفق ص ۱۴۵ "جولاہہ عنکبوت را گویند"

ابن خلکان از حضرت عبداللہ ابن مبارک یقواتہ
خواب ابوحنیفہ رح و تعبیر ابن سیرین | رانقل کرده کہ یک مرتبہ امام صاحب خواب دید
 در خواب می بیند کہ قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم را باز کرده استخوان ہای او را جمع می کند صبح کہ از خواب برخاست بسیار حیران و پریشان بود "واقعا ہم کہ قابل پریشانی و تشویش است"
 فوراً نزد معبر علامہ ابن سیرین رفت بدون تعارف با او بہ بیان کردن خوابش شروع کرد۔ علامہ ابن سیرین تعبیر خواب را این چنین بیان کرد۔ صاحب ہذا اللہ وی یا یشیر علماً لہ
 یسقبلہ الیہ احد قبلہ۔

بہ این معنی کہ صاحب این خواب خدمت و نشر دین را بہ انداز کند کہ قبل ازین بیچ کس بہ این مقام نرسیدہ باشد۔ "وفیات الاعیان و تاریخ بغداد جلد ۱۴ ص ۴۴۵ و خیرات الحسان ص ۲"
 بعد ازین تعبیر ابن سیرین گفت شاید کہ این خواب را ابوحنیفہ رح دیدہ باشد، امام صاحب گفت جناب من خودم ابوحنیفہ ہستم، ابن سیرین گفت شانہ و طرف راست خود را نشان بدہ و تئیکہ

این سیرین ملاحظه کرد غالباً سیاه را دیده گفت راستی که تو ابوحنیفه هستی بعد ازین گفت تعبیر این خواب زنده کردن و جمع کردن علم است «خدا از تو این خدمت را می گیرد»
در حدائق الحنیفه و مناقب کورس ص ۶۵»

کردی از ابو معاذ فضل بن خالد روایت می کند که
علم ابوحنیفه و ضرورت مردم | یک مرتبه نبی صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم
گفتم جناب درباره علم ابوحنیفه نظر شما چیست نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود: همراه او این قسم
علم است که به مردم ضرورت میشود

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ میفرماید که در یک
خانه دزد آمده همه سامان خانه را جمع کرده
گرفتاری دزد و عدم وقوع طلاق

بود که صاحب خانه خبر شد، دزد صاحب خانه را گرفته به زور از او اقراری گرفت که بگو
اگر من مشهور کردم دزد آمده بود یا براسے کسی بگویم که این مرتکب زانیانی کرده است زخم طلاق باشد
دزد سامان و اشیاء را گرفته همراه خود برد فردا آن شخص به بازار رفت دید که همگی سامان های
مسروقه در بازار به فروش رسانیده میشود، لکن از جهت قسم نه دزد را گپ زده میتواند
دیگر کسی را چیزی می گوید و نه گپ دزدی را می زند. حقه در بازار ایستاد بود سامان های
خود را در بازار می بیند و درد خورد. را هم به کس گفته نمی تواند نزد خود فیصله کرد که با ابوحنیفه
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشوره می کنم نزد امام صاحب رفته همه قصه را بیان کرد امام صاحب رحمۃ
اللہ علیہ گفت تو برو مؤذن مسجد و چند موی سفید و چند روسرخ قریه و محلمه تان را نزد من روان
کن آن بے چاره رفت مثل که امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ هدایت داده بود همان قسم کرد اما صاحب
از مردم پرسید که آیا شامی خوابید که مال مسروقه این بیچاره دوباره برایش تسلیم کرده
شود، آنها گفتند بلی. امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ گفت همه دزد و بد عمل های قریه را در یک
خانه یا مسجد جمع کنید باز یکی یکی بیرون برآید و این نفر هم در دروازه ایستاد شود وقتی که
به دزد را خارج میکند از این نفر پرسید که آیا این دزد تو است؟ اگر دزد او نباشد

گوید که نه این دزد من نیست اگر نفر خارج کرده شده دزد او باشد باز سکوت کند هیچ چیزی نگویید و باز آن نفر گرفته شود زیرا که آن دزد این است، به این طریق دزد را ہم گرفته شود و طلاق ہم نیاید۔

مردم به این گفتار امام صاحب عمل کردند راستی که دزدیم گرفته شد و طلاق ہم واقع نه شد خداوند به هوشیاری ابوحنیفه تمام مال را به مالک دوباره گرداند۔

«عقود الجمان ص ۶۹ و لطایف الازکیا»

خداوند به امام صاحب به انداز فهم و دانش داده بود که به مجرد رسیدن مسئله راهوری

ضحاک انگشت در دهن حیران شد

حل می کرد که مخالفین سرسخت او هم در حیرت می افتید بحث های طویل را به الفاظ پر مفهوم و کوتاه جواب می داد، در سیرت النعمان نوشته شده است که ضحاک خارجی در ضحاک پیشوای مشهور خارجی با بود، در زمان حکومت بنی امیه بر کوفه قابض شد۔

یک مرتبه نزد امام صاحب ابوحنیفه آمده شمشیر را بلند کرده گفت توبه کن امام صاحب گفت از چه چیز توبه کنم ضحاک گفت ازین عقیده خود که حضرت علی رضی الله عنه همراه امیر معاویه ثالثی «یعنی در بین شان نفر سوم را به حیث قاضی که در بین این هر دو قضاوت و فیصله کند» قبول کرده بود۔

در حال که او حق بود پس به حیث ثالثی قبول کردن چه ضرورت بود امام صاحب پاسخ داد اگر اراده قتل مراداری دیگر گپ است اگر حق را حق گفتن ضرور باشد بمن اذن بیان و تقریر، بده ضحاک گفت منم با تو مناظره کردن تصمیم دارم۔ امام صاحب گفت اگر این بحث ما و شما فیصله نه شد باز چه میشود ضحاک گفت باز ما و تو یک منصف مقرر می کنیم۔ خلاصه اینکه از جمله حامیان ضحاک یک منصف مقرر کرده شد که در بین این هر دو قضاوت کند، امام صاحب گفت همین قسم فعل را حضرت علی رضی الله عنه هم کرده بود پس او چه ملامت است ضحاک انگشت خود را به دهن گرفته حیران ماند و مثل گنگ لاجوا بشه از جای خود برخاست و راه خود را گرفت و رفت۔ «عقود الجمان ص ۶۵»

عقل مندی، ہوشمندی، فکر مندی و بہ گپ رسیدن

و مشورہ صحیح دادن از صفات خاص امام صاحب

فیصلہ مملو از حکمت ابوحنیفہ

بود محمد انصاری می گفت از ہر حرکت و از ہر قدم ابوحنیفہ عقل مندی و ہوشیاری ہویدامی گردد، علی بن عاصم می گوید اگر عقل نیم دنیا را در یک طرف ترازو و عقل ابوحنیفہ را در دیگر طرف ترازو نہادہ شود، ہنوز ہم عقل امام صاحب ثقیل می برآید۔

یک مرتبہ در کوفہ عروسی دو پسر یک شخص معتبر بود کہ دول و دمبورہ وغیرہ آورده بود بسیار عروسی پرشان و شوکت بود، ہمہ مردم شہر را خواستہ بود درین مجلس مسعود بن کدّام و حسن بن صالح و سفیان ثوری و امام ابوحنیفہ را ہم دعوت داده شدہ بود یکبار صاحب خانہ و از خطا از خانہ برآمد و فریاد می کرد کہ در غضب گرفتار شدم، مردم واقعہ را پرسیدند آن نفر گفت با کدّام پسر کہ عروس شب تیر کردہ او شوہر او نبودہ و نکاح ہمراہ پسر دیگر بستہ شدہ۔ سفیان ثوری گفت پروا ندارد در زمان امیر معاویہ رضای ہم ہمین قسم شدہ بود در نکاح کدّام فرق نمی آید لکن بہ ہر دو مہر لازم است، سعز بن کدّام بطرف امام صاحب متوجہ شدہ گفت شما چہ نظر دارید؟ امام صاحب گفت اگر زوجین نزد من بیایند جواب میدہم، مردم ہر دو را حاضر کردند، امام صاحب از ہر کدّام جدا جدا پرسید کہ با کدّام کسی کہ بیگاہ نکاح تو شدہ اورا قبول داری ہر دو گفتند بلی قبول داریم۔ امام صاحب گفت ہر کدّام شما۔ عروس خود را طلاق دادہ باز نیکہ شب را گذرانندہ است نکاح کند۔

ابن مبارک می فرماید یک نفر نزد امام صاحب آمد در بارہ

روشنان ماندن در خانہ خود استفسار کرد امام صاحب

از روشن دان تا دیوار

گفت دیوار از تو ست روشن دان ماندہ می توانی اما خانہ ہمسایہ را نظر کردہ نمی توانی در شرعی منع است، ہمسایہ این شخص کہ از مسئلہ روشن دان آگاہی پیدا کرد نزد قاضی ابن ابی لیلی رفتہ و شکایت کرد، ابن ابی لیلی آن شخص را از روشن دان ماندن منع کرد آن شخص دوبارہ نزد امام صاحب آمدہ از حکم قاضی ابن ابی لیلی اورا خبر داد امام صاحب گفت اکنون در دیوار خود یک دروازہ بساز وقتی کہ آن ہمسایہ از دروازہ گذشتن خبر شد، باز نزد قاضی

رفت قاضی این شخص را از دروازه نهادن هم منع کرد، باز نزد امام صاحب آمده گفت قاضی از دروازه هم مرا منع کرد امام صاحب گفت برادرم تمام دیوار تو چنان از قیمت دارد آن شخص گفت سه دینار امام صاحب فرمود، همین سه دینار را من میدهم تو برو دیوار را از بیخ خراب کن و فینکه آن شخص به سخن امام صاحب عمل را شروع کرد همسایه آمده منع کرده باز نزد قاضی رفت قاضی گفت تو هم عجب انسان هستی او که دیوار خود را خراب می کند بوجه دیوار از او هست هر کاری که می کنی دارد و قاضی گفت دیوار تو مست بر هر چیزی که میکنی اختیار داری آن نفر گفت قاضی صاحب مرا از همه کارماندی نیست به این روشندان بمن آسان بود قاضی گفت من چه کنم تو نزد نفر رفته بودی که او غلطی و خطای مرا فاش می کند اکنون خطای من ظاهر شد ازین زیاد فضیلت می شود در عقود الجمان ص ۲۰۴

تقسیم یک درهم | ابن مبارک می فرماید من یک مرتبه از امام صاحب پرسیدم که از یک نفر دو درهم و از دیگر نفر یک درهم یک جا خلط شد و از آن جمله دو درهم مفقود گردید و نمیده نمی شود که کدام دو درهم کم شده است و این یک درهم که باقی مانده چه قسم تقسیم میشود؟ امام ابو حنیفه پاسخ داد که این یک درهم را سه حصه کنید دو حصه را به صاحب دو درهم و یک حصه را به صاحب یک درهم بدهید، ابن مبارک گوید که بعد ازین نزد ابن شبرمه رفتم و از او هم همین مسئله را پرسیدم، ابن شبرمه گفت تو از دیگر کس هم این مسئله را پرسیده یانه؟ گفتم بلی صاحب از ابو حنیفه پرسیدم و همه سخن امام صاحب را بیان کردم ابن شبرمه گفت ابو حنیفه در پاسخ غلط شده جوابش صحیح نیست و او این پاسخ را بر این اراده فرمود دو درهم که کم شده حتماً یکی آن از نفر نیست که دو درهم داشت اکنون یک درهم مانده از هر دو نفر است معلوم نیست که در هر کدام نفر مفقود گردیده بنا بر دو در نقصان شریک اند پس یک درهم که باقی مانده است نیم نیم به هر دو تقسیم گردد ابن مبارک گوید که این مسئله بسیار خوشم آمد بعداً که با ابو حنیفه مشورت و برخاست کردم عقل آن از عقل نیم دنیا زیاد و ثقیل معلوم میشد امام صاحب بمن گفت تو با ابن شبرمه ملاقات کرده؟ و در جواب تو گفته که یک درهم باقی داریم نیم درهم گردد؟ من گفتم بلی صاحب امام صاحب

گفت این یقین است که سه درہم مخلوط شدہ -

درہم درہم شراکت ہر دو شخص آمدہ است نظریکہ دو درہم داشت بہ او دو حصہ و شخص کہ یک درہم داشت بہ او یک حصہ دادہ شود، اصلاً اختلاف ابن شبرمہ و امام صاحب در اصول است، امام صاحب می فرماید چند چیزیکہ مخلوط شد و فرق اش مشکل بود آن را بہ مثل مال شریکی تقسیم کردہ میشود و این را در عربی در شریکتہ علی الشیوع، گویند کہ تقسیم آن واجب است بناءً یک درہم بہ سہ حصہ تقسیم گردد دو حصہ بہ صاحب دو درہم و یک حصہ بہ صاحب یک درہم دادہ شود و ابن شبرمہ می گوید کہ اگر مال باہم خلط شد و فرق کردنش مشکل شد درین صورت شریکت لازم نمی گردد بناءً از سہ درہم کہ یکی آن مفقود شدہ است حتماً یکی آن از صاحب دو درہم است اکنون از ہر کدام یک یک درہم باقیماندہ است، پس راہ بہتر ہمین است کہ نیم نیم تقسیم گردد۔

گویند کہ یک نفر نزد امام صاحب آمدہ عرض کرد کہ ہمسایہ ام **تدبیر ابو حنیفہ در بارہ چاہ** در حویلی اش چاہ کندہ است و او در جای است کہ خطر سقوط دیوار من است، امام صاحب فرمود در حویلی خود در استواء چاہ یک جویحہ بکش آن شخص ہمین فعل را کرد سر انجام ہمین بود کہ چند روز بعد چاہ خشک شد و مالک از چاہ بی غم شد۔
و ابو حنیفہ از زہرہ حصہ دوم، -

حقیقت ہم ہمین است کہ بہ سبب شکایت نقصان بہ ہمسایہ از جرم اخلاقی است پس لازم است کہ انسان طوری تدبیر بنجد کہ ہم سدرہہ مقابل شود و ہم مسئلہ بہ دعوا و قضاء نرود و این قسم کار را حیلہ و تدبیری گویند کہ مردم از ایذاء محفوظ بماند

روزی ابن ہبیرہ یک انگشتری را بہ امام صاحب نشان داد کہ در نگین **عطاء من عند اللہ** او نوشتہ بود عطاء من عند اللہ و گفت این انگشتری خیلی قیمت

بہا داشت و در کاغذ مہر زدن بہ این مناسب نیست اول اینکہ درین نام نوشتہ است دوم اینکہ در دفاتر ہم منظور نمی گردد این را چہ کنم امام صاحب فرمود در اول بن کہ رب است سر آن را جمع کردہ شود (م) جوڑ شود و نقطہ د بعد، را از بالا گردانندہ شود بجای عطاء من عند اللہ

و عطا دمن عند اللہ ہمیشگی شود امام صاحب را از فکر تیزش قاضی نوازش کرده با او تعلقات
دوستی خود را افزون نمود در عقود الجمان ص ۲۸،

یک شخص قسم "سوگند" یاد کرد که من در روز رمضان بازن خود
قسم جماع در ماه رمضان | جماع می کنم اکنون اگر جماع کند کفاره نوزه و گناه و سزا
افزون می گردد اگر این فعل را نکند گنہگار میشود بناءً نزد بسیار علماء و رفت هیچ کسی جواب نداد
و بالاخره نزد امام صاحب "آمد و قضیه را بیان کرد امام صاحب فوراً جواب داد که سیافر بھافیطوھا
نھارا فی رمضان یعنی با خانم خود سفر کند و در سفر با او جماع کند زیرا کہ در سفر بہ مسافر روزہ
رضعت است۔ در عقود الجمان ص ۲۷،

اسماعیل بن حماد کہ نواسرہ امام صاحب است روایت
اثر نام در کار ہم ظاہر میشود | می کند کہ بایک ہمسایہ شیعہ داشتیم بہ اندازہ باصحابہ
کرام رضی بعض وعداوت داشت کہ نام دو خیر خود یکی را بنام ابو بکر و دیگر را عمر نام نہادہ بود
"والعیاذ باللہ" یک روز یکی از آن خیر با آن نفر را یک لگد زد کہ وفات کرد این سنن بہ امام
صاحب رسید امام صاحب فرمود شمار وید واقعہ را برسی کنید آن را آن خیر لگد زدہ کہ عمر نام
نہادہ بود زیرا کہ اثر نام در کار ہم ظاہر می گردد خداوند چہ در نام عمر رضی عزت نہادہ بود ظالم
بہ لگد خیر مردار و بی عزت شد "خسر الدنیا و الآخرہ" و قتیکہ مردم تحقیق کردند ہمان گپ
امام صاحب راست بود کہ اورا ہمان خیر مردار کردہ بود کہ عمر نام مانده بود۔
در عقود الجمان ص ۲۸،

محمد بن ابراہیم الفقی روایت می کند کہ روزی
قیاس دل چسب ابو حنیفہ رضی | امام صاحب با یاران خود در مسجد نشسته بود

کہ یک نفر از پیشرومی این ہا عبور کرد و قتیکہ دیدند امام صاحب گفت۔
(۱) این شخص مسافر است۔ (۲) در حبیب اش شریفی ہم موجود است۔
(۳) بہ خیال من این شخص استاد اطفال ہم است۔
یکی از شاگردان امام صاحب برخاست کہ معلومات کند حقیقت ہم ہمین بود کہ آن نفر

مسافر و در جیش کشش و در کجای استاد اطفال بود حاضرین از امام صاحب پرسیدند که شما چگونه این سه سخن را درک کردید، امام صاحب پاسخ داد که این شخص روان بود و هر طرف را تیز تیز نظر می کرد مسافر که باشد هم چنین می کند در اطراف حبیب او گس می گشت فهمیدم که شریفی دارد، نسبت به بزرگان اطفال را بسیار نظری کرد فهمیدم که استاد اطفال است «عقود الجمان ص ۲۵»

در بین مردم مشهور است که علم صرف را از همه قبل ابو عثمان بکر المازنی

در که در سنه ۲۴۸ هـ وفات کرده، ترتیب و شکل کتابی داده بود

ماهر علم صرف

قبل ازین به حیث فن عیلمه شمرده نمی شد اما در نحو سخن صای صرف را و قانون صرف را بیان کرده پیش در کشف الظنون ج ۱ ص ۲۸۸ و مفتاح السعادة ج ۱ ص ۱۱۳

اما بعد از تحقیق معلوم گردیده که بانی علم صرف ابو عثمان نیست بلکه یکقرن قبل از ابو عثمان

امام صاحب بنیاد علم صرف را وضع کرده بود با وصف ترتیب فقه امام صاحب از همه قبل یک

رساله در علم صرف نوشته است که «المقصود» نام دارد که بسیار مختصر اما خیلی مفید و فایده

مندا است در دو مجم المطبوعات العربیه، تا کاین رساله سه مرتبه ذکر گردیده است و در هر سه

مرتبه نسبت «المقصود» به امام صاحب شده است «مجم المطبوعات ج ۲ ص ۲۰۴ ج ۸ ص ۲۰۳»

استاد جامعه اظهر جناب احمد سعید رساله المقصود را با سه شرح چاپ کرده است

۱- المطلوب: که شارح معلوم نیست اما از مقدمه کتاب معلوم می گردد که از سنه ۹۵۲ هـ

قبل نوشته شده است که شارح شاگرد یا کدام متعلقین امام صاحب می باشد.

۲- امان الانتظار: که نام مصنف نورالدین محمد بن بیر علی است این شرح در سال ۹۰

به نشر رسیده است و به تاکید ذکر کرده است که مصنف المقصود امام صاحب است.

۳- روح الشروح: که مصنف این استاد عیسی بیروی است.

قبل از امام صاحب تابعین رحمهم الله تعالی علیهم مسائل فقه

علم فقه به شکل دستور

را استخراج کرده و کار اجتهاد و علم حدیث را ضروری می پندار

شمستند بسیار مسایل فقهی جمع گردیده بود اما نه این را ترتیب فقهی داده شده بود و نه این

را درجه فنی داده شده بود استاد امام صاحب ابو حنیفه که حماد است بعد از وفاتش زمانه

آمد که آبادی زیاد شد از جهت تبدیلی زمانه و گردش ایام و معلومات کثیر در عبادات و معاملات مسائل کثیری عارض می گردید که هر روز صد بانفرازاها ی قریب و بعد نزد امام صاحب آمده استفتاء خواسته جواب گرفته می رفتند چونکه این کار کار یکینفر بنوده به یک دار لاقاء یا دار لقضاء بزرگ ضرورت داشت و طبیعت امام صاحب به همین قسم کارها تصادف نموده من حیث یک مجتهد و قانون دان بود از جهت شوق و ذوق خود تدوین و مرتب و شکل کتابی دادن این فن را بدوش گرفت و قتیکه در حجاز با تاده بصری مناظره کرد این تقسیم خود را قاطعی تر ساخت که باید علماء و فقهاء در باره کدام فتنه که در آینده احتمال وقوع را دارد قبل از رویداد شدنش معالجه اورا سمجیده و آماوگی بگیرند چونکه مرتب کردن دستور یا قانون اسلامی یک امر مهم بود فکر و احتیاط زیاد بکار داشت بناءً امام صاحب بطایفه تدوین این نظام یا قانون یک کمیته مشورتی که مشتمل از ۴۰ رکن بود ساخته کوفه را بحیث مقام صدارت انتخاب نمودند - و هر نفر این کمیته بدرجه اجتهاد و صاحب صلاحیت و منصب قضا رسیده بودند از جمله ده نفر طوری بود که استاد قاضی ها بودند مثلاً امام محمد در علم و ادب لسان عربی بدرجه کمال رسیده بود و قاضی بن سعید استاد مسلم علم و ادب بود و در استخراج مسائل امام زفر فرید بود قاضی ابی یوسف و داود طائی و یحیی و عبداللہ بن مبارک و حفص بن غیاث در روایات و احادیث بدرجه کمال رسیده استاد های مسلم بودند علاوه ازین کمیته یک شورای ۱۲ نفری دیگر هم بود که در آخر بالائے هر مسله غور نموده تایید کرده به تصویب می رساندند سرپرستی این هر دو کمیته بدوش امام صاحب بود که زیر نگرانی او علماء و فقهاء و مجتهدین تا ۲۰ سال کم و بیش در تدوین فقه یا دستور اسلامی مصروف کار بودند که از ۱۲۱۰ هـ تا ۱۲۵۰ هـ این کار جاری بوده یکی از کارنامه هائے ناقلموش شدنی امام صاحب و یارانش میباشد. درباره تدوین فقه اولین بار امام صاحب پاخته جد و جهد کرده است زیرا که این کار در نظر مردم در ادامل ابیست بیستی نداشت و بالاخره زمان شد که هر فقهی و مجتهد فقه خود را به طرز قانون مدونه امام صاحب تدوین می کرد و این کارنامه یک نفر نه بلکه سعی و تلاش و کوشش ۴۰ نفر عالم و مجتهد و فقهی است که امروز بنام فقه حنفی در جهان مشهور است و این اعزاز هم صرف به فقه حنفی حاصل است و پس پس مسلک حنفی گویا یک مسلک «شوری» است -

در کمیته شوری بالای ہر مسئلہ ۳ سہ روز بحث و غور کردہ باز مسئلہ را تصویب می کردند تا کہ سہ روز بحث نمی شد و مسئلہ بنجیدہ غلبیل نمی شد امام صاحب اذن نوشتن را نمی داد ہر فرد شوری را می خود را آزادانہ بیان می کردند و در بارہ بحث و غور می کردند باز آن تصویب می نمودند اہل شوری بہ اندازہ برایشان آزادی کامل دادہ شدہ بود کہ۔

اگر مکتبہ از خارج میآمد در نظر او نفع حاصل شوری بسیار بی ادب معلوم می گردیدند از جہت کہ در بین خود آزاد و بی تکلف بودند و می یک مسئلہ یکماہ ہم بحث می کردند امام صاحب می گفت شما این مردم "یعنی اہل شوری" را آزاد بگذارید زیرا کہ من برای این صا اجازتہ بی تکلفی را دادہ ام تا کہ روس مسائل آزادانہ بحث کنند تا ۲۰ سال این کار مسلسل جاری بود، امروز آن قانون مرتب شدہ بنام "کتاب فقہ حنفی" یاد می گردد بعد از تدوین ۸ ہزار دفعات در این قانون اسلامی موجود است۔ فقہ حنفی از لحاظ قانون در برگیرندہ ہمہ شعبہ ہاے زندگی است ہم علت جامعیت این فقہ است کہ چہار گوشہ دنیا از این فقہ خود۔ مستفید می بسازند و در عدالت ہا و حکومت ہا موجودیت دستور فقہ حنفی لازمت این نظام حکومت است کہ علماء قاضی ہا منشی ہا، و والی ہا ازین فقہ بہرہ مند گردیدند و خود را مستفید ساختند کتب مدونہ فقہ حنفی بہ این ترتیب است۔

۱۔ جامع بخیر: این کتاب را امام محمد بہ روایت خود امام ابی یوسف مرتب کردہ است کہ چہل شرح بالای این نوشتہ شدہ است۔

۲۔ جامع کبیر: کہ نسبت بہ جامع صغیر مسائل زیاد دارد بجز از اقوال امام صاحب اقوال ابی یوسف و زفر ہم موجود است کہ این کتاب را ہم امام محمد تصحیف کردہ است و این آن کتابست کہ یک نفرانی مطالعہ کردہ فوراً ایمان آوردہ گفت امام محمد خورد مسلمان ہا کہ این قسم است محمد کلانشان چہ قسم بودہ

۳۔ مبسوط: این اولین کتاب مصنفہ امام محمد است۔

۴۔ زیادات: این مجموعہ مسایلی است کہ از جامع صغیر و جامع کبیر مانده بود۔

۵۔ السیر الصغیر: این کتاب از حکومت سیاست و در مسایل جہاد بحث می کند۔

۶۔ السیر الکبیر: این آخرین کتاب مصنفہ امام محمدؒ است۔

ابوالفضل محمد بن احمد مروزی ملقب بہ حاکم شہید از کتب ظاہر الروایت یک انداز مسایل را جمع کرده کتاب نوشتہ بنام "کافی" کہ بالای این کتاب مشتمل بہ ۲۰ جلد امام سرخسی شرح نوشتہ است و نام آنرا ہم بسوط نہادہ و بہ بسوط مشہور است۔

۷۔ نوادرات "بجز از کتب مافوق دیگر کتب مصنفہ امام محمدؒ را نوادرات گویند کہ

۱۔ کیانیات ۲۔ جرجانیات ۳۔ ہارونیات

امالی امام محمدؒ و نوادرات این رسم وغیرہ شامل است: بجز ازین کتب، کتب امام ابویوسفؒ مثلاً کتاب الآثار کتاب البیحا و مطاوع امام محمدؒ وغیرہ در نوادرات حساب می آید کہ ازین کتب مذکورہ شیخ محمد شہد و دنیا و حکومت ہذا از آئین تیار کردہ شاگردان امام صاحبؒ بہرہ مند گردیدند اکنون باقی ماند این بحث کہ مرتبہ امام صاحب و مقام امام صاحب

امام اعظم و علم حدیث در علم حدیث بہ کدام انداز است این واقعہ پوشیدہ نیست و از نظر مردم غائب نیست کہ بنیاد فقہ صرف بہ قرآن و قیاس تہداب گذاری نمی گرد تا کہ علم حدیث معاونت نکند، شاگردان امام ابوحنیفہؒ کدام روایات را کہ بنام "مسند ابی حنیفہ" جمع و تدوین کردند، شمارش بہ پانزدہ صد میرسد باز علامہ غزالیؒ می این ہمہ روایات را یکجا جمع کردہ بنام "جامع مسانید الامام الاعظم" مرتب کرد، شاگرد بزرگ امام صاحب ابو یوسف در کتاب الآثار تمام روایات امام صاحب را نقل کردہ است استاذہ امام صاحب در حدیث بہ ۲ ہزار بالغ می گردد۔

اشخاصیکہ در جمع و تدوین مسانید امام صاحب سہیم شدند در قطنی و ابن شاپین ۲ بن عقده و امثالہم شان شامل اند اگر شخصی در کتب معتبر حنفی شرح معانی الآثار امام طحاویؒ و احکام القرآن ابو بکر جصاص و البسوط سرخسی را مطالعہ کنند بازمی دانند کہ امام ابوحنیفہ در علم حدیث بہ چه انداز مہارت داشتہ و ماہر بودہ امام ابوحنیفہ چہار ہزار حدیث روایت کردہ است و ہزار را از امام حادؒ و دو ہزار را از دیگر بزرگان امیر زمان می گوید بدون شک و شبہہ تمام مسند احادیث صحیحہ کہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت است کہ تکرار نہ شدہ باشد چہار ہزار و چہار

صداست در توضیح الافکار ص ۶۲ و این چهار هزار روایات امام صاحب طوری است که تکرار نیست و نه واسطه و نه طرق اسانید شمرده شده است و اگر این را حساب و شمار کنیم به ۷۰ هزار بالغ می گردد۔

در باره احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مسک ابو حنیفہ در معاملہ سند حدیث امام ابو حنیفہ در کلام طرز و معاملہ کہ دارد

بزرگان خود این چنین بیان کرده است من وقتیکہ یک حکم را در کتاب اللہ پیدا کنم آن را اخذ مینمایم اگر در کتاب اللہ پیدا نکردم باز آن را در سنت و آثار صحیح رسول صلی اللہ علیہ وسلم تلاش میکنم آن کہ بہ توسط ثقات مروی باشد اگر در این ہر دو پیدا نکردم باز من پیروی از اصحاب صحابہ رضی اللہ عنہم میکنم اگر کدام مسئلہ کہ در بین آنها منکلف نیہ بود باز اختیار من است کہ بکدام قول آنها عمل میکنم و کدام قول را ترجیح میدہم لکن بدون اقوال آنها قول دیگر را قبول نمیکنم وقتیکہ معاملہ بہ ابراہیم و شعبی بن سہر بن حسن عطاء و سعید بن المسیب یا علاوہ ازین ہابہ دیگر عالم رسید باز فرمود۔

فقوم اجتهدوا فاجتهد كما اجتهدوا لہ یعنی طوری کہ آنها اجتہاد کردند من ہم اجتہاد میکنم۔ اما در بعض روایات الفاظ کتر تبدیل است۔
 وما جاء من غیرہم فہم رجال ونحن رجال لہ یعنی بجز از اصحاب من معاملہ قول دیگر نباید آنها ہم مرد ہا ہستند ما ہم مردیم " بہ این معنی طوری کہ بہ آنها حق اجتہاد است بہ ما ہم است "۔

واذا جاءنا عن التابعین زاحمنا ہم لہ۔ وقتیکہ اقوال تابعین بیاید در آن نظر علمی میکنیم؛ وما جاءنا عن غیرہم اخذنا و ترکنا لہ۔ بجز از اقوال صحابہ من اقوال

لہ بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۲۶۸ مناقب موفق و مناقب زہبی ص ۲

لہ میزان ج ۱ و خیرات الحسان ص ۲۷ لہ الانتقاء ص ۱۲۱ و الجواهر الفیہ ج ۲ ص ۲۴۹

لہ ذیل الجواہر ج ۲ ص ۲۴۹

دیناران را اخذ ہم میکنیم و ترک ہم میکنیم۔

وما جاءنا من الصحابة فعلى الراس والعين وما جاءنا من التابعين

فهم رجال ونحن رجال۔ یعنی کدام اقوال که از صحابه رضیما رسیدہ است بہ سر و جان قبول داریم اما از غیر صحابه رضیما ہم رجال اند و ما ہم مرد ہستیم۔

یک مرتبہ کسی بالای امام صاحب اعتراض کرد کہ تو قیاس را از نص قرآنی افضل میدانى اما صاحب

رحمۃ اللہ علیہ پاسخ داد کہ۔

قسم بخدا کہ آن شخص دروغ گفت و بمن تہمت کرد کسی کہ این را گفتہ تو قیاس را بہ نص بہتر

میدانى آیا در عین موجودیت نص بہ قیاس ہم ضرورت میماند «مفتاح السعادة جلد ۲ ص ۶۷»

خلیفہ ابو جعفر منصور یک مرتبہ بہ امام صاحب خط نوشت کہ من شنیدم تو قیاس را از حدیث

بلند و برتر میدانى، امام صاحب در پاسخش نوشت۔

امیر المؤمنین: کدام سخن کہ بشما رسیدہ است صحیح نیست من قبل از ہمہ بہ کتاب اللہ عمل

می نمایم باز بہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم باز بہ فیصلہ ابوبکر صدیق رضیما باز بہ فیصلہ

عثمان رضیما باز بہ فیصلہ علی رضیما و باقی بہ فیصلہ ہای اصحاب کرام عمل می کنم و کدام مسئلہ کہ در بین اصحاب

اختلافی باشد باز از قیاس کار میگیرم۔ «کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۲»

علامہ ابن حزم می فرماید۔ ہمہ یاران ابو حنیفہ متفق اند کہ کدام حدیث ضعیف ہم پیدا میشد

در مقابل او قیاس را ترک می کرد و بہ آن حدیث عمل می نمود و حدیث ضعیف آنرا گویند کہ سندش

قوی نباشد و گمان برده شود کہ این قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم است «کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۳»

امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شمار تالبعیت امام ابو حنیفہ و ملاقات و روایتش از صحابه رضیما

تابعی بود در سال شصت و پنجم بہ دنیا باز کرده بود و این آن زمانہ بود کہ در کوفہ تقریباً ۲۰ صحابہ رضیما موجود

بود باز ہم خطیب بغدادی و سطلانی و یافعی ابن حجر عسقلانی و حار قطنی و ابن حجر مکی بہ این نظر اند کہ امام ابو حنیفہ

با حضرت انس رضیما کہ صحابہ جلیل القدر است ملاقات کرده است۔

ملا علی قاری در شرح نخبۃ در تعریف تابعی می نویسد و هو من

لقد الصحابي هذا هو المختار: تابعي آن را گویند که با صحابه ملاقات کرده باشد و این نیک بختی به امام صاحب نصیب گردیده است و با زهم مهندس این بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم می گردد۔
 طوبی لمن رانی وامن بی ولسن یکن عدائی مشرود است به آن کسی که در عین ایمان مرادید و مبارک است به آن آشنا صیغه در عین ایمان آنان را دید که مرادیده بودند۔ امام صاحب در زندگی خود ۵۵ مرتبه حج کرده بود که کم از کم ۵ حج خود را در زمان صحابه مشهور ابو الطیفیل رضی کرده بود این صحابه جلیل الشان باشند مگر بود که در سنه ۱۰ دارقانی را ترک گفته به لقاء اللہ شتافت ازین معلوم گردید که امام صاحب ۱۵ مرتبه از کوفه به مکه رفته است جای تعجب است در همین ۱۵ مرتبه یک دفعه با ابو الطیفیل رضی ملاقات نکرده باشد و در حالیکه امام صاحب از مشرود مذکور رسول با خبر هم بود و در عین حیات یک صحابه ملاقات به او آسان هم بود پس چگونه امام صاحب ازین سعادت دارین و نعمت عظمی که سهل الحصول هم بود خود را محروم کرده یک مرتبه با ابو الطیفیل دیدن نکرده باشد۔

قطع نظر ازین زمانیکه امام صاحب هفت ساله بود در آن زمان در شهر کوفه حضرت عمرو بن حریث رضی و حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی حیات بودند پس امام صاحب را پدر بزرگوارش طبق دستور سابق خانقا نزد آن صحابه کرام رضی حاضر کرده است تا که اللہ تعالی در عمر او به دعاء آنها برکت بیافزاید دیدن امام صاحب صحابه رضی را یقینی است و درین باره علماء بزرگ متفق اند با وصف متفق بودن علماء و ائمہ حدیث شریف که امام صاحب را تابعی نمی دانند و در تبعی قاصر و تعصب فاتر مبتلا است اما بعضی ها گویند که از جهت خورد مسالی امام صاحب روایت نکرده است لکن در دیدن صحابه و ملاقات با صحابه تشکی نیست۔

«جامع بیان العلم»

می نویسد امام صاحب

اولین حج امام صاحب و ملاقاتش با عبداللہ بن حارث رضی

در سنه ۶۹ هج را کرده است و در همین سال با یکی از صحابه جلیل القدر رسول حضرت عبداللہ بن حارث رضی ملاقات کرده است و شاگردی او نصیب امام صاحب گردیده است در همین ملاقات امام صاحب از حضرت عبداللہ رضی این حدیث را شنیده است من تفتة فی الدین کناه اللہ هده و رزقه من حیث لا یحتسب۔ کیسه تفتہ در دین حاصل کند کافی است خداوند غم او را

در رزق میدهد و او را از جای که گمان بهم نمی برد - امام صاحب در کونه بیچ صحابه و تابعی نبوده که با او ملاقات نموده باشد و لذا چیزی اخذ نموده باشد - علامه خوارزمی میفرماید -

اتفق العلماء على انه روى عن اصحاب رسول صلى الله عليه وسلم
لكنهم اختلفوا في عدد هم - یعنی علماء به این متفق اند که ابوحنیفه[ؒ] از صحابه روایت کرده است لکن در عدد آن اختلاف دارند -

« حدائق الحنيفة ملخصاً و تليق النظام ص ۱۰۰ »

محدث کبیر حضرت عبداللہ ابن مبارک در شعرش چنین فرموده -

كفى نعمان فخراً ما رواه من الاخبار عن غير الصحابة

ترجمہ: بہ نعمان از روی فخر این سخن کافی است کہ از صحابه و جلیل القدر روایت کرده است -

امام صاحب کد ام روایات کہ از صحابه کرام نقل کرده است آنرا ابو مشعر عبدالکریم بن عبدالصمد شافعی[ؒ]، و علامہ جلال الدین سیوطی[ؒ] در جدا جدا رسالہ جمع و مرتب نموده اند کہ رسالہ سیوطی "تبلیض الصیحة" نام دارد -

در صحیح المسلم حضرت ابو ہریرہ
از نبی صلی اللہ علیہ وسلم این الفاظ

بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و امام اعظم[ؒ]

را روایت کرده است -

عن ابی ہریرة قال كنا جلوساً عند النبي صلى الله عليه وسلم اذا نزلت عليه سورة الجمعة فلما قرأها وآخرين منهم لما يلحقوا بهم قالوا من هؤلاء يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يراجعه النبي صلى الله عليه وسلم حتى سألته مرة او مرتين او ثلاثاً و فينا سلمان الفارسي قال فوضع النبي صلى الله عليه وسلم يده على سلمان ثم قال لو كان الايمان عند الثريا لنالته رجل ادرجال من هؤلاء -

یعنی از حضرت ابو ہریرہ[ؒ] روایت است کہ ما در مجلس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشسته بودیم کہ سورہ جموع نازل گردید و وقتیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم این آیه را قرائت کردند -

«وآخرین منهم لما يلحقوا بهم» یک کس پر سید یا رسول اللہ آن مردم کہ تا ہنوز بہ ماطق نہ شدہ اند و مانع برہ ایم کیستند۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیز ی نگفت حتی کہ دوسرے مرتبہ پر سیدہ شد باز نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک خود را در شانہ حضرت سلمان فارسی نہادہ گفت اگر ایمان در شریا ہم می بود بعض نظر ہای این حتما پیدا می کرد۔ نظر بہ ہمین قول رسول علامہ جلال الدین سیوطی و ابن حجر مکی فرمودہ اند کہ مصداق کمل این قول رسول حضرت امام ابو حنیفہ است۔

امام سیوطی بجز از روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایات ابو نعیم طبرانی، شیرازی و صحیح بخاری را ہم بہ فضیلت امام ابو حنیفہ حمل کردہ است و این سخن از کسی پوشیدہ و پنهان نیست کہ در اہل فارس بجز از امام ابو حنیفہ در این قسم شخص گذشتہ باشد کہ نسبت بہ امام صاحب علم را زیاد نشر و گسترش دادہ باشد۔ و اگر در احادیث بہ دقت غور کردہ شود مصداقش امام ابو حنیفہ برابر میآید اول: این مژدہ بہ اہل فارس است و بہ ہنگی ہویدا است کہ نہ در ائمہ اربعہ و نہ در ائمہ حدیث در ابنا د فارس بجز از امام صاحب کسی گذشتہ باشد مثل امام ابو حنیفہ بناء مصداق این احادیث امام صاحب شدہ۔ میتوانند مسلم جلد ۲ ص ۲۰۲»

۱ امام مالک و امام شافعی بالاتفاق عربی اند و امام احمد باشدہ مرواست کہ مرو وطنی است و در خراسان امام بخاری و امام ترمذی باشندگان بخاری و ترمذ بودند کہ بخاری و ترمذ در توران است و امام مسلم باشدہ نیشاپور و وطن است و خراسان و امام ابو داؤد باشدہ سیستان است کہ سیستان بہ قندہار نزدیک است و امام نسائی از شہر نسا است کہ نسا شہر است در خراسان و امام ابن ماجہ باشدہ شہر قزوین بود کہ قزوین در عراق است و ابن ماجہ باشدہ عجم بود پس بدون شک و شبہہ مصداق این احادیث امام ابو حنیفہ است زیرا کہ باشدہ فارسی بود و درین جا جیلہ و حوالہ چہ ضرور است کہ ما مراد از فارسی مطلق عجم را بگیریم طوری کہ مصنف «اتحاف النبلاء» رفتار نامناسب کردہ است، و وقتیکہ مصداق حدیث امام اعظم ابو حنیفہ شدہ میتواند از اہل و ابنا د فارس بودہ و باشدہ فارس بودہ پس ضرورت بہ جیلہ و حوالہ نامند»

دوم، اگر به مضمون حدیث نظر اندازی و غور کنیم به این حقیقت میرسیم که درین اشاره به شخص است که با وصف پابندی به سنت رسول باصحابه ملاقات کرده باشد و این سخن ظاہر است که در اہل فارس بعد از سلمان فارسی بجز امام صاحب و تلامیذہ او کہ در زمان خود ممتاز بودند دیگر شخص نبوده کہ باصحابہ یا تابعین ملاقات کرده باشد۔

آنانکہ ائمہ اربعہ و امامان صحاح ستہ را در مفهوم این حدیث مسلم، با ابوحنیفہ شریکی دانند ہرگز ثابت کردہ نمی توانند کہ ائمہ اربعہ و صاحبان صحاح ستہ صحابہ را نہ کہ تابعین را دیدہ باشند اگر فرضاً سخن آنها را برای لحظہ قبول کنیم کہ در مفهوم این حدیث ائمہ اربعہ و امامان صحاح ستہ شامل باشند باز ہم امام ابوحنیفہ از ہمہ اولتر و مقدم میاید دیگران در عقب و افضل للمتقدم۔

سوم : اینکه در روایت صحیح مسلم یک روایت بہ این الفاظ نقل شدہ است ۔

لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من ابناء فارس حتى تناوله

یعنی : اگر دین در شریاہم باشد یکی از ابناء فارس رفتہ آن را بدست آورد۔

در حدیث لفظ تناول آمدہ بہ این اشارہ است کہ آن شخص مجتہد می باشد و علم و اجتہاد او

از معاملہ دینی و مسائل شرعی ملو می باشد و علم و اجتہاد او از ہر عیب منزہ و پاک می باشد زیرا کہ بہ منزه مشکہ رسیدن و بہ جز جز مسئلہ نظر انداختن کار مجتہد است نہ از دیگران ۔

و این یک حقیقت واضح است کہ این اعزاز و فضیلت بہ جز ازین ۴ امام بہ دیگران نصیب

نشده است « امام ابوحنیفہ » امام شافعی » امام مالک » ، امام احمد » بجز ازین ہا دیگر کس نیست

کہ بہ آن اجماع شدہ باشد و مذہب او بمنی آیہ قرآنی و احادیث نبوی باشد و مذہبش را مردم پذیرفتہ

باشد۔ و در ائمہ اربعہ امام صاحب در زمانہ اجتہاد و تدوین فقہ مقدم است بلکہ را ہنما است

پس صرف امام صاحب است کہ با تلامیذہ اش مصداق این حدیث شدہ میتواند۔

چونکہ در حدیث صیغہ جمع یعنی رجال و صیغہ واحد ہم یعنی رجل آمدہ است محدثین در صیغہ

جمع بہ وضاحت امام ابوحنیفہ و یارانش را و در صیغہ مفرد صرف امام صاحب را مراد گرفتند پس

ازین جا ثابت گردید کہ شاگردان او نسبت بہ دیگران امتیاز دارند۔

چهارم: سلمان فارسی ^{رض} از طبقه خیر القرون یعنی از اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و لماک
 ابوحنیفہ ہم از طبقه خیر القرون یعنی از جمله تابعین است پس درباره ہر دو طبقه نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 گواہی و شہادت بہ خیر داده است بخلاف دیگر ائمہ کہ از جمله تابعین نیست و درباره زمانہ آنها
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمودہ اند ^{ثم} ^{نظير} الكذب ^و ^{حدائق} الحنيفة ^{طحا} ص ۷۷

اعجاز صداقت محمدی ^۴
 امام ابوحنیفہ ^{رض} یکطرف از جهت پیشگونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ ہم دلیل ختم النبوت است و ہم معجزہ پیغمبری در خیرات

الحسان از علامہ ابن حجر ہیشمی ^{رض} مروی است۔

فیه معجزۃ ظاہرۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بما سيقع له
 یعنی۔ درین معجزہ ظاہر است کہ قبل از آمدن یک چیز بہ او اطلاع میدہد۔
 امام طحاوی ^{رض} میفرماید۔

ان اباحنيفة النعمان من اعظم المعجزات بعد القرآن له
 یعنی۔ بعد از قرآن ابوحنیفہ نعمان معجزہ بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم است۔

اشعار ابن مبارک در شان امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 بالاتفاق تمام مؤرخین
 می نویسند کہ محدث اعظم

عبداللہ ابن مبارک در چہار گوشہ دنیا بہ خاطر دریافت حدیث گشتہ و لکہا رویہ درین مسافری
 خود بخبرج رسایندہ است و از ہر کدام محدث خیر القرون حدیث را اخذ کردہ است و قتیکہ بہ امام
 صاحب رسید تا وقت مرگش از او جدا نہ شد ہنگامیکہ امام صاحب از دنیا رحلت کردند بر قبر او
 ایستادہ بہ آواز بلند و فریادی گفت ابراہیم نخی و حماد رحلت کرد از خود خلیفہ نگذاشت خدا بر تو
 رحم کند تو کسی را خلیفہ نگذاشتی و بعد از گفتن این الفاظ تا بسیار وقت گریان می کرد و این وصیتش
 بود کہ آثار و حدیث را ضروری بدانید و برای معانی و مطلب آن ابوحنیفہ ضرورت است زیرا کہ آن
 بہ معانی و مطلب حدیث می نمیدہد و در مختار ص ۷۷

بہ خیرات الحسان ص ۷۷ در مختار ص ۷۷ و حدائق الحنيفة ص ۷۷

در باره امام صاحب از محدث کبیر ابن مبارک اشعاری آمده است که: ام صاحب را مدح و صفت کرده است ما از روایت در شمار و غیره چند اشعار را این جا عرض میکنم تا که خواننده و صاحبان دانش و عقل بفهمند که در این اشعار حقیقت عبرتنگ بچه انداز نهفته است و بچه انداز در کجسپ ولذت وارور

امام المسلمین ابو حنیفه	لقد زان البلا و من علیها
کایات الزبور علی الصیحه	با حکم و آثار و نقه
ولا بالمغربین ولا بکرفه	نما فی المشرقین له نظیر
امیناً للرسول وللخليفة	اماماً صار فی الاسلام نوراً
وصام نهاره لله خیفه	یبیت مشبراً سهراً لیلی
وما زالت جوارحه عقیفه	وصان لسانه علی کل افک
ومرضاة الاله له وظیفه	ویعف عن المحارم والملاهی
امام الخلیفه والخلیفه	فمن کابی حنیفه فی علاه
خلاق الحق مع حجج ضعیفه	رأیت العائبین له سفاهاً
صحیح نقل فی حکم لطیفه	وقد قال ابن ادریس مقالاً
علی نقه الامام ابی حنیفه	بان الناس فی نقه عیال

فلعنت ربنا اعداد رمل

علی من رد قول ابی حنیفه

ترجمه اشعار مذکور قرار ذیل است۔

امام جمله مسلمین است ابو حنیفه	امام اعظم ابو حنیفه در شهر رازینت بنشید
طوری که در صحیفه آیت زبور باشد	بافقه و آثار شریعت و احکام
ونه در مغرب و کوفه نظیرش پیدا میشود	چنانچه در مشرق مثال ندارد
این علوم نبی ^۳ و خلیفه است	امام ابو حنیفه در نور اسلام است
درواز خوف خدا روزه میگیرد	در عبادت و بیداری شبها را میگذراند

زبان را محفوظ میداشت از هر بد گوئی
از حرام و لہو خود را محفوظ می داشت
به درجات عالیہ ابو حنیفہ کہ رسیدہ میتواند
کسی کہ بہ او طعن می کند احمق است
محدثین او پس در حق امام گفته است
مردم در فقہ مشال عیال اند
به شمار ریگہا باد لعنت بر کسیکہ
خوانندہ محترم قابل تذکر است کہ نوشته اشعار بہ طرز شعر است اما من بہ وزن شعر
ترجمہ نکرده ام بلکہ همان ترجمہ اصل کتاب را بہ همان سیستم بہ الفاظ سادہ در رشته تحریر
در آورده ام۔ زعمیم۔

اعضاد او عقیف یعنی پاکدامن بود
رضاء اللہ کار او بود ،
امام مخلوق خدا و خلیفہ است
بہ خلاف حق با دلائل ضعیفہ
آن صحیح نقل کرده است ہر حکم را لطیفہ
در فقہ امام اعظم ابو حنیفہ
قول امام ابو حنیفہ را از دشمنی رد کند
خوانندہ محترم قابل تذکر است کہ نوشته اشعار بہ طرز شعر است اما من بہ وزن شعر
ترجمہ نکرده ام بلکہ همان ترجمہ اصل کتاب را بہ همان سیستم بہ الفاظ سادہ در رشته تحریر
در آورده ام۔ زعمیم۔

بعض مردم بہ ابو حنیفہ

و پیروانش طعن می

استدلال بہ حدیث ضعیف و الزام درست نیست

کنند کہ بہ حدیث فلان فلان استدلال گرفتہ اند آن احادیث ضعیف است اما این قسم اعتراض
نہ مناسب است و نہ صحیح زیرا کہ این سخن بہ اثبات رسیدگی است کہ اگر در روایت اختلاف
باشد در دیدن صحابہ بکلی اختلاف نیست بہ این سبب امام صاحب تابعی است و روایتش نسبت
بہ دیگران اعلیٰ و افضل است۔

علامہ انور شاہ کشمیری نوشتہ کہ در تابعین ہچکدامش کاذب نبود و از آنها کدام روایتیکہ
شدہ بکلی ثقہ است و قابل اعتماد است بناءً امام صاحب بہ کدام بنیاد کہ دلیل پیش کردہ
ہمگی از بنی ۴ بہ ذریعہ صحابہ کرام رضو تابعین مؤثق بہ امام صاحب رسیدہ است در بین کدام
شک و شبہ وجود ندارد و در وقت استدلال امام صاحب آن روایات بالکل صحیح و سالم بود
اگرچہ بعداً ضعیف پیدا شدہ است بہ این سبب بہ امام صاحب طعن کردن کہ بہ احادیث
ضعیف استدلال کردہ بی جای نامناسب و غیر صحیح است امام اعظم بہ زمانہ نبی ۴ بسیار
نزدیک بود۔ آنها از آب پاک و صاف نوشیدند و رفتند و اینکه بعد از آن ہا در آب تغیر آندہ

وخراب شده این را به سوی بالابین به امام صاحب نسبت داده نمی شود بلکه این بدیختی آن قوم است که آب صاف را نیافتند و دچار مشکلات گردید.

بین مضمون از امام الطائفة شعرانی شافعی هم منقول است مضمون این است -
 وقال الشعرانی الشافعی جميع ما استدل به الامام ای امامنا الاعظم
 لمذهبه اخذه من خيار التابعين ولا يتصور في سنده شخص متهم
 بالكذب وان قيل بضعف شيء من ادلة مذهبه فذلك الضعيف انما هو
 بالنظر للرواة النازلين عن سنده بعدموته وذلك لا يقدح فيما اخذ
 به الامام عنه وكذلك نقول في ادلته مذهب اصحابه فلم يستدل احد
 منهم بحديث ضعيف كما تتبعناه ذالك انما يستدل احدهم بحديث
 صحيح او حسن او ضعيف قد كثرت طرقه حتى ارتفع لدرجة الحسن
 وذلك امر لا يختص باصحاب الامام ابی حنیفه بل يشاركهم جميع
 المذاهب كلها در مقدمه او جزالمالك ص ۶۸»

باب ششم

واقعات دل چسپ دربارهٔ زکات و جودت طبع و

صلاحیت ذہنی و کمالات و بحث و مناظرہ و استنباط و

استدلال مسائل امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از نیاض ازل کدام فکر و عقل و ہوش و فہم
سہ طرق مختلف استدلال و استنباط
وزیر کی و ہوشیاری و دانش و ذہن کہ بہ امام

اعظم ابوحنیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} انعام گردیدہ بود بہ برکت آن یک مسئلہ را بہ صورت مختلف بیان کردہ ہے ہر کدام
دلائل جدا قایل می کرد کہ مای توانیم از یک واقعہ این اندازہ را تخمین زنیم و بدون مبالغہ ہم گفتہ
میتوانیم کہ امام ابوحنیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ}۔

در نصوص نسبت بہ دیگران دقیق و مالک قوت استدلال بود و امام مالک ^{رحمۃ اللہ علیہ} کدام چیز را کہ
مشاہدہ کردہ است صحیح است و بہ کدام حقیقت کہ رسیدہ است آنرا صراحتاً اعلان کردہ می
فرماید۔ نعم رأیت رجلاً لو کلمک فی هذه الساریة ان يجعلها
ذہبا لقام بحجته۔

یعنی امام ابوحنیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} آن شخصیت است کہ اگر نخواہد بہ این ستون زور و دلائل بیاورد کہ
این از ذہب (طلا) است بہ دلائل ثابت کردہ میتواند در مناقب ابی حنیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} ص ۱۹
بہ ہر ترتیب سزای الفہمی و تیز نظری و قوت استنباط و استدلال او ائمہ کبار را در حیرت

انداخته بود در همین سلسله بروایت محمد بن حسن یک قصه را به خواننده گان محترم عرض میداریم -
 یک مرتبه شهرت شد که امام ابوحنیفهؒ بغداد میرود و از جمله شاگردان ویاران بزرگ او
 امام ابی یوسفؒ و اسد بن عمروؒ و غیره فقہاء کرام، مشورہ کردند کہ امام صاحب آمد بہ او یک
 مسئلہ را عرض میکنم و در بین خود بعد از بحث و مذاکرہ علمی یک مسئلہ را تصویب کردند کہ باید
 بہین مسئلہ از امام صاحب پرسیدہ شود و درین بارہ ہر کدام استدلال و دلائل زیادی جمع کردند تا کہ
 امام صاحب لا جواب گردد گویا کہ امام صاحب را امتحان می کردند -

ہنگام کہ امام صاحب از بغداد بازگشت شاگردان ویارانش در اطراف او جمع شدند
 و دینیکہ در حلقہ درس نشستند آن مسئلہ تیار کردہ را بہ امام صاحب پیشکش کردند و امام صاحب
 طوری پاسخ داد کہ خلاف آرمان سائلین بود فوراً در مجلس شور و مشفق و غوغا بر پا گردید و گفتند
 اسے ابوحنیفہؒ مثل کہ مانگی سخر بہ تو اثر کردہ زیرا عقب ماندی امام صاحب فرمود صیابہوی
 تان را خاموش کنید کدام مسئلہ کہ دارید بہ نرمی پرسید آنها گفتند کدام جواب کہ شما دادید بکلی
 غلط است، امام صاحب گفت شما این سخن را بہ دلیل عرض می کنید یا بلا دلیل آنها گفتند با دلیل
 امام صاحب فرمود دلیل خود را پیش کنید - مناظرہ و دلیل پیش کردن شروع شد - بالاخرہ امام صاحب
 با دلائل معقول آنها را قناعت دادہ سخن خود را بہ آنها قبولاند و آنها ہم بہ این حقیقت رسیدند کہ قول
 امام صاحب بکلی صحیح و قول ما غلط بودہ -

بعد از اقراری آنها امام صاحب پرسید ہنگی مطہین شدید گفتند بلی، امام صاحب فرمود
 در بارہ شخصیکہ جواب مرا غلط و جواب اول شمارا صحیح تعلق کردہ نظر شما چیست آنها بیک آواز گفتند
 کہ جواب شما بکلی درست و صحیح است زیرا کہ با دلیل است -

باز امام صاحب ہمراہ آنها مناظرہ و مباحثہ را شروع کرد حتی کہ کدام جواب دادہ بود آن
 را غلط ثابت کرد و ہنگی ہم بہ این متفق شدند کہ جواب اول غلط بود و بیک آواز گفتند کہ سخن ما
 صحیح بود و ما بر حق بودیم شما ہمراہ ما خیانت و بی انصافی کردید کہ جواب و دلیل ما را غلط کشیدید -
 باز امام صاحب فرمود در بارہ آن شخص کہ میگوید این جواب ہم غلط است شما چہ نظر
 دارید یعنی این ہر دو جواب را غلط جواب سوم را صحیح می دانند -

ہمگی بیک آواز گفتند این چنین شدہ نمی تواند کہ ہر دو جواب غلط باشند باز امام صاحب جوابی دیگری یعنی جواب سوم را در میدان انداختہ با دلائل قناعت بخش آہنار را راضی کرد کہ این جواب را صحیح دانستہ ہمگی حیران شدند۔ خلاصہ اینکہ اہل مجلس گفتند امام صاحب بہ لحاظ خدا ما را بہ حقیقت مسئلہ بفہمان امام صاحب گفت بہ بنیاد دلیل فلانی و فلانی جواب اول صحیح است کہ من برایتان عرض کردم و باقی صحیح نیست لکن من خواستم بہ شما ظاہر کنم کہ جواب این مسئلہ از بہین سر پاسخ خارج و بیرون نیست۔

و در فقہ بہ ہر پاسخ دلیل پیدا میشود جواب مراقبول کنند دیگر را ترک کنند و السنۃ و مکاتہنا فی التشریح الاسلامی۔

از وکیع روایت است کہ مادر مجلس امام صاحب نشستہ بود کہ

فیصلہ میراث وارثان

کہ یک عورت در مجلس حاضر گردیدہ گفت برادر من وفات کردہ و از او شش صد دینار ماندہ وقتی کہ میراث توزیع شد متأسفانہ من یک دینار رسید مقصد آن عورت این بود کہ حق من زیاد میشود لکن بہ سبب برادر و خواہر بہن یک دینار رسیدہ است و این بسیار کم است امام صاحب پرسید کہ میراث را کدام شخص تقسیم کردہ بود زن گفت داؤد طائی۔ امام صاحب گفت تقسیم صحیح است بہین یک دینار حق تو میشود کہ رفتی دیگر چہ می خواہی آن عورت (زن) گفت این چہ قسم است؟ امام صاحب فرمود ۱۲ برادر و یک خواہر او زندہ است آن زن گفت ہلی۔ بعداً امام صاحب تمام مسئلہ میراث را این قسم بیان کرد کہ ہر دو دختر برادرت ثلثان مال را می گیرد کہ ۲ صد دینار از دختر باشد سدس مال بہ مادرش می رسد صد دینار را مادرش گرفت و زن برادرت ثمن را گرفت کہ ۷۰ دینار بہ او رسید باقی ماندہ ۱۲ برادر و یک خواہر بہ ہر برادر دو دو حصہ و بہ خواہر یک حصہ میرسد۔

۲۰ دینار باقی ماند کہ ۲۲ آن بہ برادر ہایت و یک دینار باقی ماند تو رسید کہ حق خود

را رفتی۔ «عقود الجمان ص ۲۶۱»

قاصی شریک روایت می کند پسر یکی از سرداران

متنازع جنازہ و فیصلہ بر امام ابو حنیفہ

بنی ہاشم وفات کردہ بود کہ در جنازہ آن

سینان ثوری ابن شبرمه قاضی ابن ابی یسلی، ابوالاحوص مندلی جان و امام ابوحنیفهؒ یکجا شده بودند و چونکه جنازه کلان بود دیگر علماء و موسی سفیدان و ریسان هم حضور و شرکت داشتند جنازه برداشته شد و مردم روان شدند یکبار مردم ایستاد شد و غوغا بر پا گردید که مادر این میت مثل دیوانه از خوبی خبر برآمده است چادر خود را بالای میت انداخته بی پرده و بی ستر روان است کدام زن غریب هم نبود بلکه زنی یکی از خاندان با عنفت هاشمی بود۔

وقتی که ازین حالت زن شوهرش خبر و آگاهی پیدا کرد از فعل او بدبرده به آواز بلند گفت پس بگرد به خانه برو، لکن زن از فعل خود نگشته به سخن شوهرش گوش نداد و شوهر زن قسم یاد کرد که اگر تو از همین جا برنگردی به من طلاق باشی در جنازه تا هنوز در جنازه گاه نرسده بود یعنی در راه بود زن هم قسم یاد کرد که تا پسر مرا جنازه نکنید باز نمی گردم اگر چنین نه شود بهر سلام صایم آزاد باشد۔

مردم در بین خود شور و غوغا را بر پا کردند و باوصف که علماء و فقہاء کرام درین محفل حاضر بودند در ذہن هیچ کدامش حل مسئلہ خطور نمی کرد۔ نظر پدر میت به امام ابوحنیفهؒ افتید و به امام صاحب گفت بر ما رحم کن این مسئلہ را حل کن۔ امام صاحب پیش شد از زن پرسید که توجیه قسم قسم رسو کنند یاد کرده۔

زن بمثل الفاظ قسم خود را بیان کرد باز از شوهرش پرسیده شد آن ہم الفاظ قسم خود را بیان کرد، امام صاحب به حقیقت سخن خود را فہامہ گفت چارپای رشتاقی را همین جا بگذارید یعنی جنازه گاہ نہ بدید، صف ہابستہ شد پدر میت را حکم کرده شد کہ پیش شود نماز جنازه را بخواند کسانی کہ در جنازه گاہ بود آنها را ہم صدا کرده شد، نماز جنازه خواندہ شد میت را بخاطر دفن بہ قبرستان بردند و مادرش را از زمین جا باز گردانیدند۔

و امام صاحب برایش گفت اکنون بجانہ ات برو از قسم رسو کنند خلاص شدی و برای مردم گفت کہ تو ہم از سوگند خلاص شدی زیرا کہ خانمت بکم تو از زمین جا باز گشت ابن شبرمه کہ این زیرکی امام صاحب را متاہدہ کرد بی اختیار از دہانش این الفاظ خارج شد کہ مادر میباید کہ این قسم فرزندت را برد و خدا مددگارت باشد تو عمل این قسم مسئلہ علی شکل نیست در عقود المجان ص ۲۵۶

امام اوزاعی کہ یہی ازائم
مناظرہ امام ابوحنیفہ و امام اوزاعی در مسئلہ رفع الیدین
 بزرگ شام و در فقہ بانی

یک مسلک جداست، گویند یکبار در مکہ در دارالخطابین با امام صاحب ملاقی شدند و اتفاقاً در
 میانشان مسئلہ رفع الیدین مورد بحث قرار گرفت، امام اوزاعی بہ امام ابوحنیفہ گفت۔

ما بالکم یا اهل العراق لا ترفعون ایدیکم فی الصلوٰۃ عند الركوع وعند الرفع
 منہ۔ یعنی ای اہل عراق شمار چہ شدہ کہ در وقت رکوع و بعد از رکوع رفع یدین در یعنی دستہارا
 بالا، نمی کیند؟

امام صاحب فرمود در بارہ رفع الیدین کلام روایت کہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است
 بہ درجہ صحت زسیدہ است امام اوزاعی جواب داد۔

وقد حدثنی الزہری عن سالم عن ابيه عن رسول الله عليه وسلم انه كان
 يرفع يديه اذا افتتح الصلاة وعند الركوع وعند الرفع منه۔

یعنی من از زہری او از سالم و او از پدرش شنیدہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 در افتتاح صلاۃ و وقت رکوع و بعد از رکوع رفع یدین می کرد۔ امام صاحب گفت۔

وحدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمه عن ابن مسعود ان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلاة ولا يعود لشي
 من ذلك۔

یعنی من از حماد و او از ابراہیم او از علقمہ و آن از عبداللہ بن مسعود روایت کردہ است
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بجز در افتتاح نماز دیگر وقت رفع یدین نمی کرد۔ امام اوزاعی این را
 کہ شنید گفت۔

احد تلك عن الزهري عن سالم عن ابيه وتقول حدثني حماد عن ابراهيم
 يعني من بواسطه زہری و سالم و عبداللہ بن عمر حدیث بیان میکنم و تو در مقابل آن ہاماد
 ابراہیم و علقمہ و عبداللہ بن مسعود را پیش میکنی مطلب امام اوزاعی این بود کہ سند من معتبر است
 زیرا کہ در سند من عبداللہ بن عمر روایت است و درین بین دو واسطہ است زہری و سالم۔

لاکن در سند تو عبد اللہ بن مسعودؓ است و در بین سہ واسطہ است۔ حماد ابراہیم علقمہ
 بناءً به اعتبار سند روایت من بہتر است امام صاحب پاسخ داد۔
 کان حماد افقہ من الزہری وکان ابراہیم افقہ من ثمالہ وعلقمہ لیس
 بدون ابن عمر فی الفقہ وان کانت لابن عمر صحیحہ ولہ فضل وعبد اللہ هو
 عبد اللہؓ

یعنی حماد از زہری و ابراہیم از سالم افقہ است و علقمہ در فقہ از ابن عمرؓ کی ندارد و
 عبد اللہ بن عمرؓ ظاہر است کہ روایتش افضل است۔

امام اوزاعیؒ کہ این سخن را شنید چپ ماند و امام صاحب کہ

سند فقہ الرواۃ را اعتبار داده است و مطابق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم است۔

و رب حامل فقہ الی من ہوا فقہ منہ۔ معلوم گردید در راوی کہ صفت نقاہت

ہم باشد روایتش افضل دانستہ میشود۔

اما این سخن امام صاحب کہ علقمہ در فقہ از ابن عمرؓ کی ندارد قابل شک و شبہہ نیست

زیرا کہ افضلیت ابن عمرؓ بہ ابن مسعودؓ کہ صحابہ است۔

لاکن در حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۹۸ از قابوس بن ابی ظبیان روایت است کہ من از

پدرم پرسیدم: لای شئی کنت قاتی علقمہ تدع اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بہ این معنی کہ شاد در حین موجود بودن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم چرا مسئلہ را از علقمہ

استفسار می کنند۔ قابوس می گوید، پدرم بہن پاسخ داد۔

۱ البسوط للامام سرخسی جلد ۱ ص ۱۰۰ و ابن الہمام فی الفتح جلد ۱ ص ۲۱۹ معارف السنن جلد ۵ ص ۴۹۔

۲ علامہ ابن الہمام و سرخسی کہ این مناظرہ را بیان کرده در ضمن گفتند کہ امام ابو حنیفہ

رضی اللہ علیہ روایت خود را بہ سبب فقہ الرواۃ افضل دانست و اوزاعی روایت

خود را بہ علو اسناد افضل دانست مذہب امامان احناف قبول کرده شدہ است۔ لان الترجیع

بفقہ الرواۃ لا یجوز الا اسناد

رأيت أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يسئلون علقمة وليستونده .
من خودم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم را دیدم کہ از علقمہ تحقیق مسئلہ و فتویٰ می
خواستند۔ ازین جا فضیلت و تقابہت علقمہ معلوم می گردد و جای تعجب ہم نیست کہ تابعی
نسبت بہ صحابی فقہی باشد و دلیل این قول این حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم شدہ میتواند
" فرب حامل فقه غیر فقیہ ورب حامل فقه الی من ہوا فقه منہ "
" مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۳۵ "

اصول افضلیت فقه الرواۃ را بجز از امام ابوحنیفہ و دیگر مدثین ہم قبول دارند مثلاً
حاکم و در معرفتہ علوم الحدیث ص ۱۱۱ این قول علی بن خشرم ہم نقل گردیدہ است کہ می فرماید۔
قال لنا وکیع ای الامنا دین احب لك الا عمش عن ابی وائل عن عبد اللہ
اوسفیان عن منصور عن ابواہیم عن علقمہ عن عبد اللہ ۔

علی بن خشرم می فرماید کہ وکیع و بن گفت در دو سند کدام سند نزد شما معتبر است ۔
از " امام اعمش " ابووائل بواسطہ عبد اللہ یا کہ از سفیان ان منصور را بر اہم علقمہ بواسطہ عبد اللہ
علی بن خشرم جواب داد ۔ اعمش عن ابی وائل الخ یعنی سند امام اعمش بہ واسطہ ابووائل
امام وکیع گفت ۔ سبحان اللہ الا عمش شیخ و ابووائل شیخ و سفیان فقیہ
و حدیث یتداولہ الفقہاء فقہی من حدیث یتداولہ الشیوخ ۔

یعنی پاک است خدا اعمش بزرگ است و ابووائل ہم بزرگ است و سفیان
فقہی است ، منصور را بر اہم و علقمہ ہم فقہاء اند ۔ کدام حدیث کہ راویش فقہاء باشد آن
افضل است از آن حدیث کہ بزرگان روایت کردہ باشد در سیرت النعمان در ص ۶۸ بہ حوالہ
کتاب الحج درین بارہ یک قول دلچسپ امام محمد نقل شدہ است ، امام محمد می فرماید کہ غیبی
روایت مایہ عبد اللہ بن مسعود اختتام می یابد و از جانب مقابل بہ عبد اللہ بن عمر می رسد و انتہی
می یابد اگر بحث درین بارہ گردد کہ روایت کدامش افضل است پس عبد اللہ بن مسعود در زبان
نبی ۴ کلان سال بود و از حدیث ہم معلوم می گردد کہ در صف اول ایستاد می شد و از ہمہ حرکات
و سکنات نبی ۴ واقف بود و اما حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما در صف ہائے دوم و

وسوم ایستادیشد در واقعیت به عبد اللہ ابن مسعود کجا رسیده میتواند و این طرز استدلال امام محمد به اصول و روایت بنی است و در تقریر امام ابو حنیفہ رحمہ کہ "عبد اللہ هو عبد اللہ" آمده است اشاره به همین حقیقت است -

اسد بن عمر روایت می کند

مناظره دل چسپ حضرت قتاده و امام ابو حنیفہ رضی

کہ یک مرتبہ قتاده بصری به

کوفه تشریف فرما شد، وقتی کہ مردم کوفه از آمدنش آگاہی پیدا کردند گروهی بدین اومی رفتند روزی از خانه برآمد و اعلان کرد کہ کسی اگر کدام مسئلہ فقہی پرسان می کند آزادانہ بیاید پرسیدن جواب میدهم امام ابو حنیفہ رحمہ ہم درین محفل حضور داشت، فوراً ایستاد شدہ گفت اسی ابو الخطاب در بارہ شخصیکہ چندین سال از خانه بیرون باشد و با آئینہ خبر مرگ اش بیاید مردم یقین کنند کہ این آوازہ صحیح است وزن اش باشندین و یقین کردن این آوازہ با دیگر شخص نکاح کند و از این شوہر ثانی اولاد ہم بیادرد بعد از چند مدتی شوہر اول پیدا شد صحت و سلامت بخانہ آمد و آوازہ مرگ او غلط ثابت شد اکنون شخص اول منکر است کہ این اولاد از من نیست و شوہر دوم دعو کند کہ این اولاد من است اکنون این ہر دو بہ زن تہمت زنارامی کنند یا کہ صرف آن کس کہ منکر است نظر شما درین بارہ چیست؟ -

گمان امام صاحب این بود کہ اگر قتاده از نفس خود درین بارہ چیزی بگوید خطا میشود و اگر کدام حدیث را پیش کند او موضوعی میباشد لکن قتاده بجای اینکه مسئلہ را حل کند دیگر طرف میلان کردہ خود را خلاص کردہ گفت این قسم مسئلہ کدام جای عارض شدہ یا نہ - امام صاحب گفت نہ احتمال دارد کہ واقع شود قتاده گفت این چنین مسئلہ کہ تا ہنوز عارض نہ شدہ چہ حاجت پرسان است - امام صاحب فرمود -

ان العلماء يستقنون للبلاد ويتخذون منه قبل نزوله فاذا نزل عرفوه وعرفوا لدخول نيه والخروج منه - یعنی برای علماء قبل از عارض شدن یک مسئلہ حل کردن و استدلال و دلیل او ضروری است - کہ وقوع پذیر باشد اول علماء تحریر کردہ میتوانند و وقتی کہ عارض شد آنرا بشناسند و این را ہم بدانند کہ راه اختیار

کردن یا ترک کردن از نظر شریعت کدام است - «عقود الجمان ص ۲۶۲»

چونکه قتاده در فقه و در تفسیر هر بود باز گفت مسائل فقهی را بگذارید در باره تفسیر اگر کدام سوال دارید مکمل جواب خواهم داد - فوراً امام صاحب پیش شده گفت مطلب این آیه چیست ؟ -

قال الذی عنده علم من الکتب افا تیک به قبل ان یرتد الیک بصوک
و در نسل ۴۰ گفت او شخصیکه در نزد او علم کتاب بود من میآورم تا که تو چشم خود را بگردانی
قتاده گفت این در باره کسی است که سلیمان رخ - به خاطر آوردن تحت ملکه
بلقیس گفته بود یک وزیر سلیمان علیه سلام آصف بن برخیا - گفت من می آورم تا که تو
نظر خود را بگردانی - در بعض روایات آمده که آصف بن برخیا اسم اعظم را یاد داشت
به برکت آن به مجرد چشم زدن تحت بلقیس را از شام به من رساند وقتیکه امام صاحب این
جواب را شنید پرسید آیا سلیمان اسم اعظم را یاد داشت ؟

قتاده گفت نه، امام صاحب باز از او پرسید که آیا در نزد شما جایز است در زمانه
بینبر شخص موجود باشد که پنمبر هم نباشد و لیکن علس از پنمبر زیاد باشد قتاده پاسخ داد که نه قتاده
این مرتبه غضبناک شده قسم خورده گفت دیگر باشما در باره تفسیر صحبت نمی کنم البته در باره
عقائد و علم کلام کدام سوال دارید جواب خواهم داد امام صاحب پرسید آیا تو مومن هستی ؟
قتاده گفت امیدوارم که مومن هستم امام گفت چرا در مومن بودن خود شک میکنی ؟ قتاده گفت
ایرا هم ؟ - همین قسم گفته بود - والذی اطعم ان یغضری خطیبتی یوم الدین - یعنی از آن
ذات طعم دارم که خطای مرا در روز جزا عفو کند.

۱۰ نشاء این سوال این بود که اکثر محدثین به خود را مومن گفتن می ترسیدند از جهت احتیاط بسیار
همین راه اختیار کرده بودند از امام حسن بصری کسی پرسید که آیا تو مومن هستی ؟ او پاسخ داد انشاء الله
سائل گفت درین جا انشاء الله چه بکار است ؟ امام حسن بصری صاحب گفت من که خود را مومن می
گویم می ترسم که خداوند نگوید که دروغ میگوئی ۱۲

امام صاحب گفت چرا این قول را نمی گوی - اولیہ تو من - آیا تو ایمان
نیارود - در جواب گفت - بلی و لکن لیطمین قلبی - یعنی پرانہ لیکن بر این خاطر کہ تسلیم
حاصل شود «بقرہ ۲۶۰»

امام صاحب گفت تو چرا تقلید قول ابراہیم علیہ السلام را نمی کنی ؛ قتادہ خفہ شدہ از
مجلس برخاست بخاندان اش تشریف برد - بعد از چند سال کہ باز بکوفہ آمد نظرش ضعیف شدہ
بود - امام صاحب می گوید کہ من نزدش رفتم گفتم - اسے ابوالخطاب درین آیہ مراد از طائفہ
چیت و لیشہد عذابہا طائفہ من المؤمنین - یعنی در وقت جزاء ہر دو شان
یکجا ہمسایہ را حاضر کردن ضروری است - فرمود یک نفر باشد یا از یک نفر بیشتر درین وقت
مرا از آواز من شناخت و نامم را گرفتہ جدا کرد زیرا کہ درین مردم نام مرا شنیدہ بود -
«عقود الجمان ص ۲۶۳»

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ یک نقبی
قاضی ابن ابی لیلیٰ غلطی خود را احساس کرد

منصب قضاوت را بہ عہدہ داشت روزی یک ہمسایہ امام صاحب در عدالت حاضر
گردید و می خواست در بارہ باغ کسی گواہی بدہد، قاضی گفت باغ کہ تو میخوای گواہی
بدی چند درخت دارد شاہد جواب دادہ نتوانست قاضی صاحب شہادت تو اورا منظور نکرد
و این واقعہ را ہمسایہ اش بہ امام صاحب قصہ کرد، امام صاحب دوبارہ آن شخص را نزد قاضی
فرستاد کہ بگو تو کہ ۲۰ سال در مسجد جامع کوفہ نشسته قضاوت کردہ چند ستون دارد؟ آن
شخص رفتہ زمان قسم سوال کرد - قاضی صاحب حیران و ملامت شدہ گواہی آن شخص
را منظور کرد -

ابن جوزی از یحیی بن جعفر روایت
کنیچ روپیہ بدست آمد و مشک باقی ماند

کرده کہ من از امام صاحب این واقعہ
را خودم شنیدم کہ گفت یک مرتبہ در صحرای تشنگی بسیار از راه رفتن ماندم یکبار یک اعرابی
آمد کہ در یک مشک خورد آب داشت من از او آب خواستم لیکن آب نداد و اما مشک

را به پنج درہم آمادہ فروختن شد پنج درہم دادہ مشک را خریدم و او را گفتم کہ تعلقان بخور
 وقتیکہ او دست را دراز کرد من یک اندازہ تلخان بہ او دادم کہ باروغن زیتون مخلوط
 بود. تعلقان را خورد احساس تشنگی کرد بہ من عذر کرد کہ آب بدہ گفتم یک جام
 آب را از پنج روپیہ کم نمیدہم. از جهت گرمی روغن زیتون او را تشنگی بہ تکلیف گزیدہ بود
 پنج روپیہ کشیدہ برایم داد یکجام آب دادم، اکنون من ہم مشک ماندہ ہم پنج روپیہ
 بہ دست آمد در لطائف الازکی، تذکرہ ابوحنیفہ

یک مرتبہ نزد امام صاحب یک

تدبیر شرعی و بصیرت فقیہانہ امام صاحب

مسئلہ آورده شد کہ علماء آن

دوران آنرا حل کرده نمی توانستند مسئلہ این بود کہ یکزن بہ زینہ بالای بام می برآمد کہ ناگہان
 شوہرش آمد۔

و بسیار غضب شدہ سوگند یاد کرد کہ اگر ازین جاے کہ ہستی بالا ہم بالا شوی و پایان
 ہم پایان شوی بر من طلاق باشی و چونکہ این جا تدبیر ضرور بود کہ زن از طلاق محفوظ بماند۔ امام
 صاحب گفت این مسئلہ سادہ است و آن اینکہ زن نہ بالا شود نہ پایان چند نفر رفتہ زن
 را ہمراہ زینہ در زمین پایین کنند تا کہ طلاق ہم نیاید و آن مرد ہم از غم خلاص شود زیرا کہ زن
 از جایش نہ بالا رفت و نہ پایان. از امام صاحب پرسیدہ شد کہ دیگر علاج ہم دارد ؟
 امام صاحب گفت علاج دیگر این است کہ چند زن بروند آن زن را از زینہ بدون
 ارادہ او بہ زمین پایان کنند زن و مرد ہر دو بی غم شود. عقود الجمان ص ۲۷۸ و مناقب
 موفق ص ۱۱۱

یک مرتبہ از قبیلہ لولوی یک گروپ (قافلہ) بہ کوفہ آمدہ

زن بہ شوہرش رسید

بودند کہ در جملہ زن یکتفر درین قافلہ بسیار بہ زیب و حسین

و جمیل بود و او ہمراہ یکتفر کوفہ ہمراہ شد و آن شخص دعا کرد کہ این زن من است و آن زن اقاری
 داد کہ این کوفی شوہر من است۔

و آن مرد لولوی گفت این زن من است کہ بہ نکاح گرفتہ ام لکن گواہ نہ داشت و بسیار

پریشان بود ہر طرف می گشت -

این واقعہ بہ امام صاحب پیش کردہ شد امام صاحب قاضی ابن ابی لیلیٰ و چند تن علماء و فقہاء و چند زن را گرفتہ بہ کمپ لولوی ہا تشریف بردند و امام صاحب براسے زن ہا گفت کہ شما در خیمہ آن نفری بروید کہ زنش جنجالی شدہ است وقتی زن ہا بہ خیمہ لولوی نزدیک شدند سگ اوزنہارا مراحم شدونہ گذاشت کہ داخل خیمہ بروند - باز امام صاحب بہ آن زن گفت کہ تو جدا در خیمہ برو وقتی کہ اوز نزدیک خیمہ شد سگ لباس ہای او را بوسیدہ چپ شد امام صاحب گفت مسئلہ حل شد زن زنی لولوی بودہ و حقیقت ہم ہمین بود - چند ساعت بعد آن زن خودش اعتراف کرد کہ شوہر من لولوی است لکن مرا شیطان فریب داد مرد کوفی را شوہر خود گفتم -

ابن مبارک روایت می کند کہ روزی امام صاحب در مکہ روان بودید

بہ قیاس ابو حنیفہ مسئلہ طعام حل گردید

کہ چند نفر در راہ نشستہ است و در پیشروی آنها یک بچہ شتر بریان کردہ شدہ و سرکہ بود اما آنها طرف پیدا نکردند کہ سرکہ را در آن باندازند و بخورند ہمگی حیران نشستہ بودند امام صاحب نزد آنها رفت زمین را مثل کاسہ کند دسترخوان را از بالا پهن کرد و در آن سرکہ انداخت گفت اکنون گوشت را ہمراہ سرکہ بخورید - آنها گفتند ترا خدا عنو کند چہ خوب طریقہ را با نشان دادی امام صاحب گفت این ہم فضل خداوندی است کہ بہ خاطر سہولت کار شما این طریقہ را در فکر من در آورد عقود البھان ص ۲۵۸ و کتاب الازکیاء

امام ابو یوسف روایت می کند کہ روزی یکنفر نزد امام صاحب حاضر

تلاش مال گمشدہ و قیاس عمدہ ابو حنیفہ

شدہ گفت در گوشہ خانہ ام چیزی سامان گور کردہ بودم لیکن اکنون فراموش کردہ ام بہ لحاظ خدا ہمراہیم ہمکاری بکنید - امام صاحب فرمود بیاد تو کہ نمی آید ما چہ کنیم و بہ یاد ما چہ قسم بیاید آن شخص بہ نالہ و فغان شروع کرد - امام صاحب را رحمت آمد ہمراہ یک گروپ شاگردان خود بہ خانہ آن شخص تشریف بردند و نقشہ خانہ را بہ شاگردان نشان

داده گفت اگر این خانه شامی بود و کدام اشیاء خود را برای حفاظت گور می کردید و رکبی
 دفن می نمودید، هر کس هر چیز گفت پنج نفر بودند پنج گپ زدند امام صاحب حکم کرد هر پنج
 جای را کنده شود از همین پنج جای مال خواهد برآمد. همین بود که از اول و دوم نه از جای
 سوم مال برآمد امام صاحب بسیار خوشحال شده گفت شکر خداست که مال گذشته تورا
 ذریعه ما پیدا کرد. «عقود لبحان ص ۲۶۷»

یک شخص در وقت مرگش در حق امام ابوحنیفه وصیت کرده
ابن شبرمه و وصیت لکن امام صاحب خودش در آن وقت موجود نبود، دعوا به

عدالت کشید امام صاحب گواه پیش کرد که فلان در حق من وصیت کرده است. قاضی ابن
 شبرمه گفت ابوحنیفه آیا تو قسم می خوری که گواهان تو راست می گویند؟ امام صاحب فرمود
 به من قسم رسوگند، لازم نمی شود زیرا که من در آن وقت موجود نبودم ابن شبرمه گفت قیاس
 تو بکار نیاید، امام صاحب فرمود این را بگو که سرریک اعمی را کسی بشکند و گواهان گواهی
 بدهد که فلان شخص شکسته است آیا به اعمی سوگند داده میشود که آیا گواهان تو راست می گویند
 یا دروغ در حالیکه حقیقت این است که او بکلی ندیده است ابن شبرمه به شنیدن این سخن
 امام صاحب دیگر چیزی نگفت و وصیت را قبول کرد و جاری نمود ابوحنیفه از ابو زهره

خلیفه منصور از ذهن تیز و ذہانت و بلند کرداری و راست گفتاری و
لطیفه علمی وسعت علمی امام ابوحنیفه بی اندازه متاثر بود و وقتی که امام صاحب
 در مجلس خلیفه حاضر می گردید در حین صحبت مسائل علمی را هم پیش می کرد. این است یک
 لطیفه که دل چسب هم است و قابلیت امام صاحب هم معلوم می گردد.

مورخین می نویسند که یک مرتبه خلیفه منصور امام صاحب را به دربار خود خواست
 درین مجلس قاضی ابن ابی یلی هم موجود بود و در مجلس کسی این مسئله را پیش کرد که اگر یک سوداگر
 در وقت خریدن به مشتری بگوید که این مال که تو می خری اگر کدام نقصان و عیب بود من
 ضامن نیستم اگر خواهی داری بخر ورنه راه خود گیر اکنون مسئله این جاست که اگر در مال کدام
 عیب ظاهر شد آیا خریدار مال را بازگردانده میتواند یا نه؟

رای امام صاحب این بود که بعد از اعلان سوداگر خریدار نمی تواند که مال را دوباره بگرداند
 اما رای ابن ابی لیلی این بود که سوداگر به محض اعلان خلاص نمی شود بلکه او نقص مال را به خریدار
 نشان میدهد درین باره بحث این هر دو دراز شد و هر کدام شان دلائل خود را عرض می کرد و
 خلیفه منصور و درباریان این مناظره علمی امام صاحب را این ابی لیلی را مسح می کردند قاضی
 ابن ابی لیلی هیچ دلیل امام صاحب را قبول نکرد بالاخره امام صاحب از قاضی ابن ابی لیلی
 پرسید فرض کن که یک زن با جیاد با پرده و با شرف که یک غلام داشته باشد و تقسیم فروختن آن
 غلام را بگیرد در جای شرمگاہ غلام هم عیب باشد و قاضی هم حکم کرد که جای عیب غلام را به
 دست نشان بدهد و به خریدار ظاهر کن آیا آن زن در آن جا دست می ماند و نشان میدهد قاضی
 ابن ابی لیلی گفت بلی باید به دست نشان بدهد به این فتوی ابن ابی لیلی بگی در باره این
 خندیدند گویند که خلیفه منصور به این ضدی جای قاضی صاحب و چپ شدنش بسیار سخت تلکثر
 هم شد در مناقب موفق ص ۱۲۲

از دشمنی به غلامی | یک مرتبه امام صاحب اصول مناظره را بیان می کرد درین وقت این
 طریقه را هم ذکر کرد که با کسی مناظره می کردید از جانب مقابل سوال
 کنید کامیاب میشود یا امام صاحب خودش هم به این اصول عمل کرده است. بطور مثال یواقعه
 که ذکر کرده است بخوانیم که امام صاحب با خارجی ها مناظره کرده است یک روز یک
 گروپ از نغزی خوارج آمده نزد امام صاحب ایستادند شمشیرهای خود را کشیده گفتند تو
 شخص را که گناه کبیره کند کافر نمی گوی بناءً تو را قتل میکنیم امام صاحب جواب داد سخن به نرمی
 حل می گردد و به نرمی همراه من صحبت کنید اگر از من کدام خطائی شد باز اقدام قتل را کنید
 لکن اول شما شمشیرهای خود را در غلاف باندازید اهل خوارج گفتند ما این شمشیرهای
 خود را بخون تو سرخ میکنیم و این فعل قرار عقیده ما از ۷۰ سال جهاد بهتر است، امام صاحب
 فرمود کدام سوال که دارید بفرمایید.

خارجی ها سوال کردند که دو جنازه حاضر شد یکی آن مرد بود و دیگری زن اما مرد در حال
 شراب نوشیدن مرده وزن در وقت حمل داشتن خود را قتل کرده است اکنون درباره آن

برود توجیه می گوی؟

به امام صاحب نه رعب پیش شدرنه وار خطا شد به توصله کامل از آنها پرسید که این
دو نفر یهودی یا اندیا نصرانی یا یا مجوسی یا؟ خارجی ها گفتند، نه یهودی یا نه نصرانی یا نه مجوسی
امام صاحب باز پرسید که آنها با کدام ملت تعلق دارند - خوارج گفتند با ملت تعلق دارند
که کلمه شهادت را می خوانند و اقرار دارند که اشهد ان لا اله الا الله و اشهد
ان محمداً رسول الله -

امام صاحب پرسید این را بگوید که این کلمه کدام جزء ایمان است نصف است چهار
است یا سوم جزء، خوارج گفتند این همگی ایمان است زیرا که ایمان اجزائی نمی داشته باشد -
امام صاحب فرمود وقتیکه ایمان اجزاء نداشته باشد و آن هر دو این کلمه را می خوانند و
یقین هم داشتند اکنون شما بگوید که این دو جنازه از کسیت؟ از مسلمان هاست یا از کفار؟
خارجی ها پریشان و وار خطا شدند و گفتند این سخن را بگذار اکنون این را بگو که این
هر دو دوزخی اند یا جنی؟ امام صاحب گفت جواب این سوال در کلام الله موجود است
و سیرت پیامبران در پیش روی ما حاضر است پس من آن چیزی را بشارت میگویم کدام چیزی را که بشارت
علیه السلام بدرگاه خدا در باره آن مجربان گفته بود که نسبت به این بیغفرت است که مجرم بودند -
فمن اتبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم (الآیه)
یعنی کیسکه متابعت مرا کرد آن از من است و کیسکه نافرمانی مرا کرد خدا یا تو بخشنده و مهربان
و من آن الفاظ میگویم کدام الفاظ که عیسی علیه السلام گفته بود -

ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم
یعنی اے الله اگر تو اینها را عذاب میدهی بندگان تو اند و اگر غفور بخشش می کنی
غالب و با حکمتی -

و من آن کلمات را گویم که نوح علیه السلام گفته بود -

وما علی بما كانوا يعملون ان حسابهم الا علی ربی (الآیه)
یعنی چیزی که آنها کردند و من حساب نیست حساب آن ها با خداست هر چه خواهد می کنی

وقت که خارجی با این دلیل پرمختوی و پرمشہوم امام صاحب را شنیدند احساس ندامت کرده
پیشمان شیده شمشیر بار در غلاف داخل کرده توبہ کرده عقیدہ اہلسنت و اجماعت را اختیار کردند
و حسن سلیقہ امام صاحب را تدبیر و فراست اورا مدح کرده بہ امام صاحب غلام (تا بعد از شہد
در مناقب موفق کوالہ رفاع ابوحنیفہ ..

در دربار خلیفہ منصور یک
شخص بود کہ خفیہ خفیہ با امام

امام صاحب دشمن خود را از مرگ خلاص کرد

صاحب دشمنی می کرد کہ اسمش ربیع (بودیکروز با امام صاحب ہر دو یکجا در دربار خلیفہ
حاضر شدند ناگہان ربیع سوے خلیفہ گفت ابوحنیفہ ناحق با جدا کبر تو حضرت عبداللہ بن
عباس دشمنی می کند و بہ خلاف قول او حکم می دہد یعنی یک شخص بعد از دوسہ روز برای دفع
سوگند انشاء اللہ بگوید نزد جدا کبر تو این استثناء صحیح است - ان الاستثناء جائز لو کان
بعد سنۃ - یعنی استثناء صحیح میشود اگر چہ بعد از یکسال ہم باشد -

و ابوحنیفہ استثنای متصل حجت و صحیح میدانند بعد از اونہ و دلیلش این قول نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بود کہ من حلف یمین و یستثنی فلا حنت علیہ یعنی شخص کہ سوگند خورد و استثناء
کرد حانت نمی شود امام صاحب بطرف منصور توجہ کرده گفت مطلب ربیع این است کہ لشکر
تو ہمراہ تو بیعت کرده است صحیح نیست خلیفہ پرسید این چہ قسم؟ امام صاحب فرمود لشکر
تو در نزد تو بیعت کردند و سوگند یاد کردند و تیکہ بخانہ ہایشان رفتند انشاء اللہ گفتند بیعت
از بین رفت ختم شد - مطلب ربیع این است کہ این بیعت بی تاثیر میباشد زیرا کہ بہ لشکر این
قدرت را میدہد کہ با تو بیعت کنند قسم یاد کنند و در خانہ کہ رفتند استثناء کنند از نظر ثمر بیعت
پابندی بہ عہد ختم شد - این سخن فتنہ و فساد است کہ گویند کہ بہ این سخن امام صاحب خون

لہ در دوران عباسی این طریقہ بیعت بود کہ بیعت کنندہ سوگندی خورد اگر من بی لوطی کردم زخم
بین طلاق باشد غلام و کینہ ہایم آزا باشد و رفتی بر حج پیادہ بر ایم نذر باشد و با وصف این قسم بخانہ برود
و بگوید این قسم تا وقت است کہ خواہش خودم است مطابق قول عبداللہ بن عباس استثناء صحیح
است و با این استثناء تمام پابندی ختم شد درین وقت راہ خطرناک را امام صاحب بہ خلیفہ نشان داد

در بدن ریح خشک شد و خلیفہ منصور بہ شنیدن این گپ بہ خندہ آمد و بہ ریح گفت با امام صاحب
بحث نکن و قتیکہ از دربار بیرون شدند سوے امام صاحب گفت نہ

امروز گویا تو مرا کشتی، امام صاحب گفت نہ تو ارادہ قتل مرا کردہ بودی من خود را بہا کردم
و تو را ہم، در دیگر روایت آمدہ کہ ابن اسحاق نہ در حضور خلیفہ از امام صاحب پرسید اگر بکنفر
قسم یاد کرد کہ فلان کار کنم یا نکنم و متصل انشاء اللہ گفت چند ساعت بعد انشاء اللہ گفت دین
بارہ رایی توجیہ است؟ امام صاحب پاسخ داد کہ اگر انشاء اللہ را متصل نگوید کدام فائدہ دارد
ابن اسحاق خوش حال شد و بہ سوی خلیفہ منصور گفت کہ از جد اکبر تو مخالفت می کند کہ عبد اللہ
بن عباس است۔ منصور بہ غضب شد امام صاحب با اطمینان کامل گفت جناب اصلاً این
مردم راہ از بین بردن خلافت ترا تعقب می کنند و مقصدشان این است کہ ضمانت بیعت
خلیفہ از ما سلب گردد، چرا کہ اگر بیعت کنند بعد از حنیکہ بخانہ بایشان رفتند انشاء اللہ بگویند
آن بیعت ختم گردد۔ بعد از شنیدن این سخن خلیفہ امر کرد کہ در گردن ابن اسحاق چادر را انداختہ
بیرون بکشید نظر ہای دربار خلیفہ ہمین قسم ہم کردند، بعد از اینکہ از دربار خارج شدند ابن
اسحاق بہ امام صاحب گفت، امروز مراد مرگ تیار کردہ بودی امام صاحب گفت تو دربارہ
من چہ حیلہ سنجیدہ بودی در مناقب موفق ص ۱۲۲

روزی امام صاحب با شاگردانش در مسجد
نشستہ بود ناگہان یک زن کہ درد ستایش

جواب استفتاء بہ دو پارہ سبب

یکدانہ سبب داشت و یکطرف سبب سرخ بود و طرف دیگرش زرد نزد امام صاحب آورده
گذاشت امام صاحب سبب را گرفتہ با چاقو دو تقسیم کردہ بہ زن تسلیم نمود مردم حیران شدند
بعد از رفتن زن اہل مجلس از امام صاحب واقعا پرسیدند بعد از استفسار زیادے امام
صاحب گفت این عورت مالصہ بود و بعض وقت خون سرخ و بسا اوقات دم اصغر زرد

۱۔ و فیات الایمان لابن خلکان جلد ۳ ص ۴۰ موفق۔

۲۔ منسوب بہ سوے مغازی نہیں است۔

می دید از جهت جیاب لسان اتفسار نکرد و تئیکه من سیب را دیدم به مطلب اورسیدم -
سیب را دوپاره کردم به این معنی که سرخی و زردی حیض است تا که مثل بین سیب سفیدی
خالص نیاید تو پاک نمی شوی آن زن به گپ رسیده پشت راه خود رفت -

در روض الفائق بحواله حدائق المحنیف ص ۶۹

قرطبی در تشریح سوره البین

این را هم نوشته که یکی

پانچ چیز در دنیا نسبت به انسان حسین نیست

از درباریان خلیفه منصور یعنی عیسی بن موسی با خانم خود محبت زیاد داشت و زنش بسیار
حسین هم بود و تئیکه شب چهاردهم ماه بود مهتاب تمام جهان را نور و روشن ساخته بود او باز نش
صحبت و مزاج داشت - و تئیکه به روسه خانم نظر کرد گفت - انت طالق ثلثاً ان له
تکونی احسن من القصر یعنی تو بمن طلاق باشی اگر از مهتاب حسین نباشی - هنگامیکه
زن این الفاظ را شنید از شوهرش کناره گی را اختیار کرد که مرا شوهرم طلاق داد و حالیکه
این الفاظ در حین مزاج سرزده بود و طلاق طوری است که اگر به مزاج هم باشد واقع می
گردد عیسی بن موسی بیچاره شب را به غم و بی خوابی تیر کرد و وقت که صبح شد بدر بار خلیفه
رفته واقعه را بیان کرد همین بود که خلیفه همه علماء شهر را بدر بار خود خواسته این مسئله را در
جریان گذاشت هنگامی گفتند که زن طلاق شد زیرا که آدم از مهتاب حسین نمی باشد، لکن
یکی از شاگردان امام صاحب درین مجلس حاضر و ساکت بود و تئیکه همه علماء را می خود را دادند
همه آنها را رد کرده قبول نکرد خلیفه منصور گفت تو چرا خاموش نشسته اودر پاسخ گفت
بسم الله الرحمن الرحیم والتین وزیتون تا آخر سوره خواند و به خلیفه
گفت خداوند میفرماید لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - طبق فرمان این
خداوند هیچ چیز نسبت به انسان حسین پیدا نکرده است و تئیکه این جواب را حاضرین مجلس
شنیدند همل حیران ماندند هیچ چیز نگفتند خلیفه هم به این فتوی عمل کرد و زن طلاق نه شد -
در معارف القرآن جلد ۸ ص ۶۸ بحواله قرطبی

مسئله مشکل طلاق ثلاثه

یک مرتبه شخص نزد امام صاحب حاضر شده گفت یک نفر سوگند یاد کرده زن خود را سه طلاق داده است اکنون

راه دیگری نیست زن طلاق میشود خانه آباد ویران می‌گردد چه کنیم امام صاحب پرسید چه قسم سوگند خورده است آن شخص گفت قسم اول این قسم بود که اگر امروز من نماز پنجگانه را به وقتش نتواندم زخم طلاق باشد سه طلاق) دوم قسم این بود که اگر من امروز با زن خود جماع کنم او بمن طلاق باشد سوم این بود که اگر من امروز از جنابت غسل کردم زخم بمن سه طلاق باشد این مسئله پیچیده بود که سرش معلوم نمی‌شد علماء مفتی‌ها به این مسئله نرسیدند اما بعد از شنیدن امام صاحب به باریکی گپ رسیده فوراً فرمود-

۱- صاحب وقتاً امروز عصر را بخواند-

۲- بعد از نماز عصر با زن خود جماع کند-

۳- وقت که آفتاب غروب کرد غسل کند شام و خفتن را اداء کند طلاق بهم نیاید هر سه

قسم او بهم بجا شود در اصل مسئله این است که به اصطلاح شریعت شب تابع روز می‌باشد بعد از غروب دیگر روز حساب شد طوریکه مهتاب عید را دیدی حکم عید نافذ می‌گردد

در مجلس مسائل مشکل فقه بحث می‌گروید با سفیان ثوری

دیت را کدام شخص میدهد

قاضی ابن ابی یسلی و امام ابو حنیفه دیگر علماء و طلباء بهم

نشسته بودند، هر کس را می‌خود را اظهار می‌کرد که ناگهان یک نفر پرسید که در اینجا چند نفر جمع

شده بود مجلس داشتند که ناگهان از یک سوراخ مار برآمد به یکی از اهل مجلس بالا شد آن نفر

از ترس خود به بالای دیگر کس انداخت نفر دوم به بالای نفر سوم انداخت نفر سوم بالای نفر

چهارم انداخت نفر چهارم به بالای نفر پنجم انداخت از بخت بد نفر پنجم را مار گزید و فاسات

کرد اکنون مسئله در عدالت پیش شد و وارث‌ها بیست دعوی دیت کردند از نظر شریعت

اکنون دیت را کدام شخص می‌پردازد و دیت بی‌الای که واجب میشود؛ چونکه علماء مفتی‌ها

و مشایخ موجود بودند هر کدام مدلل به قرآن و احادیث رای خود را پیش می‌کردند که بعضی می

گفت به همگی لازم است که دیت را بپردازند بعضی می‌گفت به نفر اول لازم است و بعضی

می گفت به نفر آخری لازم است که دیت را ادا کند. امام صاحب در عین جواب دادن مردم و متقین مستبم بود بالاخره نوبت به امام صاحب رسید از امام صاحب نظر خواسته شد، امام صاحب گفت نفر اول ما را به بالای دوم انداخت از جهت که خود را از شر ما محفوظ نگه دارد بنا بر گردش خلاص شد و دوم که به بالای سوم انداخت و سوم به بالای چهارم و نفر چهارم که به بالای پنجم انداخت از جهت حفاظت خودش و چونکه به انداختن نفر چهارم ما شخص پنجم را نیش زود وفات کرد دیت به بالای نفر چهارم لازم گردید.

اما اگر به مجبور انداختن نفر چهارم پنجم نیش نمی زد یا فوراً نمی مرد بالای او هم چیزی لاشعری شد زیرا که نفر پنجم در حفاظت خود سستی کرده بود. «و صامن خودش می بود در آنوقت»
به این رای امام صاحب همگی قول کردند زیرا که وقت امام صاحب را تعریف کردند.
«عقود البجان ص ۲۹۹»

یک روز یک دانشمند رومی سه سوال دانشمند رومی سه جواب مسکت ابو حنیفه در بار خلیفه حاضر گردید

که مدعی علم و فضل و دانائی و هوشیاری بوده طمطراقانه گفت من سه سوال دارم که اگر تمام علماء سلطنت تو جمع شوند جواب گفته نخواهند توانست، خلیفه حیران شده اعلان کرد که علماء عظام، امه کبار و امامان جمع شوند همگی طبق دستور خلیفه جمع و به دربار خلیفه حاضر گردیدند که امام صاحب هم تشریف آورده بود، رومی به خود یک منبر هم نهاده بود، وقتی که علماء حاضر شدند او در منبر نشسته به نوبت از هر عالم این سه سوال را با ترتیب پرسان می کرد.

اول - این را بگوید که قبل از خدا که بود؟

دوم - این را بگوید که رخ ز نظر خداوند کدام طرف است؟

سوم - این را بگوید که خداوند تعالی درین وقت چه کاری کند؟

واقعاً که در ظاهر سوال های پریشان کن بود، همگی بعد از شنیدن سوال پایه فکر افتیدند یک

بار امام صاحب از جای خود برخاست نزدیک آمده گفت تو از بالای منبر سوال کردی بر من

هم لازم است که در بالای منبر جواب بدهم، تا که حاضرین بی تکلیف بشنوند بناءً بر تو لازم

است کہ از منہ پایاں شوی روی زود پایاں شد امام صاحب در منبر نشسته گفت اکنون یک
یک سوال بگو یک جواب بشنو دانشمند روی بہ ترتیب اول سوال ہای خود را شروع کرد
و امام صاحب بہ این ترتیب جواب داد، در بارہ سوال اول گفت از یک تادہ بشمار روی
از یک تادہ شمارید وقت کہ بہ وہ رسید مثلاً ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ بانا امام صاحب
گفت اکنون از وہ شماریدہ بہ عقب برو وقتی کہ دانشمند روی از وہ شروع کردہ تا یک رساند
امام صاحب گفت از یک او طرف بشمار روی گفت از یک این طرف دیگر عدد نیست اما
صاحب گفت وقتیکہ قبل از واحد بازی و غلطی قبل دیگر چیز نیست پس اللہ ہم یک است
قبل از اللہ دیگر کسی نیست وہم نبودہ در جواب سوال دوم امام صاحب یک شمع را روشن
کرد و از او پرسید کہ رخ این شمع کدام طرف است، روی گفت ہر طرف است۔

امام صاحب گفت شمع مخلوق است و از تعین رخ مثل تو دانشمند ہا عاجز است
پس بندہ عاجز و بیچارہ را در تعین رخ اللہ چہ کار است باز ہم بہ ہر حال رخ خداوند ہر
طرف است۔

در جواب سوال سوم امام صاحب فرمود درین وقت خدا تعالیٰ تو را از منبر پایاں کردہ
مراد منبر شانہ بہ من عزت داد وقتی کہ دانشمند روی این جواب ہا را شنید شرمندہ شدہ راہ
فرار را اختیار کرد۔ در موفق ص ۱۵۲ و عقود الہام ص ۲۸۴

چند نفر از مدینہ منورہ نزد امام صاحب حاضر گردیدند امام صاحب
قراءت خلف امام وجہ آمدن آنہا را پرسید آنہا گفتند کہ در بارہ قراءت خلف امام
باتو مناظر میکنیم، امام صاحب گفت ہمگی شما یکجا بامن چہ قسم مناظرہ می کنید اگر کینفری بودید
گپ اورامی شنیدم شما جماعہ کثیر ہستید من زودتر کدام شمارا بفرمانم و سخن کدام نفر شمارا
جواب بدہم شما ہمگی علماء و فضلاء ہستید وہ گپ می فرماید کینفر امیر مقرر کنید کہ بامن سخن
بگوید دیگران سمع کنید آنہا از جملہ یک نفر را تعین کردند و گفتند کہ این در بین ما عالمتر
است و از طرف ما با شما مناظرہ می کند ما ہمگی خاموش بودہ سمع می کنیم۔
امام صاحب گفت اگر شما ہمگی بہ این اعتماد داشتہ باشید خیلی خوب است۔ باز

امام صاحب گفت اگر شما براهی اوقات را داشته باشید قناعت اورا قناعت خودی دانید؛ ہمگی گفتند بلی۔ امام صاحب گفت گپ خلاص شدن مناظرہ ختم شد ماہم در نماز امام را بہ این عرض می گیریم کہ آن قراءت کند ما بشنویم نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید من کان لہ امام فقوات الامام قراءت لہ یعنی کیسکہ امام داشت در نماز "قراءت امام قراءت اوست در مناقب موفق وغنودالجمان ص ۲۸۴"

یک مرتبہ از امام صاحب کسی پرسید

جای افسوس نیست بلکہ فضل خدا شامل حال شماست

کہ آیا تو بیع وقت در اجتهاد خود پیشمان شدہ؟ گفت بلی یک مرتبہ از من چند نفر پرسید کہ زن مردہ در شکم او طفل دست و پایی زندہ چہ قسم کنیم گفتیم کہ شکم زن را پارہ کردہ طفل را بکشید و بعداً بہ این حکم پیشمان بودم کہ چرا این حکم را دادہ بہ مردہ ضرر رساندم و باز خبر نشدم کہ آن طفل زندہ بر آمد یا مردہ؟

سائل گفت، جناب این جاے افسوس نیست بلکہ فضل خدا شامل حال شماست آن طفل من ہستم کہ از برکت اجتهاد شما زندہ ماندہ بہ علم و فقہ و اجتهاد رسیدم۔
در حدائق الحنفیہ ص ۱۰۰

قسم واقعہ مذکور قصہ امام طحاوی ہم مشہور است

اجتهاد ابوحنیفہ سبب زندگی امام طحاوی شد

کہ اساتذہ کرام اکثر این قصہ را بہ شاگردان خود بیان می کنند و ہم چند مراتب از اساتذہ خود شنیدم اکنون در حدائق الحنفیہ بحوالہ فتویٰ برہنہ از نظر من گذشت می نویسند کہ اول امام طحاوی "شافعی مذہب بود زیرا کہ او در سہای خود را نزد امام مدنی خواندہ بود و بہ سبب اقامت با او و خدمت و درس مسک او را اختیار کردہ بود بعد ازین کہ بہ ذریعہ مطالعہ و اجتهاد حقیقت با او معلوم شد از مذہب شافعی گشت حنفی مذہب شد۔ علت از مسک شافعی گشتن را این قسم ذکر کردہ اند کہ بیک روز امام طحاوی با امامی خود مدنی "درس می خواند کہ این مسئلہ آمد اگر زن حاملہ دار بود و نوات کرد با طفل بردہ دفن گردد طفل او را از شکمش خارج کردن جائز

نیت دیرین باره مسلک امام صاحب این است که شکم مادر را پاره کرده طفل را از مرگ نجات بدهند وقتی که امام طحاوی این درس را خواند از جای خود برخاست و گفت من تابع این چنین مسلک که پروا دمرگ مراندار و چگونگی باشم و در سبب این بود که طحاوی در شکم مادرش بود که مادرش وفات کرد و نظر به فتویٰ فقہ حنفی بطن مادرش را پاره کرده اورا زنده خارج کردند بعداً امام طحاوی مطالعه و تحقیق فقہ حنفی را شروع کرد حتی که در احادیث و فقہ ثانی نداشت در یک روایت دیگر این قسم آمده که محمد بن احمد شروطی از امام طحاوی پرسید که تو چرا مسلک مامای خود را ترک کرده مسلک حنفی را اختیار کردی امام طحاوی پاسخ داد بسیار وقت من می دیدم که ما بایم کتب حنفی را مطالعه می کرد و از آن فائده می گرفت -

« در حدائق الحنفیہ ص ۱۹۱ و عقود البھمان ص ۱۶۶ »

باب ہفتم

خوان زعفران

درشش ابواب مذکور کتاب تکمیل گردیده آماده چاپ بود که خوش بختانه در پنج ذالحجہ ۱۳۰۶ از طرف مدرسہ تعطیلات ایام عید الاضحی اعلان گردید کہ ناگہان کتب کہ از مصر و عربستان سعودی خریدہ شدہ بود بہ کتب خانہ دارالعلوم رسید کہ من جملہ مناقب ابو حنیفہ للموفق، مناقب ابی حنیفہ لکروری اخبار ابی حنیفہ واصحابہ للصیری ابو حنیفہ جیاتہ عصرہ آراء و فقہ لابن زہری مصری الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ، عقود البحان فی مناقب ابی حنیفہ النعمان فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ وطرب الاثائل بتراجم الافاضل، سیر اعلام النبلاء بود، چونکہ تعطیلی ہای عید ہم بود از موقع استفادہ کردہ بعض واقعات کہ در ابواب قبل نگذشتہ بود جمع نمودہ در آخر کتاب بنام «خوان زعفران» نام نهادم

امام ابو حنیفہ وقتی کہ بہ درس و تدریس مشغول
بشارت احیاء سنت در خواب | گرفت بہ شوق و ذوق تشنگان علم را سیراب
 می کرد در ہمین ایام خواب دید کہ قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم را کندہ حصہ ہای جسم المہر مبارکش
 را جمع می کند امام صاحب می فرماید وقتیکہ این خواب را دیدم وارخطاء شدم در طبیعت ام
 اضحلال پیدا شد درس و تدریس را ترک کردہ دگیر در خانہ نشستم۔
 وقتیکہ طلباء و عاشقان علم ازین حال من خبر شدند بہ احوال پرسی من می آمدند وی گفتند
 کہ تبت و مر یعنی نداری بچمتند و خند درست استی پس چہ را درس را ترک کردی امام صاحب می فرماید

از اصرار کثیر آنها صبرم نیامد بالاخره خواب خود را بیان کردم آنها سوؤدبانہ گفتند قابل خفگان نیست خداوند خیر کند درین نزدیکی معبر خواب ابن سرین موجود است آن را طلب کنیم، امام صاحب خواستن او را مناسب ندانسته خودش نزد او تشریف برده خواب را بیان کرد۔ امام ابن سرین گفت بلی معلوم میشود و من یقین دارم کہ این خواب را تو دیده^ص ۱۰۰ الگھامی فرماید من جواب دادم کہ بلی این خواب را من دیده ام ابن سرین گفت ابو حنیفہ اگر این^ص اتو دست باشد بتوبہ فاطمہ اعیاد سنت واقامہ دین باندا از علم داده شود کہ بہ دیگر کس داده نہ شدہ باشد و علم تو عادی علوم پراگندہ و منتشرہ میشود و کدام سنت پیامبر صلی اللہ علیہ وسلم را کہ مردم ترک کردہ باشد یا فراموش کردہ باشد بہ برکت علم تو دوبارہ تازہ می گردد امام صاحب می فرماید من این تعبیر را بشارت بخود دانستم و بر ایم الطمینان و سکون حاصل گردیدہ درس و تدریس را دوبارہ شروع کردم و بہ علم فقہ بسیار کوشش و سعی بہ ترویج می دادم الحمد للہ امروز بسیار زاویہ و گوشہ علم زنده شدہ است اللهم اجعل عاقبۃ الی الخیر۔

در مناقب لوفق ص ۶۲ و مناقب کردری ص ۱۲۷

در باب اول گذشت کہ امام صاحب فرمود

سوزن ذریعہ انقلاب زندگی من گردیدند یک

قصہ سوزن و عبرت امام صاحب

زن مرا فریب داد و یک زن مرا زاهد ساخت و زن سوم مرا فتنہ گردانید در تفصیل این حکایت امام صاحب می فرماید روزی از یکوچہ کوفہ عبور می کردم ناگهان دیدم کہ یک شخص با انگشت خود بطرف کدام شی اشارہ میکنند گمان کردم کہ او گنگ است و بہ انگشت خود بسوی شی افقیده اشارہ می کند کہ بالا کنم در یعنی از زمین بلند کنم، من از جهت جذبہ ہمدردی انسانی نزدیک شدہ آن چیز را از زمین بلند کردہ می خواستم کہ بہ او تسلیم نمایم زیرا کہ گمان بر دم شاید از او باشد بہ غور نظر کردم کہ اوزن است و بعد از افراشتن آن چیز بن گفت جناب این را نزد خود محفوظ نگہدار تا کہ مالکش پیدا شود و بہ او حوالہ کنی و در تفصیل زن کہ زاهد ساخت می فرماید کہ من روزی از یک کوچہ عبور می کردم کہ جامعہ زنہا مجلس داشتند و قتیکہ یکی آن را دید دیگران را خبر دادہ بہ آواز بلند گفت هذا ابو حنیفۃ الذی یصلی الفجر بوضوء العتمۃ - یعنی این است آن ابو حنیفہ

کہ یہ وضو خفتن نماز فجر رومی خواند بہ شنیدن این سخن زن ارادہ کردم کہ گفتہ اورا راست می کنم
ہمان بود کہ من بہ عبادت کمر بستم اکنون الحمد للہ عادتہ شدہ است و در تفصیل آن زنیکہ فقیہ گروانید
«یعنی ذریعہ علم فقہ من گردید» می فرماید۔ یکزن نزد من آمد دربارہ حیض «ماہواری» از من
چیزی پرسید و آن مسئلہ بن معلوم نبود بسیار شرمندہ شدہ بعد از آن روز تصمیم تحصیل علم فقہ
را گرفتم کہ الحمد للہ امروز طبیعت ام بافقہ تا جای برابر است۔
«مناقب کردری و مناقب موفق ص ۵۵ و ص ۵۶»

موسیٰ بن جعفر
صادق دیگر امام

موسیٰ بن جعفر صادق ابو حنیفہ را از چہرہ اش شناخت

صاحب را ندیدہ بود و تیکہ او با امام صاحب ملاقی شد گفت جناب شما نمان بن ثابت نیستید
امام صاحب فرمود ہلی و کیف عرفنی فقال۔ قال اللہ تعالیٰ سیما ہم فی وجوہہم من اثر السجود۔
یعنی تو چہ قسم مرا شناختی؟ او گفت خداوند می فرماید نشانہ آنها در روہایشان است کہ از اثر
سجود معلوم می گردد و مناقب و موفق ص ۲۳۲ و مناقب کردری ص ۲۶۳»

از عبدالمجید بن عبدالعزیز روایت است

عظمت ابو حنیفہ در نظر امام جعفر صادق

کہ ما با امام جعفر صادق در مقام حجر،

نشستہ بودیم کہ امام صاحب تشریف آورد و یہ ما سلام داد امام جعفر صادق جواب سلام
داد و از جای خود برناستہ بغل کشی و مصافحہ کردہ امام صاحب را بنظر حاضرین معجز نشانداد
و تیکہ امام صاحب رخصت شد۔ یک نفر از جعفر صادق پرسید کہ آیا شما این شخص را می شناختید؟
امام جعفر صادق گفت من نسبت بہ تو دیگر بی عقل ندیدم کہ از من می پرسید این شخص را شناختی
این امام ابو حنیفہ بود کہ درین ملک نسبت بہ ہمہ مردم فقیہی است، امام جعفر پسر امام باقر است
کہ با امام ابو حنیفہ تعلق کامل داشت و ہر دویش ہم سن ہم بودند دربارہ او مورخین این قول
امام صاحب را نقل کردہ کہ واللہ ما رأیت افقہ من جعفر ابن محمد الصادق
یعنی من نسبت بہ جعفر صادق دیگر فقیہی بزرگ ندیدم، با وصف کہ این ہر دو ہم سن بودند باز ہم
علماء جعفر صادق را از جملہ اساتذہ امام صاحب شمرده اند و ابو حنیفہ از ابو زہرہ ص ۵۵»

ملاقات امام صاحب بازیدین علیؑ، امام باقر، امام جعفر صادقؑ و عبداللہ بن حسن

دائرہ تحصیل امام صاحب محدود نبود بلکہ او از ائمہ شیعہ «آنانکہ شیعہ امامان خودی دانند و در حقیقت آنها نہ شیعہ استند و نہ امامان شیعہ»، کسب فیض کرده است و از آنها ہم درس گرفته خود را مستفید ساختہ و با آنها مذاکرہ کردہ حتی در میانہ سالی با آنها نصرت و اعانت کردہ و در استیانات گوناگون خود را واقع کردہ است حتی کہ محبت اہل و بیت زہد و تقویٰ بحق و صداقت باعث خاتمہ حیات امام صاحب گردید امام صاحب بازیدین علیؑ، محمد باقر و ابو محمد عبداللہ بن حسن ملاقات کردہ از آنها درس فقہ ہم گرفته است زیرا کہ آن ہاستون علم فقہ بودند در الروض النضیر میآید کہ امام صاحب می فرماید من زید بن علی و خاندان او را دیدہ بودم در آن زمان نسبت بہ او دیگر نقیبی و عالم حاضر جواب و فصیح و بلیغ ندیدہ بودم امام صاحب بازید بن علیؑ بسیار صحبت نکرده ولی باز ہم از او استفادہ کردہ است ہکذا امام صاحب در وقت با امام باقر بن زین العابدین ملاقات کردہ بود کہ توصیف فقاہت و رائی امام صاحب ہر جا تبصرہ می گردید، امام باقر از امام صاحب بسیار سخن ہای مخالف شنیدہ بود و قتیکہ این واقعہ در مدینہ طیبہ رخ داد یا ہمدیگر ملاقات کردند بہ امام صاحب گفت تو دین بابای من و احادیث او را بہ قیاس تبدیل کردہ امام صاحب فرمود معاذ اللہ این چہ قسم میشود امام باقر گفت پس چرا در ہر جا علیہ تو شور و غوغا پر پاست؟ امام صاحب درین وقت تفصیلاً با امام باقر صحبت کردہ او را از حقیقت قیاس آگاہ کرد کہ تفصیل ملاقات شان در باب ہجتم گذشت و قتیکہ امام باقر و سخنان قناعت بخش امام صاحب را شنید از جاے خود برخاستہ با امام صاحب مصافحہ کردہ جبہ و پیشانی امام صاحب را بوسیدہ اورا تکریم داد، امام جعفر صادق ہم از استاذہ امام صاحب شمرده شدہ است و ہم چنین امام صاحب شاگردی عبداللہ بن حسن را بگردن گرفتہ زانوی ادب پیش شان یابان کردہ است آنکہ ثقہ رقابل اعتماد و محدث و صدوق و راست گفتار بود و در البوصیغہ از ابو زہرہ ص ۷۰

بہ زعم باطل شیعہ ہا زید بن علیؑ امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ
حقیقت فقہ جعفریہ ائمہ شیعہ اندر در حالیکہ این ہا در حقیقت ز شیعہ بودند و نہ امام
 ہا ہی اصل تشیع اند، بہ امامت امام باقر صاحب دو گروہ مشہور اہل تشیع -

۱- اثنا عشریہ و ۲- گروہ اسماعیلہ متفق اند لیکن از اصل تعلیمات آن ائمہ و
 ہدایات ایشان و خدمات علمی ایشان در فقہ جعفریہ نشان اش دیدہ نمی شود در حقیقت اصل
 فقہ جعفریہ آنست کہ امروز در تمام جہان بنام فقہ حنفی مشہور است و مقبول و منظور و قابل عمل
 و رائج ہم است۔

امام ابو حنیفہ امانت دار علم و معارف حضرت عمرؓ و حضرت

علیؓ و دیگر اصحاب کرام رضی اللہ عنہم

قابل شک نیست کہ سرچشمہ فقہ حنفی از آن ذخیرہ است کہ بہ امام حماد از ابراہیم نخعی بہ
 وراثت ماندہ است با وصف کہ امام صاحب از حماد علم حاصل کردہ نیز از دیگر اساتذہ کرام
 فیض یاب شدہ است کہ تفضیلش در ورق قبلی گذشت بعد از وفات حماد امام صاحب بہ این
 قول اسلاف عمل کردہ درس و تدریس را ترک نکردند۔ لا ینزال الرجل عالماً مادام یطلب
 العلم فاذا ظن انه علم فقہ جہل۔ یعنی تا وقت کہ انسان در تلاش علم است
 عالم ہی گردد۔ و تیکہ خود را عالم تصور کرد جاہل شد، امام صاحب در تمام عمرش ۵۵ حج کردہ است
 درین دوران از عطاء بن رباح تا وقتیکہ در مکہ بود علم حاصل کردہ است۔ در سفر ہائے پیاپی
 امام صاحب دو فائدہ بود۔

۱- ذخیرہ فقہ و احادیث و فتویٰ۔

۲- از طرف دیگر بہ ادا جمع تقویٰ و درخ و ترقی روحانی و باطنی میآید این جا امام صاحب
 از عطاء بن رباح و از عبداللہ بن عباسؓ و از عبداللہ بن عمرؓ و از مولیٰ ابن عمرؓ علم جامع فاروقؓ
 را نیز حاصل کردہ است و نقل علم حضرت عمرؓ و حضرت عبداللہ بن عباسؓ را از درسگاہی
 کوفہ بدست آوردہ است و افکار علمی حضرت عمرؓ و ابن عباسؓ را از تابعین کہ خاص از درسگاہ

آنها فیض یاب شده بود بدست آورد در ابو حنیفه از ابو زہرہ ص ۶۷ و ص ۶۸ .

امام صاحب طوری کہ در علم فقہ فضل و تفوق و تقدم
امام اعظم ابو حنیفہ و علم قراءت و سبقت و شرف و برتری داشت در فن قراءت

ہم کتب ابو حنیفہ بہ طرز و طریقہ او پیدا میشود کہ در ہر دور علماء و فقہاء و قاری ہا از آن استفادہ
 کامل کردہ اند درین سلسلہ تفضیلاً در بعض واقعات ہم و مناقب و حکم ترجیحات قراءت امام
 صاحب کتاب با نوشتہ شدہ است بلکہ موفق ذکروری در بارہ قراءت امام صاحب ابواب
 مستقل قائم کردہ اند در مناقب ابو حنیفہ للموفق ص ۲۲۷ ، و درین بارہ قراءت نقل شدہ از
 صحابہ رضی را افضل حکم کردہ و بہ آن امثال ہم دادہ است و در این بارہ شاگردان خاص اش
 صاحبین یعنی امام ابی یوسف و امام محمد است اما بعض اشخاص کہ از نفس خود احادیث جوہر کردہ
 بہ امام صاحب نسبت دادہ اند صاحبان علم آن را اعتبار ندادہ است اولین کسانی کہ در بارہ
 قراءت امام صاحب کتاب نوشتہ ابو القاسم زعمشری و ابو القاسم یوسف بن علی بن جبارہ
 است درین بارہ کتاب مشہور "الکامل" است خصائل محمودہ و علم بی پایان امام صاحب را
 ہر کس مدح می کرد اما ذکروری و موفق بہ اشعار عربی چنین تعریف کردہ است .

مشہورۃ منخولۃ غراء	لذی حنیفہ ذی الفخار قراءۃ
فتعجب من صنہا القراء	عرضت علی القراء فی ایامہ
خضعت لہ القراء والفقہاء	بئسہ در ابی حنیفہ انتہ
فتضالت لجلالہ العلماء	خلف الصحابۃ کلہم فی علمہم
وہم اذا انتوالہ اصدا	سلطان من فی الارض من فقائہا
فضل المیا جمیعہا صدا	ان المیاہ کثیرۃ لا کنتہ

عمران الموصلی روایت می کند کہ بہ ابو حنیفہ خداوندہ خصلت
 داده بود کہ اگر آنرا آنجملہ یک خصلت ہم در کسی موجود باشد سیادت
وہ خصائل ابو حنیفہ

لہ ذلک الخواہر المفضیۃ جلد ۲ ص ۲۷۷ موفق ص ۲۲۷ و ذکروری ص ۲۲۲

و قیادت قوم و ریاست قبیلہ خود را کرده میتوانند آن وہ خصلت این است۔

الورع والصدق والسخاء والفقہ ومداراة الناس والمرورة الصادقة
والاقبال علی ما ینفع وطول الصمت والاصابة بالقول ومعونة اللہمان
عدواً کان اوولیاً۔

یعنی پرہیزگاری، صداقت، سخاوت، مہارت فقہی با عامہ مردم نرمی محبت با خلوص کامل ہمدردی
سرعت و سبقت در خیر رساندن خاموشی طویل "یعنی از فنون گپی اجتناب" در گفتگو راستی و
معاونت مظلوم برابر است کہ دشمن باشد یا درست۔

از امام زفر^۲ روایت است کہ من بیش از بیست سال در مجالس
مصروفیات ابوحنیفہ^۲ و محافل امام ابوحنیفہ شرکت کردم اما من نسبت بہ ابوحنیفہ دیگر
خیر خواہ و شفیق و غم خوار ندیدیم امام ابوحنیفہ^۲ زندگی خود را در راہ خدا در کار خیر وقف کرده بود
روزانہ اکثر اوقات در تدریس و اشاعت علم مصروف بود و جواب مسائل را میداد در واقعات
مختلف و حادثات گوناگون مردم را مسووستی و راہنمائی می کرد بعد از اقامت مجلس عیادت مریضان و
ہمدردی فقیران و طاقات دوستان و در جنازہ ہا شریک شدن و حال پرسی دوستان و فقراء محمول
امام صاحب بود حتی کہ بہ ہمین حال شب می شد خود را آمادہ عبادت کرده تمام شب را در نوافل و
ریاضت و مناجات و تلاوت قرآن می گذرانید این تقسیم اوقات امام صاحب بود حتی کہ جہان
فانی را ترک گفتہ بہ دار باقی رحلت کرد۔ "مناقب موفی ص ۱۸۶"

بگیر بن معروف می فرماید کہ من بخندمت
ابوحنیفہ^۲ در تمام عمر کسی را بہ بدی یاد نکرد
من بہ مثل شما دیگر کسی ندیدیم چرا کہ در پیشروی ہر کسی کہ اسم ترا یاد کردم او بالای تو اعتراض کردہ
و بدگفتہ اما وقتیکہ نام ہر کسی را کہ در نزد شما یاد کردم دوست بودہ یا دشمن آنرا توصیف کردہ
وقتیکہ امام صاحب این را شنید گفت ما کافات احداً بسیئۃ قط یعنی تا امروز من بہ
بدگفتن کسی بدل نگرفتم برابر است کہ دوست باشد یا دشمن بد یعنی کسی را بد نگفتم و بہ کسی تنقید و
اعتراض نجست بدگویی نکرده ام "عبداللہ بن مبارک می فرماید من بیچ بندہ را ندیدم کہ این

قدر پرہیزگار و متقی و محافظ زبان خود باشد طوریکہ ابوحنیفہ بود۔ ابن مبارک می فرماید یک قصاب را دیدم کہ امام صاحب را دشنام می داد لیکن امام صاحب در پاسخ بجز از دعا و خیر خواہی دیگر چیزی نگفت در مناقب موفق ص ۱۱۱

از نضر بن محمد روایت
مکالمہ کتیز و نضر بن محمد در بارہ ریاضت امام صاحب
 است کہ می فرماید

من از خانہ بہ ارادہ حج بر آمدم ہمراہم یک کتیز ہم داشتم وقتیکہ در کوفہ رسیدم بہ ملاقات امام صاحب شرف شدم وقتیکہ مرا دید بسیار خیر مقدم کردہ خیلی خوشحال شد۔ بعد از چند روز من بہ حج روان شدم و کتیز را در جای امام صاحب ماندم کہ تا آمدن من خدمت شما را بکند وقتیکہ از سفر حج باز گشتم باز بکوفہ رفتم و با امام صاحب دیدن کردم اما ارادہ ایستادن زیاد را نداشتم و تصمیم نداشتم کہ امام صاحب را تکلیف بدہم بناؤ بہ دیگر جاہ کناسہ " رفتن عزم داشتم امام صاحب را گفتم بہ خادم تان امر کنید کہ کتیز مرا در کناسہ در خانہ فلانی برساند امام صاحب گفت این جا جاس خودت است کدام تکلیف نیست۔

لاکن نضر قبول نکرد و امام صاحب آن کتیز را بہ کناسہ فرستاد وقتی کہ کتیز بہ نضر رسید در گفتگوی بین خودشان کتیز از نضر پرسید آیا تو از جملہ شاگردان امام صاحب نیستی ؟ نضر گفت بلی من از شاگردان امام صاحب ہستم کتیز گفت تو چہ قسم شاگرد ہستی کہ افعال و کردار تو مثل افعال امام صاحب نیست بلکہ از زمین تا آسمان فرق دارد نضر گفت بہ علم و تقوی امام صاحب کہ رسیدہ میتواند؟ کتیز گفت نہ نہ من در بارہ بہارت علمی نمی گویم بلکہ من زندگی عادی و عادت اورا میگویم بتو خوب معلوم است کہ تو ہم ماہ در مسافری بودی در ہمین چہار ماہ کہ من در خانہ آنها بودم جای تعجب اینجا است کہ درین مدت مذکور نہ بہ امام صاحب نان علیحدہ پختہ می شد و نہ جای استراحت خاصی داشت وقتی کہ شب میشد امام صاحب بدرگاہ خدا ایستادہ مصروف بندگی و عبادت بود بہ نماز و تلاوت و دعائے سحر قائم بود گویا کہ یک چوب را ایستاد کردہ باشی در جای امام صاحب بہ من انتظام نان جدا بود اما بہ امام صاحب کسی آورد را ہم بخاطر نان صفائی کرد بدین معنی بہ امام صاحب کہ امام دیگر دگاہ جدا نبود۔

گویند وقت کہ نضر مستجابی کینہ خود را شنید حیران شدہ خوشحالی اش بہ غم مبدل گردید
و طوری در فکر و غم فرو رفت کہ از اعمال خود پشیمان شدہ در حالت بی خودی شب را در یک گوشہ خانہ
گذرانند کینہ در جای دیگری شب را سپری کرد " مناقب موفق ص ۲۲۲ "

در ایام کہ امام صاحب مصروف اشاعت علم
احتیاط ابوحنیفہ در بحث و مناظرہ فقہ بود کہ بسا اوقات مناظرہ با خوارج و شیخہ

بایش می شد بنا بہ اصول عقائد شاگردان و اجباء خود از از مناظرہ کردن منع می ساخت حتی کہ
یک مرتبہ پسر خود حماد را در حال مناظرہ دید او را منع کرد کہ دوبارہ این کار را نکنی حماد فرمود -
رائیناک تناظر فیہ و تنہا ناعنہ - یعنی مای بنسیم کہ تو خودت مناظرہ میکنی و ما را منع
میسازی - امام صاحب جواب داد کہ من مناظرہ میکنم لکن بسیار احتیاط می کنم و در حین مقابلہ
کوشش می کنم کہ جانب مقابل حصر شود و شما کہ مناظرہ می کنید بہ خاطر کہ جانب مقابل خطا شود
بغز و کسی کہ آرمان دارد کہ جانب مقابل خطا شود گویا کہ کافر شدن او را آرمان کند - کسی کہ طمع
کافر شدن دیگر را کند بہ آن خوشحال شود قبل از کافر شدن دیگر خودش بہ درجہ کفر می رسد
" ابوحنیفہ از ابو زہرہ مصری ص ۱۷۱ "

شفیق بن ابراہیم بلخی میفرماید من یک مرتبہ
عقیدہ راسخ و یقین محکم امام ابوحنیفہ در مسجد ہمراہ امام صاحب در مجلس نشسته

بودم و مسجد از تلامیذ و اجباء امام صاحب مملو بود کہ یک مار از بالا در پیشروی امام صاحب
افتید مردم ہر طرف گریخت کہ مار است منہم از جملہ کسانی بودم کہ جا تبدیل کردہ بودم لکن این
سخن بہ امام صاحب کلام اثر نکرد و ما تحرک ابوحنیفہ فی مجلسہ ولا تغیر
لونہ فوقعت الحجیة فی حجرہ فنفضہا و ما زال عن مجلسہ فعرفت
انہ صاحب یقین - یعنی نہ امام صاحب از جای خود بی جا شد و نہ در زنگش تغیر آمد و حالیکہ
مار در امن او افتیدہ بود و آن را دور انداختہ در جای خود مطمئن نشسته بود وقت کہ من این حال
را دیدم گفتم کہ واقعاً امام ابوحنیفہ مالک یقین کامل است -

اسماعیل بن فدیک میفرماید که من امام مالک را دیدم
امام مالک و احترام ابوحنیفه که دست امام ابوحنیفه را گرفته و رحین رقتار گفتگو

می کردند حتی که به مسجد رسیدند دیدم که امام مالک احترام امام ابوحنیفه را کرده اورا مقدم کرد و خودش
 از عقب اورفت در رحین و خول در مسجد شنیدم که امام صاحب این دعا را می خواند -

بسم الله الرحمن الرحيم هذاموضع الايمان فامنن من عذابك و
 نجتنی من النار - یعنی بنام خدای که بی اندازه مهربان و نهایت با رحم است این مسجد جای
 امن است الهی مرا از عذابت در امان دار و از آتش دوزخ محفوظ دار

در باره قبر امام صاحب مورخین
امام شافعی به توسل ابوحنیفه برکت حاصل کرد می نویسند و خطیب بغدادی هم

نوشته است و موفق هم همین روایت را نقل کرده است که راوی علی بن میمون است و علی بن
 میمون از جمله شاگردان خاص امام شافعی "بجواب می آید می گوید که من به گوش های خود شنیدم
 که امام شافعی می گفت انی لا تبرک بابی حنیفه واجیبی الی قبره فی کل یوم یعنی زائراً
 فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین و جئت الی قبره و سالت الله تعالی
 الحاجة عنده -

یعنی من به وسیله ابوحنیفه برکت حاصل می کنم و کدام حاجت پیش شود و در رکعت ناز خوانده
 در پهلوی قبر او از خدا خواهم پوره گردد در "تاریخ بغداد و موفق ص ۲۵۳"

قاضی ترمذی (قاضی عبدالعزیز) روایت می کند که یکروز امام صاحب فرمود
مولائی ابوحنیفه روزی نزدی من یک شخص آمده گفت خواهرم وفات کرده و حامله

له مناقب موفق ص ۱۸۱ یاد داشته باشید که امام صاحب پانزده سال از امام مالک
 کلان بود ابوحنیفه در ۹۵ هجری پیدا شده است و امام مالک در ۹۹ هجری تولد شده و ابوحنیفه
 در ۱۰۵ هجری وفات کرده و امام مالک در ۱۹۹ هجری وفات کرده است امام ابوحنیفه
 تابعی است و امام مالک تابعی نیست -

داراست اکنون در شکم او طفل دست و پائی ز زند من گفتم اذہب و تسق بطنها و اخرج الولد یعنی زود برو شکم او را پاره کرده طفل را از شکم او خارج کن۔ آن شخص رفت همان قسم کرد و بعد از ہفت سال بہمان نفر آمد کہ ہمرایش یک کودک ہفت سالہ بود گفتم آیا تو این طفل را پیشناسی گفتم نہ آن شخص گفت این بہمان طفل است کہ در شکم مادر بود تو فتویٰ خارج کردن اش را دادہ بودی من بہ قول تو عمل کردہ شکم مادر را پاره کردہ طفل را از مرگ نجات دادم و این طفل از شما ممنون است یعنی تو بالای این طفل احسان مندستی بناً ما ہم نام این را مولائی ابو حنیفہ در معنی غلام ابو حنیفہ، نام نہادہ ایم۔ مناقب موفق بعد ازین حکایت در آخر گفتم ہذا مولدک وقد سمیتہ نجبا۔ یعنی این کودک غلام تو ہست و نام او را نجبا مانده ایم۔ در مناقب ابی حنیفہ لکوردی ص ۱۹۶ و مناقب موفق ص ۱۲۱

واقعات نویس ہا در بارہ نسب امام صاحب اقوال
شرافت نسبی و کمالات فقہی مختلف را نوشته اند بعضی گفتمہ اند کہ از کابل بود بعضی با گفتمہ کہ

از بابل بود بعضی مؤرخین گفتمہ کہ عربی النسل بود لکن قول راجح این است کہ امام صاحب از نسل فارس بودہ این سخن تباہ و نشان و مرتبہ امام صاحب ایچ فرق نمی آید و نہ خدمت دین بہ عقب می افتد و حقیقت این است کہ امام صاحب و والدش آزاد بودند و غلامی نکرده اند و غلام نبودند و در بارہ بابای او کہ آزاد بود یا غلام بحث کردن بی جا است۔

بہ این خاطر در شان و مرتبہ او ایچ کمی و بیشی نمی آید اگر فرض کنیم کہ امام صاحب غلامی ہم کردہ باشد در شان و شوکت او ایچ کمی نمی آید و از لحاظ اخلاق اسلامی در صفات او و خوبی او ایچ فرق نمی آید امامت امام صاحب و علییت قابلیت ہوشیاری و تقویٰ و اخلاص اش اورا از مال و زر و حسب و نسب بی نیاز گردانیدہ است و این رحم و فضل خداست کہ بہ بعضی ہا میدہد علامہ بر مکی می فرماید کہ تقویٰ نسب است از ہمہ بالا و ذریعہ است برائے کسب ثواب۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید الی کل بر و تقی۔ یعنی ہر نیک و متقی و رآل من است نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلمان فارسی رضی اللہ عنہ را در آل خود حساب کردہ است۔ سلمان من اهل البیت یعنی سلمان از اہل بیت ماست۔

خداوند اولاد توح علیہ السلام را از زاده او حساب نکرد و آنہ لیس من اہلک انہ عمل
غیر صالح (ہو) بنی بلال رضی اللہ عنہم کہ غلام بود بخود قریب کرد و کا کای خود کہ ابوہب بود دور کرد۔
در مناقب ابی حنیفہ للمکی ص ۶۰ « در کدام زمان کہ مردم حسب و نسب را اعتبار می دادند بہ
ابو حنیفہ ذرہ حقارت عارض نگردیدہ بود روزی یک نفر از قبیلہ بنی تمیم در نام کدام قبیلہ کہ نسبت
غلامی امام صاحب بہ آن قبیلہ می کرد « بہ امام صاحب گفت انت مولای قوم مولای
من هستی دو یعنی آزاد کردہ منی « امام صاحب جواب داد انا والله اشرف لکشمک لی
یعنی بہ سبب من بتو عزت داده شدہ است، لیکن بہ سبب تو در عزت من افزونی نیامدہ است
در الانتقاد لابن عبدالبر « در زبان مورخین عرب موالی عجم را گویند و فارسی النسب بودن در
عظمت و شان امام صاحب ذرہ نقصان وارد نمی کند، ہمین موالی (غیر عرب) بودند کہ در زمان
تابعین حامل علم و فقہ بودند و امام صاحب نزد آنها زانوی ادب را پایان کردہ از علم و فقہ آنها
کمال و فیض حاصل کردہ است و حقیقت ہم ہمین است کہ در زمان تابعین و تبع تابعین در بلاد و
امصار اکثر اً فقہام و موالی عجمی بودند در ابو حنیفہ، حیاتہ، وعصرہ، آراوہ، و فقہہ عم ۱۳ «
و انکاس این حقیقت از مکالمہ عبدالملک مروان وزہری و یا از گفتگو ہشام و عطاء بن
ریاح خوبتر واضح می گردد۔ ابن عبدبر بہ نقل قول از عیسی بن موسی و قاضی ابن یعلی می فرماید « در
کتاب الحقد الفرید « کہ این نقل را ہم امام مکی در مناقب ابی حنیفہ و حاکم در معرفت علوم الحدیث
ص ۱۹۵ ذکر کردہ است۔ گویند کہ یک مرتبہ ابن شہاب زہری بہ دربار خلیفہ عبدالملک تشریف
برد و در حین صحبت خلیفہ از ابن شہاب زہری پرسید آیا بتو معلوم است کہ امروز در بلاد و امصار
مسلمین علما بزرگ کہ مرجع انام باشند کدام ہاند؟

زہری: گفت بلی صاحب بن معلوم انو گو کہ علما کدام شہر را برایت نام ببرم۔

عبدالملک: حسب ذیل از زہری پرسیدن را شروع کرد۔

عبدالملک: تو اکنون از کجا آمدی؟

زہری: از مکہ شریف۔

عبدالملک: تو کہ از مکہ آمدی امروز در مکہ رہنا و پیشوای روحانی مردم و عالم بزرگ

در مریع مردم کہ مردم بہ او عقیدت مند باشد کیست ؟

زھری : عطاء بن رباح در مجاہد سعید بن جبیر و سلمان بن یسار ۱۰ اسماء کہ در توس بنداست ما خود از دیگر روایت است چونکہ واقعہ کی است بنا ءیک جا ذکر کردیم۔

عبد الملک : عطاء بن رباح عربی است یا از موالی ؟

زھری : از موالی ۔

عبد الملک : چہ چیز عطاء و ہمراہانش را بہ این مقام رساندہ ؟

زھری : علم دین و روایت حدیث ۔

عبد الملک : راست گفتی ہمین دو چیز طور ی است کہ بہ انسان سرداری و پیشوای

وزعامت میدہد ۔

عبد الملک : در بین امروز پیشوای سلین کیست ؟

زھری : طاوس بن کسان و پسرش دا بن امیہ

عبد الملک : آنها عربی النسل اند یا از موالی اند ؟

زھری : از موالی اند ۔

عبد الملک : چہ چیز بہ آنها این بزرگی را عطا کردہ است ۔

زھری : چیزیکہ عطاء بن رباح و رفقاہ او را عزت دادہ بود ۔

عبد الملک : امام و پیشوای مصر کہ است ؟

زھری : یزید بن حبیب ۔

عبد الملک : یزید عربی است یا موالی ؟

زھری : از جملہ موالی اند ۔

عبد الملک : پیشوای شام کہ است ؟

زھری : سکول ۔

عبد الملک : از عرب است یا موالی ؟

زھری : این ہم موالی است ۔ یکنون قبیلہ ہزریل آزاد کردہ بود ۔ وقتیکہ

عبدالملک این جواب باراشنید و چہرہ اش تغیر آدرنگ اش سرخ گشته غضبناک شدہ از جای
خود ایستادہ پرسید در جزیرہ یعنی در میان دجلہ و فرات پیشوا کیست؟
زہری: میمون بن مہران۔

عبدالملک: عربی است یا موالی؟

زہری: موالی۔

عبدالملک: فقیہی و امام عراق کیست؟

زہری: حسن بن ابی الحسن و محمد بن سمرین۔

عبدالملک: عربی اند یا موالی؟

زہری: موالی اند یعنی عجمی اند۔

عبدالملک: در مدینہ فقہی و عالم و سردار پیشوا و امام کیست؟

زہری: زید بن اسلم و محمد بن المنکدر و نافع بن ابی نجیح۔

عبدالملک: عربی النسل اند یا موالی؟

زہری: موالی اند بہ مجرب و شنیدن این جوابات غضب عبدالملک افزون گردیدہ

گفت فقیہی در ہنای خراسان کیست؟

زہری: ضحاک بن مزاحم و عطاء بن عبداللہ خراسانی۔

عبدالملک: این ہا عرب اند یا عجم؟

زہری: موالی «یعنی عجم» اند۔

عبدالملک: آہ سرد کشیدہ گفت و بیلک افسوس باد بتو، در رنگش تغیری

زیادی آمدہ گفت در کونہ فقہی و پیشوای مردم کیست؟

زہری: ابراہیم المنفی و شبلی۔

زہری می گوید از ترسم نام حکم بن عقبہ و حماد بن ابی سلمان را گرفتم زیرا کہ این ہا ہم موالی
بودند از جهت برپاشدن مشرقتہ ہای آنہا را یاد نکردم، و قتیکہ من نام ابراہیم المنفی را گرفتم عبدالملک
بلا اختیار اللہ اکبر گفتہ طرف من گفت بعد ازین قدر وقت الان یک سخن گفتی کہ کمتر برایم اطمان و

مژده دارد العقد الفرید جلد ۲ ص ۲۶۲ «

در بعض روایات می آید که عبدالملک گفت اگر همین جواب آخری را همین قسم ارائه نمی کردی قریب بود که دلم بترقد و در کدام روایت که این واقعه بسوی هشام منسوب است در آن روایت الفاظ عبدالملک را این چنین نقل کرده است که من گمان داشتم روح من بر آید لیکن در زبان تو نام عربی نیاید. در ابو حنیفه از ابو زهره ص ۱۵ «

بهر حال در زمانه که امام اعظم ابو حنیفه رحمه الله علیه مصروف تحصیل علم بود علماء اکثر اموالی و اعاجم بودند به ذریعه آنها دین نشر و اشاعت می گردید غرض من از نقل این واقعه مفصل این است که استاذنا امام ابو حنیفه موالی بود یا اعاجم در فخر و نسب و عزت و شرف اوزره رخنه وارد نمی شود « چراغ را که ایزد بر فروزد، هر آنکس پند کند ریشش بسوزد » اما خداوند به آنها علم، و فخر و فقه و کالات و مراتب روحانی و صلاحیت های دینی را داده بود که نسبت به نسب زیاد مقدس تر بوده بلکه تا قیام قیامت نام انسان زنده می باشد.

شفیق بن ابراهیم میفرماید که یک مرتبه ملاقات
ملاقات ابو حنیفه با ابراهیم بن ادیم امام صاحب با ابراهیم بن ادیم شده با هم
 صحبت کردند امام صاحب گفت ای ابراهیم خداوند تو در عبادت ریاضت و مجاهدت حصه
 وافر می بخشیده مگر آرام نه نشین به علم توجه کن زیرا که علم رأس العبادات است و دار مدار کارهای
 دنیا و آخرت به علم است در مناقب ابو حنیفه «الموفق ص ۲۵»

از سفیان بن
مثال تا در بیان داری و عدل و انصاف امام صاحب زیاد بغدادی

روایت است که امام صاحب در ریاضت تقوی و ورع و نیکوکاری بسیار پیش بود از لحاظ کار و بار
 بنابر « دکان کالافروشی داشت »

تجار کالای غریب و نایاب خزاز هم گویند در خرید و فروش و تجارت هم از تقوی و پرهیزگاری
 کار گرفته در ذره ذره سودا احتیاط می کرد یک مرتبه یک شخص از مدینه بکوفه آمده عزم کرد که بجان
 اش چیزی مال و سودا و کالا ببرد بعد از اینکه دوستان خود را دید ذکر خریدن سودا و کالا را هم کرد.

اجداد او گفت کدام کالای کہ تو تصمیم خریدن داری بجز در دکان ابوحنیفہ دیگر جا پیدا نمی شود لکن وقتیکہ بہ دکان اورفتی بہ ہر قیمتی کہ می گوید بگیری چرا کہ او یک گپ دارد آن نفر بر سان کرده دکان امام صاحب را پیدا کرده در دکان یک شاگرد امام صاحب نشسته بود او گمان کرد کہ ابوحنیفہ بہین است و کالای را کہ ضرورت داشت یک ہزار درہم قیمت داشت پول را دادہ کالا را گرفتہ باقی سواد خود را خریدہ بہ مدینہ بازگشت چند وقت بعد آن کالا ضرورت شد امام صاحب پرسید شاگردش گفت آن کالا را فروختم امام صاحب پرسید چند فروختی ؟ شاگرد گفت بہ یک ہزار درہم وقتیکہ امام صاحب این را شنید بہ او غضب شدہ گفت تعذر الناس وانت معی فی دکانی یعنی تو ہمراہ من در دکان ہستی و مردم را فریب میدہی ، امام صاحب آن شاگرد را از دکان خارج کردہ یک ہزار درہم را گرفتہ بہ تلاش خریدار کالا مدینہ رفت وقتی کہ در مسجد داخل شد دید کہ از ہمان کالا در تن یک نفر است و آن نفر نمازی خواند امام صاحب ہم بہ نماز نیت کرد وقتیکہ آن نفر نماز را ادا کرد امام صاحب قریب شدہ گفت برادرم این کالا را از کجا خریدی آن نفر گفت من این کالا را از ابوحنیفہ رفیقی از کوفہ بہ قیمت یک ہزار درہم خریدم امام صاحب گفت ۔

تو اگر ابوحنیفہ را ببینی میشناسی ؟ آن شخص گفت بلی امام صاحب گفت من ابوحنیفہ ہستم آیا تو این کالا را از من خریدہ آن شخص گفت نہ امام صاحب گفت این یک ہزار درہم خود را بگیر این کالای کہتہ را پس بن بردہ و امام صاحب تمام حالات و واقعہ را بہ آن شخص قصہ کرد۔ آن شخص گفت جناب من کالا را چند مرتبہ پوشیدم و کہتہ ہم شدہ نامناسب است کہ اکنون برای تو بدہم اگر می خواہی دیگر پول ہم میدہم امام صاحب گفت من برای پول گرفتن نیادم اصلاً قیمت این کالا چہار صد درہم است و رفیق من تو قیمت سودا کرده است من می خواہم کہ شش صد دیگر تو بدہم اگر این قسم خوش نداری یک ہزار درہم را بگیر کالای مرا بر ایم بدہ و چہ انداز کہ تو این کالا را استعمال کردہ از طرف من بخشش است خواهش مندم کہ ازین دوراہ یکی را اختیار کنی آن نفر قبول نکرد و گفت بہ بہین قیمت کہ خریدم صحیح است لکن امام صاحب او را مجبور کرد بالآخرہ او گرفتن شش صد را قبول کرد امام صاحب شش صد درہم او را دادہ دوبارہ بہ خوشحالی کامل بکوفہ بازگشت « مناقب موفق ص ۱۶۱ »

اسد بن عمرو می

خدا جنت را بتو واجب بگرداند اگر چه من خوش ندارم فرماید که یک مرتبه

عمر بن ذر نزد امام صاحب آمده گفت جناب من یک ہمسایہ شیعہ دارم مسئلہ برایش عارض شد است امام صاحب گفت اورا نزد من روان کن طبق شریعت فیصلہ کنم و جواب بدیم عمر بن ذر ہمسایہ خود را خبر داد ہر دو نزد امام صاحب آمدند شیعہ گفت من بہ خانم خود گفتم انت علی حرام تو بر من حرام باشی آیا بہ این لفظ زن طلاق شد؟ و بر انسان حرام میشود یا نہ؟

امام صاحب گفت - درین مسئلہ رائی علیٰ ناسہ طلاقہ بودہ زن مغلط می کرد۔ شیعہ گفت قول علی بن ابی طالب بکار نیست فتویٰ تو منظور است امام صاحب گفت وقتیکہ انت علی حرام گفتی چہ مقصد داشتی - شیعہ (رافضی) گفت ایچہ چیز نیت نکرده بودم - امام صاحب گفت نیت طلاق را ہم نکرده بودی؟ شیعہ گفت نہ۔ امام صاحب گفت ایچہ گپ نیست زن در نکاح تو هست، وقتیکہ آن رافضی (شیعہ) این جواب را شنید گفت جزاک اللہ خیر! و واجب - لک الجنة وان کرهت انا یعنی خداوند تو جزا بخیر بدھد و واجب بگرداند تو جنت را اگر چه من خوش ندارم « ابو حنیفہ لکوردی ص ۱۸ »

شیطان طاق

حرکت جیاسوز رافضی (شیعہ) وغیرت دینی و جیاداری ابو حنیفہ کہ رہبر مشہور

شیعہ ہا بود و شیعہ ہا اورا مومن طاق می گفتند۔ این خبیث از نام ابو حنیفہ بسیار بدی برد و یکی از جملہ حاسدین دیکتہ و رو بیض کنندہ ہا سے امام صاحب بود، و از موقع استفادہ کردہ می خواست کہ امام صاحب شرمندہ شود و اعتراضات و تمقیدات ہم می کرد یک مرتبہ بہ حمام رفت دید کہ امام صاحب ہم آن جا موجود است۔ وقتیکہ امام صاحب را دید گفت اسے نعمان شکر خداست کہ استاد تو در حدادین ابی سلیمان فوت کرد، امام صاحب گفت اگر استادان من می مرند طبق فطرت بشری و تقاضای قانون خداوندی است و اما استاذک من المنتظرین الی یوم الوقت المعلوم یعنی استادان تو زود نمی مرد زیرا کہ خداوند تاملت خاص مہلت داده است و اشارہ امام صاحب بطرف شیطان بود زیرا کہ قرآن می فرماید الی یوم دقت معلوم۔ وقتیکہ این جواب

امام صاحب را شنید لا جواب شده خاموش ماند و تکیه از دستش دیگر چیز نیامد از بی حیای کار گرفته
از او خود را کشیده شرمگاہ خود را بطرف امام صاحب کرد چونکہ امام صاحب نمونہ و پارچہ بیابود۔
روی خود را دیگر طرف گردانید و شیوہ گفت چشم توجہ وقت کو رو نظرت ختم شدہ بود ؛ امام صاحب
گفت وقت کہ خداوند پروردگار در اندر چونکہ امام صاحب حیاناگ بود این فعل خبیث را برداشت
کرده نتوانست زود از حمام برآمد و این۔

اشعار را می خواند۔

اقول و فی تولى بلاغ وحكمة
الو یا عباد الله خافوا الله
ترجمہ : ہر کلام من ملو از حکمت و بلاغت است
یا مباد اللہ بہ سید از مجود بر حق
وما قلت قولاً جئت فيه بمنكر
فلا تدخلوا الحمام الا بمیزر
ہر قول تو منفور و ضلالت است
نبی ستری و بی حیای مر ملائک را نفرت است
در مناقب موقت مساک و مناقب ابی حنیفہ مکروری ص ۵۵

از کنارہ دوزخ بہ برکت ابو حنیفہ قدریہ محفوظ ماند
ون بر ایسم المنظلی
قاضی سمرقندی است

کہ ہمراہ مایک گروہ از سمرقند روان شد یک نفر ماعیضہ گروہ قدریہ را داشت در راہ ما ہمراہ
او بحث و مباحثہ کردیم وقت کہ بکوفہ نزدیک شدیم گفتیم اکنون این جا جای فیصلہ کردن است
لاکن تو بکوفہ نزدکی فیصلہ کنیم ؛ او گفت نزد ابو حنیفہ بالآخرہ نزد امام صاحب رفتیم کہ مصروفیات
و مکتوبات زیاد داشت ما ہم در صف مراجعین ایستاد شدیم و گفتیم جناب ؛ این کاروان ما از
سمرقند آمدہ از بخت بد ما یک ہمراہ ماعیضہ قدریہ را دارد ما بسیار مباحثہ کردیم لکن حل مسئلہ
و فیصلہ را بشا محفل کردید ، ہر بانی کنید او را طلب کنید اگر خداوند بہ برکت شما ہدایت کند بہ راہ
نیکی بیاید چہ کاری خوبی خواهد شد ما بدل خود می گفتیم امام صاحب مصروف است کار زیاد
دارد شاید گپ مارا گوش نکند و یا خود را بہ بی خبری باندازد لیکن فوراً امام صاحب قلم و کاغذ
را بجای خود گذاشت با قدریہ در تماس شدہ بانری با او صحبت کرد و تکیہ امام صاحب با او گپ
را شروع کرد او سست شد وقتی کہ دوم بار با او کلام کرد در زنگر فرورفت و تکیہ مرتبہ سوم

با او کلام کرد سر خود را بزین انداخته لاجواب شدتی که خداوند آن را بر برکت ابوحنیفه "براه آورد از گمراهی به راه آمده توبه کرده گفت استغفر الله و اتوب الیه . جزاک الله یا ابوحنیفه عنی خیراً ومن جمیع المسلمین کنت علی شفیر النار فانقذنی الله علی یدک یعنی - پناه می خواهم از خدا و توبه میکنم به اولی ابوحنیفه خدا تو از طرف من و همه مسلمین جزا خیر نصیب گرداند - من به زاویه دوزخ رسیده بودم لکن خداوند بر برکت تو باز مرا کشید و محفوظ ماند " در مناقب موفق ص ۱۹ و مناقب کردری ص ۱۹۶ "

از امام زفر روایت است که امام صاحب فرمود کدام علم که
علم آنست که نافع باشد
 انسان را از کارهای حرام و گناه منع نکند این چنین عالم
 در خسران و تاوان است " در مناقب موفق ص ۲۴۳ و ص ۲۴۴ "

ابن وکین می فرماید که امام صاحب فرمود و قیکه علماء و فقهاء
علماء و فقهاء ولی الله اند
 ولی الله باشد پس در زمین و آسمان هیچ ولی الله نیست
 زیرا که خدای فرماید الله ولی الذین امنوا الخ

پس علماء و فقهاء در شناختن خدا نسبت به دیگر بندبای خداوند مقدم اند بنا بر حق
 دار ولایت و قابلیت مقام اعلی را دارند " مناقب موفق ص ۳۴۴ "

کدام مجلس انعقاد نکاح بود مفضل کوفی می فرماید من هم درین مجلس حاضر
اختصار در خطبه
 بودم دیدم که سفیان ثوری و قاضی شریک و غیره علماء نشسته اند معلوم
 می گردید که منتظر کسی بودند از صاحب خانه پرسیدند که منتظر کیستی ؛ صاحب خانه گفت منتظر
 امام ابوحنیفه در همین وقت امام صاحب هم حاضر شد و صاحب خانه گفت جناب خطبه نکاح
 را شما بخوانید در یعنی نکاح را شما بسته کنید " امام صاحب خطبه را شروع کرد بعد از حمد و ثنا گفتن
 این چنین گفت -

اما بعد . فان الکلام کثیر و محکمه یسیر . وان الکلام لا ینتهی حتی
 ینتهی عنه و خیر الکلام ما ارید به وجه الله و شر الکلام ما ارید به
 غیر وجه الله تعالی و عقد نکاح قال فقال سفیان لشریک الا مسرکما تری

یعنی بعد از حمد و ثنا کوتاہ گفت بعد ازین سخن ، سخن بسیار است لکن خبر خوب آن است
 کہ آسان باشد کلام تا آن وقت خلاص نمی شود کہ تو خلاص کنی در ہمہ کلام بہتر . آن
 است کہ بہ رضاء خدا باشد و بدترین کلام آن است کہ بہ رضاء دیگران باشد ، بعد از آن نکاح
 رابستہ کرد ، راوی می گوید سفیان بہ رفیق خود شریک گفت چہ قسم بود دیدی ۔
 « مناقب کردی ص ۲۴۷ »

خوانندہ و سامعین گرامی خدا نگہدارتان بعداً انیکہ امروز یوم جمعہ
 المبارک ۹ میزان ۱۳۷۲ ہجری شمسی مطابق اول اکتوبر ۱۹۹۲ء عیسوی مصادف
 با ۱۵ ریح الثانی ۱۴۱۲ ہجری قمری بہ توفیق و معاونت خداوند بی نیاز با وصف
 مشکلات در سہا « واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ » ترجمہ
 گردیدہ ختم شد ۔ با وصف نظر ثانی فکر میکنم کہ ہنوز ہم در کتاب سہود غلطای لفظی یا تکلیفی
 موجود باشد ۔ پس امید وارم کہ بجای تنقید شما خوانندہ و سامعین مستترم لطف نمودہ
 با ما ہمکاری نماید ۔

پانیدہ محمد زعیم بدخشان قاضل و استاد دارالعلوم حقانیہ کورہ خٹک
 پشاور ۔ پاکستان ۔

